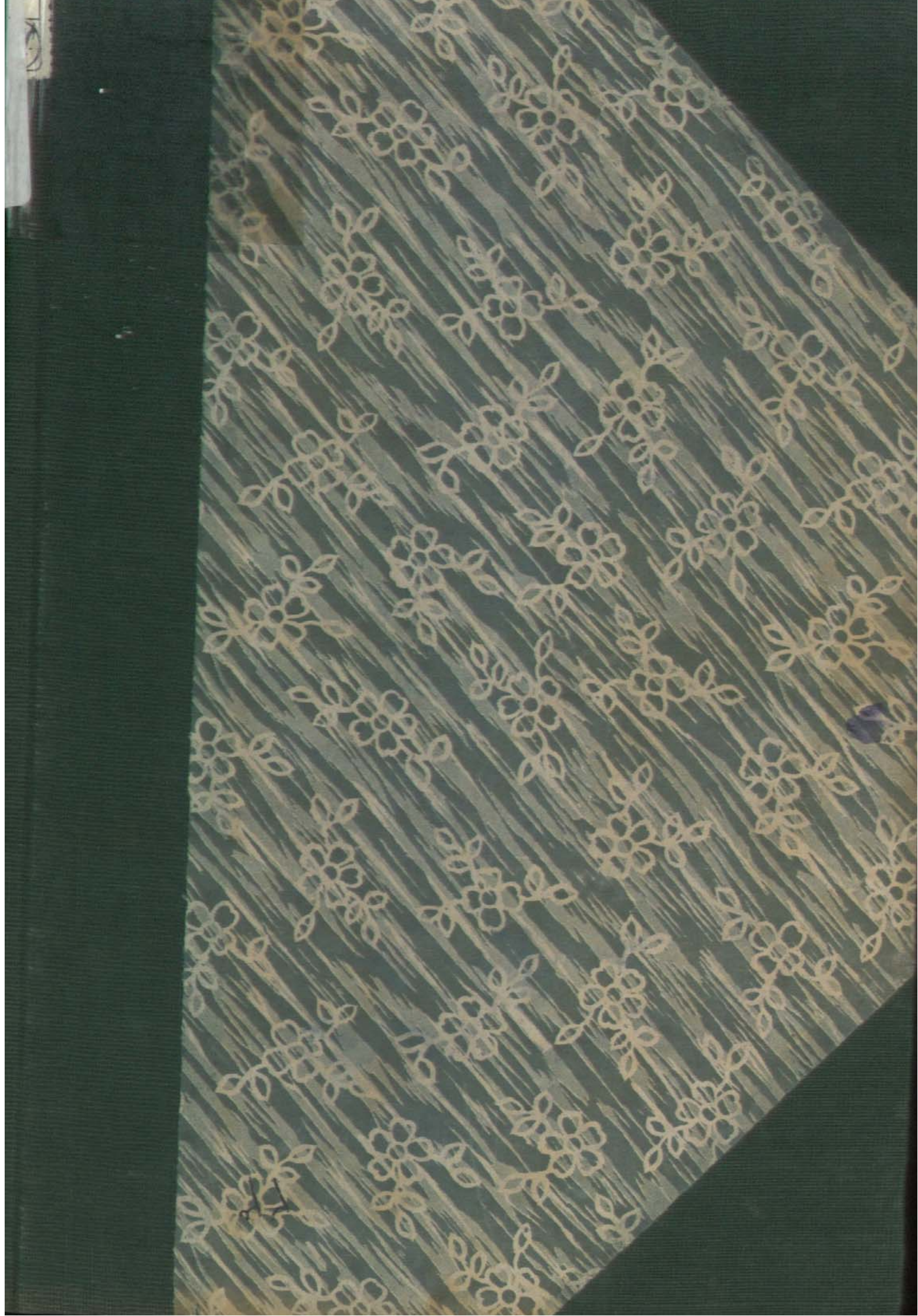


ف

ف



ف

التماس۔ براہ کرم اولاً از غلط نامہ تصحیح کردہ ملاحظہ فرمایند۔

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الشعر حدائق الرحمٰن

للہ الحمد کہ دیوان مصنف ذیشان پُر از لالی بیکراں
مفیض کافۂ خرد و کلاں و مفید صاحبان شہود و عرفاں

کتاب مستطاب مسمّٰی بالتاریخ

حدیقۂ رحمٰن

یعنی

باغ محمود

چکیدۂ قلم

مصنف عالم باعمل شاعر بے بدل حضرت قبلہ گاہی تقدس پناہی
عمومی حضرت ابو المعین مولوی حافظ غلام محمود قدس سرہ المعبود

ان من الشعر لحکمۃ و ان من البیان لسحرا

حسب ارشاد تالیف خادم دین متین ابو القدر حاجی عبد القادر محی الدین

بہ مطبع نظام دکن واقع رزیڈنسی بازار حیدر آباد مطبوع گردید۔

۷۸۶

الْتماس۔ جس کتاب پر حضرت مؤلف کی مہر یا دستخط نہو وہ مال مسروقہ متصور ہوگی ٭٭

اطلاع

یہہ کتاب جناب حضرت مؤلف دام ظلہ ساکن مکان عالیجناب مولانا المولوی حضرت محی الدین احمد صاحب قبلہ منتظم پیشی نواب معین المہام بہادر دام اقبالہ وزیر عدالت و امور عامہ سرکار عالی واقع محلہ سلطان پورہ اندرون دروازہ چادر گھاٹ سے حسب قیمت ذیل مل سکتی ہے۔

خاکسار

ابو المحامد۔ محی الدین محمود۔ مولوی عالم۔ منشی فاضل۔ مددگار فارسی گورنمنٹ ہائی اسکول چادر گھاٹ سرکار عالی خلد اللہ ملکہ و ظلہ المتعالی۔

قیمت کتاب۔ درجۂ اول عصہ ۴/ درجۂ دوم عصہ/

مع محصولڈاک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صحت نامہ (حدائقِ آخرت یعنی باغِ محمود) مصنفہ ابو المعین مولوی شاہ حافظ غلام محمود قدس سرہ المعبود رحمۃ اللہی قادری النقشبندی مع دیباچہ کتاب ہذا ٭٭٭٭٭

صفحہ	سطر	الغلط	الصحیح	صفحہ	سطر	الغلط	الصحیح
۲	۱۷	شوق ہر	شوق رہبر	۶	۱	کر	گر
۳	۱	وثارش	وثارش	۶	۸	ببیند	بینند
۳	۵	عیاتی	غیاثی	۶	۱۰	باالله	بالله
۳	۱۴	طبغراد	طبعزاد	۷	۱۰	کل	گل
۳	۱۸	مغرالله	معزی الیہ	۸	۲	سحرا	سحر
۴	۵	فیض مدت	فیض و مدت	۸	۶	رفتے	رفتی
۴	۵	عقیدت نحیف	عقیدت لطیف	۸	۱۹	گر	کر
۷	۱۸	موضوع	موضوح	۱۱	۴	مہندی	بہندی
۹	۱۹	زود	فرود	۱۲	۱۸	آینہ	آئینہ
۱۰	۸	یاقتدای	باقتدای	۱۳	۲	بانک	بانگِ
۳	۱۰	ہر	بر	۱۳	۱۳	ازعم	زغم
۴	۷	ایکقطر	یکقطرہ	۱۴	۲	باالہ	بالله
۴	۱۵	گہ گردو	کہ گردو	۱۷	۱۳	ازغوغا	ارغوغا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴	۱۵	مارارا	مارا	۳۳	۱۵	زرہیبت	وزہیبت
۱۷	۱۷	میحامارا	میحارا	۳۴	۱۵	کمترینیم	کمترنیم
۱۸	۱۷	غرض	عرض	۳۵	۲	مست	ہست
۱۹	۲	بیکجاہ	بیکجا	۳۸	۱۱	آوآہ	اوآہ
۱۹	۸	نوارو	نوازو	۴۰	۱۶	وطن	وفن
۱۹	۱۳	دوتا	دونا	۴۰	۱۷	مالش	تابش
۲۰	۲	سرپرپروانہ	سرپرپرپروانہ	۴۲	۸	بیخت	پیخت
۲۰	۱۵	کرم	گرم	۴۴	۶	تدزولیت	تدرولیت
۲۰	۱۶	نجوی وسراغ ما	نجویٔ سراغ ما	۴۵	۱۹	گز	کز
۲۲	۱	شتت تاب	شب تاب	۴۷	۱۶	جانا	جاناں
۲۲	۹	ازتو	ارتو	۴۷	۱۹	گذزاست	گدازاست
۲۲	۱۵	برفن	پرفن	۵۰	۸	شبانست	شبابست
۲۲	۱۶	تیرا	میرا	۵۱	۵	دمن	دامن
۲۴	۱۵	وغدار	واغدار	۵۲	۱	زوی	زروی
۲۷	۱	پانون	پاؤں	۵۳	۱۵	نگذاری	نگداری
۳۰	۴	اشمش	اسمش	۵۴	۱	خودکردہ	خوکردہ
۳۰	۱۲	دشمن ہیں	دشمن من	۵۴	۱۱	گداازی	گدازی
۳۱	۸	آبرو	ابرو	۵۵	۲	شوخ	شوق
۳۱	۱۳	شریک	سرشک	۶۱	۱۶	درِ	در
۳۲	۳	یکیب	یکیست	۶۲	۱۵	نعتِ وصفت	نعت وصفتِ
۳۲	۶	بروی	بردی	۶۳	۸	افرگی	فروگی
۳۳	۴	سیہر	سپہر	۶۳	۱۹	کشتس	کشتش
۳۳	۶	تقتیل	تقبیل	۶۵	۱۳	میخوار	میخورد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۸	۲	خون باز	خوں بار	۱۲۴	۹	داو	دادہ
۶۹	۳	پیش وکم	بیش وکم	۱۲۹	۱۹	عِدوم	عودم
۷۲	۴	آفتاب فلکے	آفتاب فلکی	۱۳۰	۱۶	وبروہل	دوّرکل
۸۰	۱۱	جو	چو	۱۳۱	۴	بتفاضل	بتفاصُل
۸۱	۱۸	بنگرای	بنگرایں	۱۳۱	۸	دل	دُل
۸۲	۱۷	گشتہ	کشتہ	۱۳۲	۱۳	گراگردم زعصیاں	تاگردم ازعصیاں
۸۳	۱۸	بہ بیند	بہ بینید	۱۴۳	۹	خضرت	حضرت
۸۴	۳	رک	رگ	۱۶۲	۱۲	برگنم	برکنم
۸۵	۱۹	رود	شرود	۱۶۵	۱۸	گوکبہ	کوکبہ
۸۸	۱۷	بیار	بیاد	۱۶۹	۳	حدا	جُدا
۹۳	۱۲	گرودن	گردن	۱۷۱	۱۳	گوبے	گوئی
۹۵	۵	بیارِ	بیاد	۱۷۴	۳	جیت	جبت
۹۹	۱۵	عرقیم	غرقیم	۱۷۴	۱۴	رشک	اشک
۱۰۰	۱۵	ہمصفیرونیں	ہمصفیرو ہیں	۱۷۵	۹	آئینہ	آگینہ
۱۰۱	۱۳	مارج جاہ	مدارج وجاہ	۱۷۵	۱۵	یرنگ	نیرنگ
۱۰۵	۲	زفکرسند	زفکرسہند	۱۷۶	۱۲	آشکارا	آشکارہ
۱۰۷	۹	عزہ	غرہ	۱۸۳	۳	سطول	مطول
۱۱۴	۲	نقیس	نقس	۱۸۶	۴	اززر	ززر
۱۱۴	۱۷	آرام	آرم	۱۸۹	۱۴	سرگانہ	سہ گانہ
۱۱۵	۹	سرفرازی	سرافرازی	۱۹۰	۱۲	ابدام	بدام
۱۱۵	۱۸	نمودبود	نمودہ بود	۱۹۴	۴	کرآتش است	کرآتشی است
۱۱۶	۳	گذار	گذرو	۱۹۴	۱۹	بہ نمودہ	بنمودہ
۱۴۰	۸	جور	جود	۱۹۸	۱۶	دراوست	درِ دوست

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۰۰	۴	زشره	ازشره	۲۵۷	نمبر صفحات برسرجدول	۲۲۷	۲۵۷
۲۰۲	۱۰	باروے وچمن	بارُودی چمن			از	اژ
۲۰۴	۱۶	زواں	رواں			۲۲۷ تا ۲۳۶	۲۵۷ تا ۲۶۶
۲۰۵	۱۰	شترزجره براکں	شترزجره براں	۲۶۲	۷	ثنار	ثنا
۲۰۸	۱۲	پروانه شمعت	پروانهٔ شمعت	۲۶۴	۱۷	بع	بسے
۲۰۹	۸	اینه لقای لو	آئینهٔ لقای تو	فی التقاریظ			
۲۰۹	۱۸	حره	طرهٔ	۲۶۷	۴	همشیزه	همشیره
۲۱۴	۱۶	گوشر	گوشه	۲۶۷	۱۲	اندرونِ	اندرون
۲۲۱	۱۳	خطسیاه	خط سیاه	۲۶۸	۵	پے	بے
۲۲۶	۲	مُرا	مرا	۲۶۸	۱۸	مووو	موودود
۲۲۷	۱۰	مشگیں	مشکین	۲۷۳	۲	ادیب	ادیبِ
۲۲۸	۴	چلییا	چلیپا	۲۷۶	۲	زریجان	زریحان
۲۲۹	۱۲	سیر	سیر	۲۷۶	۸	ہذا	ندا
۲۳۰	۵	پرساں	برساں	۲۷۸	۶	خوابد شد	خواہد شد
۲۴۶	۱۳	بعد	بدر	۲۷۹	۳	جلوۂ	جلوه
۲۴۸	۷	اعتزار	اعتزاز	۲۸۶	۱۱	درصدر	درصدد
۲۵۱	۳	بقاے	لقاے	۲۸۶	۱۳	بامعین	بارمعین
۲۵۳	۷	ہوب	ہبوب	تمت			





الحمد لله الذی خلق ثمانیة عشر الف مخلوق و منحهم الحیاة و اعطاهم العقول و رفع بعضهم فوق بعض درجات - و وعدهم بالمغفرة و النجات بعد الممات - الا الذین کفروا و طغوا و بغوا و اعتقدوا بالاباطیل و الترهات - و الصلوة و السلام علی منبع الموجودات و سید الکائنات - صاحب الآیات البینات - صفوة المرسلین و خاتم النبیین - شفیع المذنبین حبیب اله العالمین - سیدنا ابی القاسم احمدنا المجتبیٰ - و محمدنا المصطفیٰ - و علی آله الطیبین الطاهرین - و اصحابه الراشدین - اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین

بعد مدح و سپاس آقائے ولی النعم دارا حشم سکندر شوکت نوشیرواں عدالت ارسطوی زماں افلاطون دوراں خداوند مجازی شاہنشاہ حقیقی فغفور و کیخاقان زمن مظفر الممالک سپہ سالار فتح جنگ عالیجناب آصفجاہ سادس نظام الدولہ نظام الملک

نواب حضرت میر محبوب علیخان صاحب قبلہ بہادر گراں بہادر
کے ۔ سی ۔ یس ۔ آئی ۔ جی ۔ سی ۔ بی ۔ خلد اللہ تعالے ملکہ
و سلطنتہ و شوکتہ وادام اللہ تعالی اقبالہ واجلالہ وظلالہٗ کہ مولف ہذا
از سماط فیض آیات او شرف نمکخواری میدارد چنیں عرض نماید کہ این خادم المسلمین
عبد القادر محی الدین القادری ابن مولوی قاضی کریم محی الدین صاحب قادری
غفر اللہ لہما بخدمات شریف جناب منیف شایقان عشق حبیب خدا و مشتاقان
اوصاف محبوب کبریا اطلاعاً واضح وایماءً الایح میگرداند کہ عاصی مولف ہذا فرزند
خود مسمی حافظ محمد حسین ملقب بہ خیر خواہ سرکار را در مصاحبت وہمنشینی مدار المہام
عماد السلطنت میر لایق علیخان سر سالار جنگ لایق الدولہ نواب مختار الملک بہادر
ثانی گذاشتہ بحصول رخصت رفتہ از زیارت مبارک مکانین جمیلین وبقعات جلیلین
یعنی حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً مشرف گشتہ در ماہ محرم الحرام ۱۳۰۴ھ
نبوی اندرون مسجد امجد حرم محترم واحاطہ اکرم بلدہ مطہرہ مدینہ منورہ وشہر پر
برکات متکاثرہ حصول اجازت صلوات زاکیات کتاب مستطاب دلایل الخیرات
از شیخ محمد رضوان صاحب سلمہ اللہ الواہب نمودہ بعلت قلت سکونت شہر معظمہ
ممدوحہ کہ زیادہ از یازدہ روز نبود باستدراک واستکشاف غموضات آن
محروم ودر زیارات معروفہ بکم فرصتی مندوم شدہ در ماہ ربیع الثانی سنہ الیہ
واپس بحیدر آباد رسید وبموجب قول ہذا کہ ۵ شوق ہر دل کم باشد
رہبرے درکار نیست ⁂ سیل بے رہبر بدریا میرساند خویش را و بتلاش و
تحقیقات سر کرامت بار دلایل الخیرات بسیار پریشاں وباقتباس لمحات آثار

شرافت وثمارش زیادہ از حد سرگردان شدہ از حافظ دلایل الخیرات وشفیق
شفقت والتفات شیخ غلام محمد صاحب صدیقی الچشتی سلمہ اللہ
بہ بلندی وپستی جستجو میکردم کہ ہمدرین اثنا بفضل
فضال لایزال الٰہی وبطفیل حضرت رسالت پناہی وبتوجہ
جناب غوث عیاثی از رہنمائی عفیف فہیم وقاری قرآن کریم مشفقی ومکرمی
محمد ابراہیم سلمہ اللہ العظیم بجناب نطافت نصاب کاشف معمای مقصود واقف
اسرار ورود۔ نکتہ رس فراوان ذہین بے پایاں ۔ حافظ الدلایل صاحب الفضایل
نسیب نعت جو غطریف بدیہہ گو عاشق رسول شاعر مقبول سعید فرید واحد
حمید حضرت مرزا احمد علی بیگ صاحب متخلص بہ وآحد رسیدم بمجرد معاینہ
حال عاشقانہ شان برائے استعلام وظایف ظرایف واستفہام لطایف
متضایف دلایل برکت معاقل بزمرہ ہمنشینان آں عالی خاندان داخل شدم
ونکات کثیرہ وفواید خطیرہ دلایل وغیرہ بخوبی حاصل ساختم ۔ وباآں شفیق نوازش
رفیق آنقدر صحبت گرم ماند کہ اگر دو روز ہجرت واقع می شد طرفین را اضطرار می شد
وحضرت موصوف اکثر طبعزاد الہام آباد وخداداد میداشتند کہ بجز مدح وثنای
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم حرفے بر زبان نبالت نشان او شان
نمیگذشت چنانچہ کتاب گلدستہ معراج وکتاب احسن القصص مصنفہ خود معہ
نقشجات گنبد مالک دو جہاں بایں بندہ پر عصیان عنایت فرمودند آخر الامر
حضرت معز الیہ وفعتاً بتاریخ ۹ ماہ صفر ۱۳۰۸ھ نبوی داعی اجل را لبیک
فرمودند گویا جان عاصی در فراق خود فرسودند عاصی بکثرت غم وفرط الم مفارقت

آں محب معظم متلہف گشتہ جلا وطنی لازم شمردہ باراده حصول زیارت سعادت معصمت اجداد خود عازم بیجاپور گردید چونکہ عاصی از ابتدای آفرینش غلام ازلی و رہی خفی و جلی جناب فضیلت مآب شاہ جیلان حافظ قرآن عالم علوم یزداں پیر پیران غوث صمدان دستگیر افتادگان حامی درماندگان موجد اوصاف ذروہ مورد اصناف الوجود سرکردہ جمعیت مجددیت سر دفتر بارگاہ عنایت مصدر فیض مرحمت مظہر خلت و فتوت شہسوار میدان اشفاق و یکہ تاز عرصہ اخلاق سلطان الاولیا برہان الاتقیا معدن رموزات فرزان حقیقت و مخزن مشکلات عرفان طریقت معشوق منان محبوب سبحان سید سیدان عظیم الثقلین معروف المغربین منبع کمالات مصطفوی و مجمع کرامات مرتضوی فلذۂ حسنین مشہور المشرقین فرد کریم خواجۂ فخیم سیدنا حضرت سید شیخ عبد القادر الحسنی والحسینی و جعفری الجیلانی رضی اللہ تعالے عنہ ارغداه بوده است لہذا جناب خواجۂ ممدوح این حلقہ بگوشش خود را دفعتاً بانقلاب قلب کشان کشان بدرگاہ فلک اشتباه ملک پناه خویش در تخت بغداد فضایل کیش زاد اللہ شرفاً طلبیدند و از زیارات طیبات جمیع اولیاء اللہ آنجا و جملہ بزرگان کربلائے معلا و کوفہ و نجف اشرف و سامرہ و بصرہ وغیرہ مشرف کنانیدند بعد ازاں این نحیف عجیف عقیدت لطیف در یک حجرۂ نظیف کافی ولایت وافی کرامت داعی کہ عبارت از سرائے والائے پیش گنبد علوم صمد حضرت معز باشد بموجب حکم تعطف شیم مولائی و مرشدی و مخدومی و مکرمی و مطاعی جناب سجادہ نشین کہ اسم مبارک حضرت سید سیف الدین میر ابراہیم صاحب قبلہ نقیب الافندی القادری الجیلی البغدادی

مدظلہ العالی است و بہ ہدایت نوازش طویت جناب شیخ عبد القادر صاحب خلیفہ سلمہ اللہ تعالیٰ فروکش گردید و تا یک چلہ تکسب پلہ برائے استحصال اوطار و اسرار ذاتی خود در آنجائے بے لوث بحضور اقدس جناب غوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر باشی نمودم و بعد یک چلہ ہنوز این غلام نیاز انجام را از حضوری آں مولای اعلای خود سیری حاصل نشده بود کہ خط طلب جہت ادای کتخدائی دختر خردم از راه وطن یعنی حیدرآباد دکن در رسید آں وقت صحبتیان من حاجی ولی صاحب و حاجی ہاشم صاحب میہمان غنیمت شمرده براه ذفیف بلاتسویف مصر و ستبدم راجعت شدند لاچار تکثیر او بار افسوس ہم و الم و افتراق آں بارگاه منتجم بر دل کشیده واپس داخل مکان شدم و در تیاری سامان شادی و فراہمی اسباب کتخدائی دختر کہ مشغول گشتہ با لاف تردوات و اصناف تفکرات بتاریخ بستم ماه ذیحجہ ۱۳۰۸ نبوی مسطور اورا بحبالۂ نکاح مولوی شاہ محمد ملتانی بادشاہ قادری الملتانی بربستم و از انتعاش جلوه گری آں بجائے خود حصول الفراغ جمیع امور دنیوی سید النتم کہ بر عکس و انتکاس آں از جلباب خفا چناں بافشا در آمد کہ ناگہاں دختر کہ مذکور بتاریخ بست و ہشتم ماه مذکور سنہ الیہ بعارضہ باو مخالف جامۂ زندگی از تن بگذاشت اللہم اغفرہا وارحمہا واسکنہا فی الجنۃ پس بچشم زدن حبور و سرور باندب و فور مبدل گشت چونکہ آں دلہن بحقہ و عروس ہفت شبہ با عاصی زیاده از حد مانوس بود لہذا آنقدر جگرم خرد مرد شد و درد و اندوه و ندبہ مکروه و نجبت دنکال عاید حال این پا نشتہ مآل گردید کہ اگر بداد آب ہفت بحار و اوراق برگہائے

ہمہ اشعار مرتب گردد شمہ تحریرش بوقوع نیاید بلکہ ہیچو باد بدشت پیمودہ شود

ع حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد ؛ روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد ؛

الغرض بعد چندے بانفعال خطیر انتکاف کثیر نمودم کہ راضی برضائے الٰہی

نماندم لہذا امر حق را مقدمۃ الجیش حوائج نفسی خود داشتہ از درگاہ رب العزت

مغفرت او درخواستہ صرف برائے ایصال ثواب جیاتاب مرحومہ مذبورہ شادی وج او

بہماں تزک و تجمل کنانیدم واسباب عشرت پرتاب موجودہ مرحومہ معہ زرمہر و

ہمگی زیور للہ ولرسولہ بعروس جدید بخشیدم و چندے نگذشت کہ در ۱۳۱۵ھ ہجری

نبوی فرزند لیق مذکور کہ عالم علوم عربی و فارسی و انگریزی وغیرہ وحرمین شریفین

را حاجی مسمی حافظ محمد حسین علی بود بقضائے الٰہی از قفس زندگی پرواز نمودو

ہمچنیں اہلیۂ عاصی و چند عزیزاں دلجویاں بمدت قلیل راہ پیمائے سفر جاودید

رحیل گشتند گویا کمر عاصی شکستند اللھم اغفر ھم پس تصور نمودم کہ خانمان عاصی

خود بحالت تباہی بدبا تمام ۔ وتمامی امور دنیاوی بانجام رسید چونکہ بحکم

کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام ہر مہد دیدہ را دیدن

لحد ضرور است لہذا مانند چراغ سحری و آفتاب لب بام صوری و معنوی

شدم و دل از ہمہ سو سوختہ مثل کباب گشتہ و زیست مانند حباب شدہ خیال

نمودم کہ اکنون چیزے یادگار خود گذاشتن لازم و متحتم بدیں ہم ہمیں مناسب

دانستم کہ بفراہمی اشعار حضرت حافظ غلام محمود صاحب قبلہ قادری المغفور کہ

خال حقیقی عاصی و ہفت قرات را قاری و چہاردہ علوم را مولوی و عالم متبحر

وجامع کمالیت را مظہر بودند پرداختم چنانچہ مسودات آں در دفاتر شان

بحالت کس مپرسی پراگندہ افتادہ بودند ہمہ بذریعہ تحریر بشیرازۂ جمعیت

در آوردم مگر باوجود صدہا تلاش غزلہائے ردیف مفصلۂ ذیل بدست نگردید

و آں اینکہ ردیف حا و ردیف ذال و ردیف صاد و ردیف ضاد

و ردیف طا و ردیف ظا و ردیف قاف چوں بدینوجہ تفکر عاید حال

ایں نیاز سگال گردید مسمی میر محمد حسن تلمیذ حافظ صاحب ممدوح چند اشعار

ردیف ہائے مذکور برائے تکمیل دیوان کہ آوردہ دادند اگرچہ شریک ہا ہستند

لیکن پیش کلام محمود خزف پارہ ہائے بے سود اند چنانچہ ناظرین ملاحظہ خواہند

فرمود ۔ پس بعض احباب محبت انتساب فرمودند کہ از اجتماع ایں دفتر فائدہ چیست

و نتیجۂ آں کیست مناسب اینست کہ آنرا بطور دیوان ردیف وار ترتیب دادہ بزیور

طبع و حلیۂ انطباع بآرایند تا نمونۂ یادگار تو بر صفحۂ روزگار باقی ماند و روح پرفتوح

حافظ موصوف مسرور شود و دیگراں را ازاں حظ وافی و فواید کافی برسد

چوں خواہش محباں بدرجۂ بے پایاں رسید عاصی بحکم الامر فوق الادب

تعمیل حکم آنہا کردہ اسم تاریخی آں ~~باغ الغفر~~ دیدہ نہادہ و دریں مطبع

(نظام دکن) کہ موسوم بنام نامی و اسم سامی شہریار ایں عاصی است طبع کنانید

دریں موقعہ ناظرین غالباً دریں فکر باشند کہ ایں حافظ غلام محمود صاحب

کیست و احوال آں بزرگوار چیست لہذا مناسب معلوم میشود کہ قدرے حالات

آں عالم متبحر ہدیۂ ناظرین و گوش گذار سامعین بکنم ۔ پس اکنون غنچۂ حال حافظ

صاحب ممدوح بنسیم تحریر حقیقت موضوع وا میکند و شیشۂ عبارت وصیت

نامۂ شان مورخہ پنجم ماہ شعبان ۱۲۹۵ھ نشان بناخن قلم دو زبان میکشاید کہ اولاً

جناب حافظ غلام محمود صاحب موصوف در وطن خود یعنی باباگر عرف دہونی تعلقۂ قلعۂ امتیاز کدہ بعمر پانزدہ شانزدہ سالگی اکثر کارہائے صنایع و حرفت را حاصل نمودہ و بعد اتمام تمامی کتب درسے و علم قرأت و تجوید از حفظ قرآن فراغت یافتند و حالت حفظ شان بر سر زبان آنچنان بود کہ با وجود بودن ہفدہ اسم حُفّاظ خانگی در جماعتِ تراویح در ہمہ فرقان یک لقمہ ہم نمیخوروند و ہر صنعتے را کہ یکبار بچشم خود می دیدند بکردن آں قادر می شدند آخر در عمر ہفدہ سالگی زمن بے اطلاع اہالی وطن چہار جوڑہ پارچہ ملبوس یکے بر دیگرے پوشیدہ بغرض تکمیل علوم از وطن بر آمدہ داخل حیدرآباد شدند و بعد تحصیل و تکمیل علوم باقیہ و علم جفر و رمل و قیافہ بسلسلۂ ملازمت قدم نہادہ روز افزوں ترقی کردند رفتہ رفتہ نوبت بایجا رسید کہ بہ پیشی دستور ہوشمند و وزیر دانشمند اعنی نواب مختار الملک بہادر نخستین دبیر مقرر شدند کہ اوصاف ملازمت و ثنائے دیانت آں دبیر خارج از تحریر است نواب صاحب مغفور را باو اعتماد کلی بود و او را بدل دوست میداشتند۔ پس حافظ ممدوح بوصیت نامۂ مذکورۂ خویش می نگارند کہ بموجب منطوق لازم الوثوق اذجاء اجلھم لایستاخرون ساعۃ ولایستقدمون ہر ذی حیات را ازیں جہان فانی رخت برداشتن و بعالم باقی جاودانی شتافتن ناگزیر و لابد است بدیں مہر بموجب حکم محکم کلام اللہ المجید کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرن الوصیت للوالدین والاقربین بالمعروف حقا علی المتقین۔ و طریقۂ انیقہ بہیہ و سنت سنیۂ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وصیت واجب و لازم چوں موافق حدیث شریف اکثر اعمار امتی بین الستین والسبعین عمر ایں عاصی پر معاصی قریب شصت و دو سال رسید لہذا اتباعا لامر اللہ و امر رسولہ صلعم بوصیت می پردازد کہ تا پس ماندگان من خلاف نورزند و بدالموجب کاربند شوند باید دانست کہ این عاصی از بدو تولد تا سال شانزدہم بزیر سایۂ عاطفت پایۂ والدین ماجدین نور اللہ مرقدہما پرورش یافت و ازآں باز غیرت دامنگیر حال شدہ برائے تلاش معاش جلا وطن گزیدہ وارد بلدۂ حیدرآباد گردید۔ و تا دو سال درآں بلدہ اقامت داشتہ بجمع جنس و نقد وغیرہ مستفید سعادت قدمبوسی والدین ماجدین شدہ از رسم کتخدائی خود فراغ یافتہ باز پس بہ بلدۂ مذکور رسیدہ تا ہذہ الزمان ساکن آنجا است و یک پرکاہ از املاک و اموال و متروکۂ جدی و پدری و مادری نگرفت بلکہ آنچہ والدین شریفین در رسم شادی بطریق رونمائی و بعد ازاں بسبیل عطایا و ہدایا مرحمت فرمودہ بودند تمام و کمال را مسترد داد و آنچہ پیدا کرد بعد اخراجات خود تا زندگی تمام و کمال بہ جناب مہد و حین مرحومین میگذرانید کہ ازاں مرحومین در عالم پیری و بیکاری پرورش دیگر فرزندان وغیرہ و شادی دختران خود نمودند و بعد از وفات آنچہ اخراجات تجہیز و تکفین و فاتحہ شد و تا بحال میشود بلا شراکت احدی بذات خود نمودم و می نمایم و آنچہ از نقد و جنس و املاک منقولہ و غیر منقولہ نزد خود دارم ہمہ زر خرید و پیدا کردۂ من است الخ۔ پس حافظ صاحب موصوف بار ثانی بہ حیدرآباد رسیدہ در محلۂ براق پنچی فرود آمدند و حصول علوم صوری و خلافت و اسرار معنوی

واجازت سلسله قادریه وتمامی طریقه از جناب حافظ مولوی میر شجاع الدین حسین
صاحب ساکن محلهٔ تالاب میر جمله وجناب حافظ مولوی صدر الدین صاحب
ساکن جلال کوچه وجناب مولوی سعد الله صاحب ساکن بازار گهانسی میان
که گنبد شان حالا در آنجا موجود است وکسب سخن از آغا جوادبے سواد
شیرازی متخلص به حاجب نمودند وبتاریخ ۲۸ ماه رمضان باصرار
واستبداد دوستان خود در مسجد جلوخانهٔ نواب صمصام الدوله بهادر
شبینه خواندند یعنی در نماز تراویح بخوش الحانی ملیح از نه ساعت شب
شروع کرده بدو ساعت ختم قرآن مجید نمودند وهفت اسم حفاظ که باقتدای
شان استاده بودند بلاکم وکاست برابر می شنیدند معاً همان وقت
حکم بهادر ممدوح بنام پیش امام مسجد شرف صدور یافت که صبح بوقت ده ساعت
روز حافظ مذکور را حاضر دارند چون حافظ صاحب صبح با پیش امام حاضر دربار
بهادر معز گشتند یک قصیده در شان ذیشان شان خوانده شنوانیدند
همان دم نواب موصوف بتقرر سی روپیه ماهوار دو وقته خاصه خود برائے
تعلیم صاحبزادگان خود ملازم داشتند حافظ صاحب تا مدت مدید وایام بعید
در آنجا ماندند۔ چون درعمل دیوانی دم نواب سراج الملک مرحوم فرزند
کلاں رزیڈنٹ صاحب بهادر حیدرآباد را شوق خواندن مثنوی شریف
لاحق شد بدیوان صاحب معز رقعه نوشت که شخص دانندهٔ مثنوی را تردد
مایان فرستند دیوان صاحب بمیر منشی خود مسمی میر مهدی حسین صاحب برائے
تجویز اینچنین شخص حکم دادند صاحب مذکور همو نوقت عرض کردند که حافظ

محمود صاحب قادری ساکن اوحونی در دانستن اسرار مثنوی لاثانی اند۔ دیوان
صاحب بذریعه رقعهٔ موسومهٔ نواب صمصام الدوله بهادر حافظ صاحب را طلبیدند اشتر
بماهوار پنجاه روپیه در دار الانشاء سرکار عالی شریک کرده خدمت تدریس صاحبزادهٔ خود یعنی
نواب مختار الملک بهادر ممدوح در رزیڈنٹ صاحب بهادر مقرر ساختند ورفته رفته
حافظ صاحب را یکصد روپیه ماهوار مقرر کردند مدتے براین بگذشت چون از پیشگاه
حضور پرنور نواب ناصر الدوله بهادر غفران منزل مختار الملک بهادر از عهدهٔ دیوانی سرفراز
شدند بهادر معز حافظ محمود صاحب را ماهوار یکصد و پنجاه روپیه وبعد چندے دوصد
روپیه مقرر کرده در هر کار سرکاری وخانگی مشار الیه ومعتمد علیه خود گردانیده بسیار
خدمات از وشان گرفتند چنانچه خدمت وکالت فیمابین خود وحضور پرنور نواب افضل الدوله
بهادر مغفرت مکان وخدمت انتظام دار العرض یعنے عرضیخانه سرکار عالی وخدمت
تقسیم یومیه داران وخدمت اهتمام اعراس وتقسیم تنخواه ویومیهٔ علاقه داران والاجاهی
وخدمت خاص نویسی خود وخدمت مددگاری معتمد الدوله بهادر ناظم محکمهٔ اجرا و
اعمال فیصلجات عدالتهائے سرکار عالی وخدمت نوشتن وداشتن تنامجات
سرکارین دولتمدار وعظمتمدار وخدمت تنقیح احکامات منشی خانهٔ تعلقات سرکار عالی
وخدمت محکمهٔ ترجمه نویسی انگریزی وتلنگی ومرهٹی وکنڑی وغیره وسیوائے
این اکثر خدمات رازداری سرکاری میگرفتند لهذا حافظ صاحب معز را باضافهٔ
یکصد و پنجاه روپیه جمله سه صد و پنجاه روپیه ماهوار تمام وکمال نوازش بے مثال در زمرهٔ منصبداران
حسن خدمت شریک کرده بودند آخر حافظ معظم الیه بتاریخ نهم ماه جمادی الاول
سنه ۱۲۹۴ هجری بنوشتی جان شیرین بجان آفرین سپردند اللهم اغفره

وارحمهُ واسکنهُ واجعلهُ فی الجنتہ ۔ وآیں ہم مخفی مباد کہ منجملہ سایر خدمات مرقومتہ الصدر خدمت اہتمام اعراس وتقسیم تنخواہ ویومیہ علاقہ واران والا جاہی مزبور از شروع ۱۲۷۲ھ تا زیست حافظ صاحب بنگرانی بندہ وبعد رحلت شان ذات ایں بندۂ عاصی مولف ہذا بحال ماند یعنی خدمت مذکور تا چہل سال باہتمام ایں عاصی بود در ۱۳۱۱ھ بنام محمد حسین علی فرزند خود متذکرۂ صدر منتقل کنانیدہ دوبارہ روانہ حرمین شریفین زاد اللہ شرفاً وتعظیماً شدم فقط

حالا از برادران دینی ودوستان ہمہ دانی کسانیکہ کتاب ہذا را بشرف مطالعہ خودہا مشرف خواہند فرمود ۔ امید میدارم کہ مولوی حافظ محمود صاحب را از ایصال فاتحہ وعاصی را از دعائے خیر فراموش نفرمایند ۔

ہر کہ خواند دعا طمع دارم ۔ زانکہ من بندۂ گنہگارم ۔

والسلام علی خیر الختام ۔ اللّٰہم صل علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ویا رب العالمین جل جلالہ وعم نوالہ آمین فقط



تعداد غزلیات	ردیف الالف	تعداد اشعار
۱		۹

مدار عشق بر صبر است وآن نبود دل مارا ۔ خداوندا تو آسان کن برین رہ مشکل مارا
ز تاثیر محبت وز طفیل مہر خود یارب ۔ قبول اہل دل گردان دل ناقابل مارا
کجا مہر تو بیرون از وجود ما رود ہرگز ۔ کہ با عشق تو آمیزش بود آب وگل مارا
بہ یمن مہر او دل گشتہ روشن ہمچو مہ گوئی ۔ ز خورشید است کسب نور شمع محفل مارا
مپرس از منزل دیوانگان عشق ای عاقل ۔ کہ جز مجنون نداند کس مقام ومنزل مارا
بصید ما کمانداریست دایم در کمین ای دل ۔ کہ جز در خاک نپسندد ز خواری بسمل مارا
شہادت از خدا خواہند با صد آرزو خلقے ۔ اگر بینند در محشر شہید قاتل مارا
صفا از چشمۂ عرفان ولطف حق طلب ای دل ۔ کہ مراز لوح جان شوید خیال باطل مارا

ز فیض داد حق محمود در لطف سخن نبود
ز نقص ناقصان عیبے کمال کامل مارا

۲	ولہ	۹

افروختہ شد بزم جہان از سخن ما ۔ گویا کہ بود شمع زبان در دہن ما

[illegible]

ازشوق لبش نو شده داغ کهن ما	سرسبز شد آرایش سوزان چمن ما
تا گشته دل از پرتو آن ماه منور	خورشید چراغ بود از انجمن ما
مردیم چو با داغ غم غنچهٔ آن گل	از لالهٔ نورسته بباید کفن ما
در آب چو ماهی و در آتش چو سمندر	از سوز دل و چشم تر آمد وطن ما
از زلف بتے ساختهٔ دل عقد حمایل	یا بستهٔ زنار بود برهمن ما
از داغ غمت سوخته چون سرو چراغان	اے سرو گل اندام سراپاے تن ما
گر دید دل محزون زغم آن لب شیرین	خونابه بجو کرده روان کوه کن ما

۳	محمود دام از اثر نرگس مستش چون خرقهٔ گل چاک بود پیرهن ما	۱۱

پیش او بنهاد تا آن گلعذار آئینه را	در بغل بگرفت جوش نوبهار آئینه را
از صفاے آب و رنگ گلشن رخسار خویش	سر بسر کردی نظیر لاله زار آئینه را
تا به بینم در تصور نقش رویش بعد مرگ	شاید م سازند گر لوح مزار آئینه را
یکنفس چون ساختی از پیشگاه حسن دور	خاک بر سر ریخت دست اضطرار آئینه را
کرد تا با جلوهٔ رویت اظهار صفا	آب خجلت برد از سر روزگار آئینه را
مے چشمش نگر کز یک نگاه نیم مست	کرد محو حیرت از مستے هزار آئینه را
شد ز داغ بوسه لعل لاله قامت سوسنی	باورت گر نیست کو اینک بیار آئینه را
کے ز خود بینی کند ایل بسوی من نگاه	آنکه او هرگز نمی بیند زعار آئینه را
صحبت اهل هنر بخشیں افزاید ترا صد رنگ بو	هست از روی نکویان این بهار آئینه را
مایهٔ حسن صفا باشد کدورت هاے دهر	آرے آرے میکند روشن غبار آئینه را

۴	هستم اے محمود مشتاق جمالے کز صفا خاک پایش می نماید آبدار آئینه را	۹

اے ز گلزار رخت هر دم بهار آئینه را	صد گلستان از لطافت در کنار آئینه را
تا نمودی آن خط سبز اے نگار آئینه را	طوطی گویاست گویا در کنار آئینه را
ساعتے هرگز نمیگردید از روے تو دور	اگر که می بودی درین کار اختیار آئینه را
دور نبود کز مثال آتشین رخسار تو	گل کند هر لحظه از دل صد شرار آئینه را
نیست در آئینه عکس لعل و خط او پدید	گشته گویا طوطی گویا شکار آئینه را
خیره چشمی گر کند پیش تو هنگام نگاه	شحنهٔ مژگان تو آرد بدار آئینه را
تا کدامی نور چشم از راه چشمک زن گذشت	رفت نور چشم از حیرت زکار آئینه را
ساده لوحی بیدلان را مایهٔ روشندلیست	کے بود هر لوح دل نقش و نگار آئینه را

۵	ذلت دنیا بود محمود عزت را نشان کابرو گردد فزون تر از غبار آئینه را	۷

مینماید روے آن مه تیغ پنهانی مرا	میکشد ظاهر ز عقد چین پیشانی مرا
می برد از خود مرا هر دم هواے روی او	جوهر آئینه شد بال پرافشانی مرا
خاک من بعد از فنا شد کحل چشم عندلیب	زانکه گشت از رشک گلهاے گلستانی مرا
آرزوے بوس آن لب بند بر پایم نهاد	گشت زنجیر از رگ لعل بدخشانی مرا
با خیال زلف او فکر پریشان در نظر	بسکه بنماید بهار سنبلستانی مرا
دولت روشن بیانی سوختم سر تا بپا	گرم گفتارے کند شمع شبستانی مرا

	فیض حاجب کرد اے محمود از روے اثر	

۶ | عاقبت شاهنشه ملک سخندانی مرا | ۹

بیوفا شوخیکه باشد دشمن جانی مرا / میکشد ظاهر بزخم طعن پنهانی مرا
صورت اشک روان گوهرم بی لعل او / حیرت دل میکند منع پرافشانی مرا
رشته دل را ببست بر پا چشمت از تار نظر / محو حیرت کرد تسبیح سلیمانی مرا
پیچ و تاب ناله گوئی جوهر شمشیر کرد / حسرت آن طرهٔ شمشاد بستانی مرا
یافت از وصف لبش شعر تر من آب و رنگ / شد نخ مسطر رگ یاقوت رمانی مرا
بس بکند وشم مرا المقطر باشد چار موج / شد خوی خجلت نظیر موج طوفانی مرا
تار سنبل شد نخ شیرازهٔ دیوان من / جمع دارد جمله اسباب پریشانی مرا
شب بمحفل باز بان بیزبانی گفت شمع / سوخت از سر تا بپا جرم زبان دانی مرا

۷ | گر خرابی یافت خاطر از غم او نیست غم / رنگ آبادی دهد محمود ویرانی مرا | ۱۱

نظر افتاد بر دریا مگر مست شرابش را / که بینم پر ز می جای هوا جام حبابش را
عرق آگین میان یا دل رخ پر آب و تابش را / که اشک من چو شبنم گشته مایل آفتابش را
کند شرمنده گل را از نوای طعنه هر بلبل / اگر اندازد صبا از عارض گلگون نقابش را
بگرد صفحهٔ رخسار او نبود خط مشکین / که باشد جدول زنگار گون لوح کتابش را
سزد کز نور ساعد پنجهٔ خورشید بر تابم / اگر از دست تمنا بر کشم بند نقابش را
نمود خط نباشد بر رخ پر نور او بنگر / دلا ابر سیه پوشیده نور آفتابش را
بصحرائے بود لب تشنهٔ وصل ترا انزل / که باشد شور طوفان اجل موج سرابش را
زشوق مقدم میمون او خورشید زان کاهد / که گردد حلقهٔ زرین اگر روزی رکابش را

بهی شاید

بود چشم تمنائی دلم دایم بروی او / که داغ دل گل خورشید باشد آفتابش را
اگر بیدار گردد طالع خوابیده ام یکشب / کنم تا روز از زانوی خود بالین خوابش را

۸ | بدست خویش با سیلی ز محفل کرد بیرونم / شوم قربان ز دل محمود انداز عتابش را | ۹

چو عکس چشم میگونت بچشم تر شود پیدا / ز شاخ اشک گلگونم گل ساغر شود پیدا
ز تاب آرزوی زلف مشکینش عجب نبود / ز دود آه من گر نکهت عنبر شود پیدا
نمیدانم چه پیکانها شکست از تیر مژگانت / که هر مو بر تن من صورت نشتر شود پیدا
نهان در پردهٔ چشم است نقش آتشین روی / از آن در هر دم از اشکم گل اخگر شود پیدا
شوم قربان شست ناوک دلدوز ناز تو / که از هر رخنه او رخنهٔ دیگر شود پیدا
گذشتم بر زبان وصف لب نوشین او روزی / هنوز اندر دهانم لذت شکر شود پیدا
شهید خنجر لعل تو گردیدم عجب نبود / اگر از خاک مزارم لالهٔ احمر شود پیدا
فروغ حسن محبوبان بود از زلف و خال و خط / که شب در تیرگی بهتر مه انور شود پیدا

۹ | کجا محمود دیگر آفت از رنج عطش بیند / چو در صحرای محشر ساقی کوثر شود پیدا | ۹

بگرد لعل او نبود عجب خط گر شود پیدا / که مور اکثر بگرد تودهٔ شکر شود پیدا
چو اندر آرزوی سوسن خط تو جان دادم / عجب نبود گرم از خاک نیلوفر شود پیدا
شهید خنجر مژگان آن چشم عجب نبود / ز خاکم بعد مردن گر گل عبهر شود پیدا
اگر در بزم گلشن میل می نوشی کند آن گل / گل نورسته از گلبن بکف ساغر شود پیدا
بود از حسرت پستان آن سرو سمن سیما / وگرنه چاک از چه در انار تر شود پیدا

کسی کو کشتهٔ مژگان او شد شاید از خاکش — بجای سبزهٔ نوخیز گر خنجر شود پیدا
دمادم زان نماید حسن دیگر چین ابرویت — که قدر تیغ بران هر دم از جوهر شود پیدا
شود خورشید محشر را نظر چون دیدهٔ اعمی — اگر آن رشک مه در عرصهٔ محشر شود پیدا

۱۰ — بعشق نوخطان محمود گر رگهای تن ما را — تعجب نیست مانند خط مسطر شود پیدا — ے

صفای عکس دندانش بچشم گر شود پیدا — بجای اشک می شاید اگر گوهر شود پیدا
چنان نقش خیال ماه رویش بسته در چشمم — که از هر قطرهٔ اشکم هزار اختر شود پیدا
شهید خنجر ناز تو چون بیند از غوغا — بمحشر می سزد گر محشر دیگر شود پیدا
تهی دستی بود سامان جمعیت که بینی گل — پریشان میشود آنرا چو مشت زر شود پیدا
شود در آب خجلت غرق بالله آتش دوزخ — گر آنجا تفته جانی با دل مضطر شود پیدا
فروغ حسن کی بیند چو گردد آشکارا خط — که تاب شعله بنشیند چو خاکستر شود پیدا

۱۱ — شهان را شهرت ای محمود از روشندلان باشد — که از آئینه هر دم نام اسکندر شود پیدا — ے

چون خم می زآتش عشق تو در جوشیم ما — شمع سان سوزیم سر تا پا و خاموشیم ما
تا ترا در بر کشم ای ماه مانند هلال — با قد خم گشته از پا تا سر آغوشیم ما
گفتمش چون سرو دلبانست قدت گفت سرو — کی قبا پوشد ببین سرو قباپوشیم ما
کی پذیرد چاره درد ما جز از جام شراب — زانکه بیمار غم آن لعل می نوشیم ما
گرچه بی پا و سریم از شور عشق او ولی — پای تا سر دانش و سر تا بپا هوشیم ما
زاهد این دلق ملمع را بیک جام شراب — فصل گل واجب بود آن هر که بفروشیم ما

۱۲ — از لب ما کی شود راز محبت آشکار — زانکه سر عشق را محمود پیر پوشیم ما — ے

بسکه از جان تشنه کام آن لب نوشیم ما — خون دل هر دم بجای باده مینوشیم ما
تا بچوگان خم زلف تو چون گو جا کنیم — گاهی از پا در طلب گاهی بسر کوشیم ما
زان دل از غم سفته شد ما را که از جان بنده وار — گوهر گوش بتان را حلقه در گوشیم ما
ای گل گلزار رعنائی بجست و جوی تو — چون نسیم صبح دایم خانه بر دوشیم ما
بسکه یاد اوست ما را روز و شب نقش خیال — با خیال روی او از خود فراموشیم ما
آن مه بی مهر را هرگز نمی آید بگوش — چند ایدل روز و شب بیهوده بخروشیم ما

۱۳ — خرقهٔ پشمینه شد در رهن یک رطل گران — شکر ای محمود فصل گل سبکدوشیم ما — ے

بسکه جو یاست دلم ناوک مژگان ترا — جای سازد بجگر نشتر پیکان ترا
فتنه تصدیق کند نرگس فتان ترا — تا ز تعظیم برد سرو خرامان ترا
غیر دیوانهٔ عشق تو نداند ای شوخ — شرح شوریدگی زلف پریشان ترا
گر لب روح فزایت بکند جان بخشی — دم عیسی چه کند کشتهٔ هجران ترا
صد ره ار پای گذاری ز جفا بر سر ما — نگذاریم ز کف گوشهٔ دامان ترا
خونم از شوق زند جوش بمل چون بینم — در کف آلوده بخون خنجر عریان ترا

۱۴ — بست محمود نظر از گل و ریحان اندم — که بگل دید عیان جلوهٔ ریحان ترا — ۱۱

اکنون ز غمزهٔ تو نباشد حذر مرا — کین داغ دل بود ز خدنگت سپر مرا

تاشد کنار چون چمن از چشم تر مرا — رنگ چمن چو خار خلد در نظر مرا
تا نکهتی ز زلف تو پیچید در مشام — میلی نشد ببوی نسیم سحر مرا
تا شعله خیز گشت دل از آتش غمت — ریزد بجای اشک ز مژگان شرر مرا
تا رفت وصف نوش لبت بر لبم بود — در کام لطف لذت شیر و شکر مرا
گفتم که راز عشق ز عالم کنم نهان — رسوا نمود عاقبت این چشم تر مرا
رفتی و در فراق تو چون بسملم طپان — ای دل هزار حیف نکردی خبر مرا
یابم چو خضر زندگی ای دوست شربتی — گردد نصیب از لب لعلت اگر مرا
گردد ز بعد مرگ نیستان مزار — از بس نشست تیر غمت در جگر مرا
اندیشهٔ ز حشر ندارم بدل که هست — شور هزار حشر ز عشقت بسر مرا

۱۵	محمود هول قبر نبینم پس از وفات گردد چو خشت میکده بالین سر مرا	۹

آمد چو وصف لعل تو اندر بیان ما — هم رنگ غنچه گشت زبان در دهان ما
لخت جگر ز چشم چکد همره سرشک — یاقوت باهم از گهر آید ز کان ما
در جام دیده از غم دوری بزم دوست — خونابهٔ دل است می ارغوان ما
ما خود بزیر خنجر او سر نهاده ایم — قاتل چرا کند بعبث امتحان ما
تنها نباشدیم که تنها بسی شدند — قربان ناز آن بت ابرو کمان ما
گر انتظار آمدنت نیست از چه رو — بر لب رسیده دیده براه است جان ما
از دیدن رخت دل صد پاره گشت جمع — نور قمر نمود رفوی کتان ما
در گوش او نکرد ز بخت زبون اثر — گر شد اگرچه گوش فلک از فغان ما

۱۶	محمود غیر حاجب معجز بیان کنون شاهنشه سخن نبود در زمان ما	۷

تا رفت وصف نوش لبت بر زبان ما — شاخ نبات گشت زبان در دهان ما
بنگر وفای وعدهٔ ما کز پس وفات — شد طعمهٔ سگان در تو استخوان ما
زاد سفر براه محبت چه احتیاج — داغ دل و سرشک بود آب و نان ما
گشتیم بیر و آه نشد یار همکنار — جای تعجب است ز بخت جوان ما
عنقا صفت ز هستی خود کرد بی نشان — فکر میان او همه نام و نشان ما
آن به که خرقها همه در رهن می کنیم — ما را چو هست فتوی پیر مغان ما

۱۷	دارند عاشقان همه افغان ز مدعی محمود آه ما بود از دلستان ما	۷

حدیث زلف تو تا رفت بر زبان مارا — زبان چو خامه سیه گشت در دهان مارا
بشکل سرو بباغ زمانه آزادیم — برنگ گل چه غم از صرصر خزان مارا
بشست آن بت ابرو کمان شوم قربان — که پی بپی زده صد تیر بی کمان مارا
بروی ما که زنی خنده نیست جای عجب — که گونهٔ رخ زر دست زعفران مارا
کنون اشارهٔ ابرو ز روی مهر چه سود — رسید کار ز غم تا باستخوان مارا
هزار حیف که یار موافق یکدل — بدست نامده از اهل این جهان مارا

۱۸	بپرس حال دل دردمند ای محمود ز طفل اشک که او هست ترجمان مارا	۷

بیان سوز دل آمد چو بر زبان مارا — زبان چو شمع بسوزد گه بیان مارا

بیادِ آن قدِ موزون و قامتِ دلجوی — زجوی دیده بود سیلها روان مارا
مدام همچو مگس دست حسرتست بسر — بشوقِ آن لبِ لعلِ شکرفشان مارا
بدل نه مایهٔ درد و بچشم نی دُرِ اشک — کنون معامله باتو شود چسان مارا
ز آفتابِ قیامت چه غم که خواهد بود — بزیر سایهٔ سروِ قدت مکان مارا
زبهرِ آن بتِ شیرین اداست اینکه دهد — حلاوتے سخنِ تلخِ پاسبان مارا

۱۹	چو رفت وصفِ لبش بر زبانِ ما محمود هنوز لذتِ شهد است در دهان مارا	۱۱

اسیرِ زلفِ گره گیر کرده اند مرا — مقیمِ حلقهٔ زنجیر کرده اند مرا
صفاے دل همه صورت پرستیم آموخت — کز آبِ آئینه تخمیر کرده اند مرا
مجالِ دم زدنم نیست پیشِ او گویا — مثالِ طوطیِ تصویر کرده اند مرا
زسهمِ ناوکِ ترکان شدم بشکلِ کمان — که در جوانیِ من پیر کرده اند مرا
زشستِ آن بتِ ابرو کمان گریزم چون — که در ازل هدفِ تیر کرده اند مرا
چسان زمیکده بیرون روم که از آغاز — زلایِ باده چو تخمیر کرده اند مرا
زبیوفائی و جورِ بتان بیان چه کنم — برتِ کعبه زجان سیر کرده اند مرا
برنگِ مهرِ سلیمان زخاتمِ لبِ لعل — پریرخان همه تسخیر کرده اند مرا
زتند فکرے من خصم را جگر شد آب — که موجِ جوهرِ شمشیر کرده اند مرا
بناشدم خبرے از سیاه کاریِ خویش — مثالِ خامهٔ تحریر کرده اند مرا

	هزار شکر که روزِ الست اے محمود غلامِ شبّر و شبیر کرده اند مرا	

۲۰/۱۱

افتد چو بزلفِ تو گذر بادِ صبا را — بر سلسله بندد پرِ مرغانِ هوا را
بینیم از آن روی تو اے کعبهٔ دلها — محرابِ عبادت بود ابروی تو مارا
بیند برخِ او خطِ سبز آنکه ندیداست — در چشمهٔ خورشید اگر مهرگیا را
خون شد دلِ غمدیده ازین رشک که بوسید — مشاطه بتقریبِ حنا آن کفِ پا را
در سایهٔ دیوارِ تو آن کسکه مقیم است — خواهش نکند بر سرِ خود ظلِ هما را
بنیادِ فلک همچو حبابے رود از جاے — با گریه اگر کار فتد دیدهٔ مارا
زانکس که مرا چشمِ وفا بود چو دیدم — در خونِ من آلوده نهان دستِ جفا را
هرچند که دل خسته و تیمارِ غمم لیک — بینم بلبِ لعلِ تو آثارِ شفا را
سازد بتنِ نازکِ او بسکه گرانے — از اطلسِ گل گرچه بدوزند قبا را
هر خارِ بیابان شده چون گل همه گلگون — یارب گذر افتاد کدام آبله پا را

۲۱	چون خضر حیاتِ ابدی یافته محمود تا یافته از لعلِ لبت آبِ بقا را	۹

شد خطِ سبز بر آن لعلِ شکرخا پیدا — گشت گردِ شکرش طوطیِ گویا پیدا
مردم از دستِ نگارین نگاری چه عجب — گردد از خاکم اگر لالهٔ حمرا پیدا
معجزِ حسنِ تو باشد که زعکسِ رخِ تو — میکند آئینه شکلِ یدِ بیضا پیدا
صورتِ مردمِ چشم است نه خالِ سیه است — که شد از آئینهٔ آن رخِ زیبا پیدا
نیستم میلِ گل و سرو که باشد بنظر — هر دمم جلوهٔ آن عارض و بالا پیدا
کشتهٔ نازِ ترا چشمِ تو می بخشد جان — وین فرنگی کند اعجازِ مسیحا پیدا
رگِ گل نیست میانِ تو که آرام بنظر — کے شود در نظرے صورتِ عنقا پیدا

هر کجا پرتوِ رویتو بتابد خورشید   بینی از صورت او حالت حربا پیدا

۲۲	مصحف روئے بتان را تو بخوانی محمود گر چو آئینہ کنی دیدهٔ بینا پیدا	۹

این نه خطاست بگرد رخ جانان پیدا   شد سمن زار بر اطراف گلستان پیدا
هر کجا دفن بود کشتهٔ تیر مژه ات   سبزه از خاک شود صورت پیکان پیدا
می نماید ز سیاهی خط ان لعل چنان   که ز ظلمات بود چشمهٔ حیوان پیدا
از سر سروِ سهی شور قیامت خیزد   گر شود در چمن آن سرو خرامان پیدا
نقش خط نیست بگرد لب آن غنچه دهان   در کف دیو بود مهر سلیمان پیدا
پاے تا سر همه داغم ز غم شمع رخان   زان شد از قامت من سر و چراغان پیدا
شوخ عیسی نفس ماست که از نیم نگهه   در تن مردهٔ صد ساله کند جان پیدا
نیست بر روئے تو زلف سیه ای گلشن حسن   گشته از صفحهٔ گل شاخهٔ ریحان پیدا

۲۳	بسکه دارد صفت روئے ترا ورد زبان همچو محمود نشد حافظ قرآن پیدا	۷

با قید تو آزاد نمودیم هوس را   بر صفحهٔ گلزار گزیدیم قفس را
بیجا نبود خال بر آن لعل شکر خائے   با شهد بود الفت دیرینه مگس را
هر دل که برد چشم تو با زلف سپارد   آرے که بزنجیر بود کار عسس را
ربطے نبود مهر ترا با دل اغیار   یکجا نتوان کرد بهم شعله و خس را
بے آئینهٔ روی تو این آه پیاپے   فریاد که بربسته بلب راه نفس را
تا چند بپامالی ما تند عنانی   ناز تو مگر سرکشی آموخت فرس را

۲۴	محمود پئے ناقهٔ او تا نکند کم آن به که کند راهنما بانگ جرس را	۷

آنرا که بود آئینه سان دیدهٔ بینا   در روی تو بیند صفت صنع توانا
آنجا که لب لعل تو در خنده کشاید   خورشید کند گریه بر احوال مسیحا
دور از سر کویت نرود این دل پر شور   شاید که ز زلف تو بود سلسله برپا
سرو چمنش باز نماید بنظر پست   هر کس که بود شیفتهٔ آن قد رعنا
شوریدهٔ لیلے وش ما بین کر چو مجنون   هر لحظه نهد بے سر و پا روئے بصحرا
تا پرتو رخسار تو زد برق تجلی   چون دیدهٔ اعمی شده آئینه سراپا

۲۵	تا کرد خیال لب شیرین تو محمود شد طبع روانش بسخن طوطی گویا	۷

آن ماه نقاب ار فگند از رخ زیبا   خورشید شود پیش رخش صورت حربا
هر کس نظر افگند بروی تو ز حیرت   چون آئینه برهم نزند چشم تماشا
مردم از غم خال و لبش جای عجب نیست   گر سر زند از خاک مرا لالهٔ حمرا
گر در دل من جاے گزینی تو عجب نیست   جا دارد اگر گنج بویرانه کند جا
از خط سیه حسن رخ یار شد افزون   زانسان که شود پرتو مه در شب یلدا
از روئے خطا نسبت زلف تو نشاید   با نافهٔ مشک ختن و عنبر سارا

۲۶	محمود بر گردش آن چشم سیه مست هرگز ندهد نشه مرا ساغر صهبا	۱۱

خم زلفے که بود این دل ناشاد آنجا   دارم امید که هرگز نوزد باد آنجا

سر کوی که نباشد گذر باد آنجا
کی دگر راه برد این دل ناشاد آنجا

هر کجا رفته ز جان بخشی لعل تو سخن
دم اعجاز مسیحا شده برباد آنجا

ای بسا فتنهٔ بنشسته که برخاست ز شور
هر کجا سایهٔ سرو قدت افتاد آنجا

من دیوانه کنم عزم خرابات که هست
هر طرف جلوهٔ خوبان پریزاد آنجا

ای دل زار بغیر از تو مرا در کویش
همدمی نیست که یکدم کند امداد آنجا

گشت از تاب خجالت بگلستان گل آب
شوخیت بند نقاب تو چو بگشاد آنجا

میل گلگشت چمن چون بکند آن طناز
کش بود سرو سهی بندهٔ آزاد آنجا

چون کسی نشنودت ناله بکویش ای دل
از چه بیهوده کنی ناله و فریاد آنجا

بیستون گر نشد آباد بکام شیرین
زان خرابیست که رو داد بفرهاد آنجا

۲۷	از چه محمود پی داد روی در کویش که ز بیداد نباشد روش داد آنجا	۹

رخ تو داد چنان آب و تاب آئینه را
که کرد رشک مه و آفتاب آئینه را

حلب گرفته رواج خطا چو کرده خطت
ز عکس نافهٔ پر مشکناب آئینه را

کشند روان سکندر می خضر چو کند
ز عکس لعل تو جام شراب آئینه را

مبر قرار ز دلهای خسته چون سیماب
ببزم حسن مکن باریاب آئینه را

بحسن خویش ز بس گشته آن پری مایل
ز کف نمی نهد از هیچ باب آئینه را

نگشت جرعه کش وصل ساده رویان کس
که هست جلوهٔ موج سراب آئینه را

شور جمال تو گر جلوه گر بدین آئین
کند ز سیل عرق غرق آب آئینه را

بود میان من و تو حجاب حیرت دل
دگر چه میکنی ای جان حجاب آئینه را

۲۸	در آید ار به تجلی جمال او محمود دهد ز پرتو خود اضطراب آئینه را	۹

از شور حسن جانانهٔ ما
جز عشق نبود افسانهٔ ما

بادا ز لعل نوش تو مشحون
از راح حیوان پیمانهٔ ما

مست و خرابیم از چشم مستش
آباد بادا میخانهٔ ما

تا یاد آن مه ما راست در دل
خورشید باشد همخانهٔ ما

بر شمع رویش در جان سپاری
پروانه دارد پروانهٔ ما

جا کرده جانا درد تو در دل
آباد زان شد ویرانهٔ ما

از حلقه های زلفش بگردن
زنجیر دارد دیوانهٔ ما

تا سایه بر ما افگند آن گل
خندد بگلشن کاشانهٔ ما

۲۹	محمود خال و زلف سیاهش این دام باشد وان دانهٔ ما	۷

عهد نشاط شد بگو ساقی می پرست را
رخصت دور باده ده گردش چشم مست را

با همه سرکشی بگو سرو توان چه میکند
پیش قد بلند او این حرکات پست را

ما بکمند زلف او گردن خود نهاده ایم
نیست مجال سرکشی عاشق پای بسته را

پنجه ز تاب سوزش گر بنهد طبیب من
بهر تسلی دلم بر سر سینه دست را

سینهٔ عاشقان شود در بر ناوکش هدف
چون بزه آشنا کند غمزهٔ یار شست را

شوق ز شور بیخودی نیست بهر ترنمش
آنکه شنیده گوش او زمزمهٔ الست را

	محمود از فروغ حسن آئینه سیاه رو	

۳۰	محو جمال خویش کرد آن بت خود پرست را	۷

گر شبی در بر کشم آن ماه دل افروز را	از خدا باالله نخواهم تا قیامت روز را
حسن روی او فزون گردید از خط سیاه	جلوه در شب بهست آری شمع شب افروز را
گرچه داند نیک لیک از بهر قتل ما رقیب	باز آموزد جفا آن شوخ بد آموز را
بس مبارک بگذرد روز کسی کو بنگرد	با رخ خوب تو صبح فرخ نوروز را
دل ز حسرت می طپد چون مرغ بسمل در بدن	تا زدی بر جان من آن ناوک دلدوز را
بهر دفع سوز دل ای دیده گریان تا بکی	کی نشاند آب اشک این آتش جان سوز را

۳۱	کی بود محمود کان دلدار از روی وفا شادمان سازد ز خود این جان غم اندوز را	۱۱

هست باهم ربط زلف و روی جانان مرا	الفت دیرینه با کفر است ایمان مرا
داغ دل شد تازه از شوق بیان شعله خو	آب از آتش رسد هر دم گلستان مرا
بوسه لعلت که تاثیر مفرح باشدش	قوت دل داده آن یاقوت مرجان مرا
صحبت جانان صفا آرد که تاب طلعتش	منصب آئینه بخشد چشم حیران مرا
خون دل چون خم بجوش آمد مگر دست جنون	همچو گل آخر کند دامن گریبان مرا
قبه مینای گردون می نماید چون حباب	چشم گریان گر دهد سر جوش طوفان مرا
با همه سوزش که دارد پنبه مرهم شود	شعله پر تاب دوزخ داغ حرمان مرا
ای مسیحا دم بجان آمد دل بیمار من	از لب نوشین خود کن فکر درمان مرا
یاد زلفش جمع میدارد دل سیپاره ام	شد پریشانی نخ شیرازه دیوان مرا
نورم اندر پرده ظلمت که باشد آفتاب	در ضیا پروانه شمع شبستان مرا

۳۲	نظم از روی اثر جان بخش شد ای محمود زان چون خضر بس تشنه باشد آب حیوان مرا	۱۱

زیب کفر و رونق بازار ایمانیم ما	زان پناه کافر و کهف مسلمانیم ما
در تماشای جمال آن پری آئینه وار	بر مثال صورت تمثال حیرانیم ما
از پریشانی است گر جمعیت ما دور نیست	زانکه اندر بند آن زلف پریشانیم ما
با دو صد شوق از ره تسلیم صد ره جان دهیم	بوسه گر یکبار از لعل تو بستانیم ما
تا کند چون آیه رحمت نزول آن گنج حسن	زین امید از سیل اشک دیده ویرانیم ما
قمری و پروانه گرد و گرد ما کز داغ شوق	پای تا سر غیرت سرو چراغانیم ما
گر فرو بگرفت ما را تیره روزی زین چه نقص	کز کمال خود نظیر آب حیوانیم ما
جوهر ما کو ندانند دوستان و دشمن ولی	کز زبان و کلک گویا تیغ برانیم ما
شب نشینان است هر جا صحبتی خوش تا بروز	اندران خلوت سرا شمع شبستانیم ما
ما ز ناکامی که می مانیم ای دل تشنه لب	گرچه او را غرقه چاه زنخدانیم ما

۳۳	دشمن از غوغا کند محمود بر بازیبدش زانکه او سگ پیر است و ماه تابانیم ما	۹

ببین در آئینه آن صورت دل آرا را	که بنگری سبب حیرت دل ما را را
هزار تیغ جفا گر برزنی ما را	ز پیش تیغ تو دل پس نمیکشد یارا
سخن بگو که بگوییم سخن که تا بیند	ز لعل تو اثر معجز مسیحا ما را
بغیر چهره و زلفت ندیده ام هرگز	که کس بپهلوی مصحف نهد چلیپا را
نگشته بحر مو سیل اشکم از مژه بند	از آن که خس نشود سد راه دریا را

چلیپا
صلیب عیسائیان

توانم آنکه دل از مهر یار بردارم
گمان مبر که شود کامِ تلخِ من شیرین
هر آنکه بندِ نقاب از رخت کشاد سزد

ولے چه چاره کنم جانِ ناشکیبا را
جز آنکه بوسه زنم آن لبِ شکرخا را
که بند وا ز رهِ اعجاز دستِ موسیٰ را

۹	چگونه ترک کند دیدنِ رخش محمود که آفتاب پرستیست کار حربا را	۳۴

تا کرد دل بکوے بتے جاے خویش را
تا دست داده بر سرِ کوے توام گذار
احوالِ شورِ من شود ت سوزش ای پری
بهرِ علاج دردِ دلِ تلخ کامِ من
یابد شفا بغیر مداوا اگر بکام
دلهاے خسته را مکن از خانِ دمان جدا
داریم باز بر رخِ زیباے آن پری
خو کرده ام ترا به بیابانِ عشق و دهشت

از یاد برد گوشه ما و لے خویش را
هردم هزار بوسه زنم پاے خویش را
گر بنگری در آئینه سیماے خویش را
فرما حواله لعلِ شکرخاے خویش را
بیند مریضِ عشق مسیحاے خویش را
در هم مریز زلفِ چلیپاے خویش را
آئینه دار چشم تماشاے خویش را
رسمِ شکار آهوی صحراے خویش را

۱۱	محمود وا فتد از نظرم سرو اگر نگار آرد بجلوه قامتِ رعناے خویش را	۳۵

بنگر بروے یار خطِ مشکفام را
تا قاصدم وقوف نیابد ز غرض حال
بنگر بقامت و رخ آن رشکِ آفتاب
در کارِ وصل بیهده دیگِ هوس مپز

تا بنگری مقارنِ هم صبح و شام را
آن به که خود بسوی تو آرم پیام را
بر سرو اگر ندیدی ماه تمام را
بیرون کن از دماغ تو این فکر خام را

محروم آنکه محرمِ اسرارِ عشق تست
اے دل ندیدی ار تو بیک جاه دو ماهِ نو
طاؤس داغ گشته سراپا ز تابِ رشک
تا صید عندلیبِ دلِ عاشقان کند
خونِ کبوترانِ حرم بے گنه مریز
باید بسر رود چو قلم در رهِ رضا

ناکام آنکه می‌طلبد از تو کام را
بنگر قرینِ لعلِ لبِ یار جام را
تا دیده طرز آن حرکاتِ خرام را
برگل ز توده سمن افکنده دام را
بر خود مکن حلال تو فعلِ حرام را
آنکس که چون نگین طلبد نقشِ نام را

۲۰	محمود اگر نواخت مرا از کرم چه شد واجب بود که خواجه نوازد غلام را	۳۶

روکشی کا گلگو تجھ سے کل جو دعوا ہوگیا
گوشۂ ابرو میں تیرے خال پیدا ہوگیا
خط تیرے رخسارِ تابان پر جو پیدا ہوگیا
اوس لبِ نوخط کا جسدم سے کہ چرچا ہوگیا
حسنِ رخ خطسے تیرے اے ماہ دونا ہوگیا
کیا کہیں تجھ سے شبِ ہجر انمیں جو کل کیا ہوگیا
دلکو اپنے رات دن ترسا بچونکا ہے خیال
کام ہے صورت پرستی سے مجھے آئینہ سان
دیدۂ حیران میں اپنے منعکس ہے خطِ سبز
چشم بند او کے ہوئی حیرت سے عارض کے ترے
اہلِ عزلت کو سدا ہے طالعِ شہرت نصیب

آج یہان وہ بر سرِ بازار رسوا ہوگیا
ماہ نو کے پاس یہہ ثابت ستارا ہوگیا
روز روشن میرے آنکھوں میں اندھیرا ہوگیا
یک قلم برباد اعجازِ مسیحا ہوگیا
زیور اس خورشید کے حق میں یہہ گہنا ہوگیا
والہ و شیدا ہوا مجنون و رسوا ہوگیا
تھا جو بیت اللہ ان روزون کلیسا ہوگیا
دیدۂ معنی مگر جب سے میرا وا ہوگیا
آئینہ خانے میں دیکھو جسمع کچرا ہوگیا
صورتِ آئینہ جو مجھ کو تماشا ہوگیا
گوشہ گیری کے سبب مشہور عنقا ہوگیا

کوئی کہتا ہی قمر رخکو ترے کوئی آفتاب	ھالۂ خط سی ترے عالم کو دہوکا ہوگیا
شانہ جب سر پر رکہا اوس شعلہ خو نے بزم مین	شمع کے سر پر پروانہ آرا ہوگیا
دل جلی پر کیمیائے وصل کیون حاصل نہو	ای مجوس قایم النار اب یہہ پارا ہوگیا
پاؤنکے چھالون نے میرے گلفشانی کی یہہ آج	غیرت باغ ارم ہر خار صحرا ہوگیا
جو زبان آور ہین اونکا سر کٹے ہے باتمین	شمع سے روشن مجھے یہہ حال سارا ہوگیا
صاحب جوہر کو ہر دم سرخروئی ہے نصیب	سرخرو ہے تیغ کا جسجا گذارا ہوگیا
وائے نادانی کہ ساری عمر غفلت مین کٹی	آنکھ بھی کھلنے نہ پائی تھی سویرا ہوگیا
مردمون کیا شوخ چشمی اشک کی تم سے کہون	راز پنہان تھا جو دلمین اس سے افشا ہوگیا

۳۷	بار ہا محمود اپنے چشم دریا بار سے کہتے ہین طوفان جسے پانی سے پتلا ہوگیا	۹

ماراست سینہ باغ و گل تازہ داغ ما	خرم شد از بہار گل داغ باغ ما
گرد و ز شوق ماہ رخت تازہ داغ ما	از آفتاب نور پذیرد چراغ ما
محو است دل بیاد لب نوش او مدام ما	کز آب کوثر است لبالب ایاغ ما
ماراست پائے تا بسر از داغ رشک باغ	ز آتش بود شگفتہ و سیراب باغ ما
ہر دم پزد بفکر وصالش خیال خام	دارد ہمیشہ گرم دل ما اجاغ ما
تا کے زنی ز نکہت سنبل دم اے نسیم	کز بوے زلف اوست معطر دماغ ما
دل بے سکون ز فرقت و جان مضطرب ز شوق	اینست بی وصال تو جانا فراغ ما
اے سست مہر خاطر ما از وفا بجوے	زان بیشتر کہ باز نجوی و سراغ ما

۳۸	محمود زین نوا کہ سراید صریر کلک گوئی کہ رشک بلبل گویاست زاغ ما	۷

خلوت دل را مقام یار میدانیم ما	ہر چہ غیر از اوست از اغیار میدانیم ما

انتظام کار دین ممکن بغیر از کفر نیست	سبحہ را وابستۂ زنار میدانیم ما
حسن برا باشد فروغ از عشق کز پروانۂ	شمع را خود گرمی بازار میدانیم ما
شکوہا داریم لیکن طاقت اظہار نیست	ضعف را مہر لب گفتار میدانیم ما
جاے دارد یار اگر پیوستہ باشد با رقیب	زانکہ گل را ہمنشین خار میدانیم ما
جز فنا پروانہ وصل شمع چون ہرگز نیافت	ہستی خود را حجاب یار میدانیم ما

۳۹	دست خود محمود اندر گردنش چون آوریم سایۂ کاکل بدوشش بار میدانیم ما	۹

در سر شک خود ز دل اکنون نشان داریم ما	یوسف گم گشتہ اندر کاروان داریم ما
در سخن پیرانہ سر فکر جوان داریم ما	جوش رنگ نوبہار اندر خزان داریم ما
بوی گل از دود آہ ما بر آید ہر دم	تا بدل داغ فراق گل رخان داریم ما
می پرد در ہر طرف از جنبش باد نفس	ہمچو برگ کاہ جسم ناتوان داریم ما
گفتمش گرد گل روی تو خط سبز چیست	گفت بر گرد گلستان بوستان داریم ما
در دہان تنگ او جاے سخن نبود یقین	از چہ رو بیہودہ خود را در گمان داریم ما
ہست در دلسوز عشق شعلہ رویان آشکار	کاندرین سیماب آتش را نہان داریم ما
میرسد تیر دعائے ما بر آماج مراد	تا قد خم گشتہ مانند کمان داریم ما

۴۰	حافظ قرآن با محمود زان گویند خلق بسکہ وصف روی او ورد زبان داریم ما	۷

کردہ ام خوگر بعشق او دل بیتاب را	کورہ آتش نمودم معدن سیماب را
میشود دل خستہ از احوال زارم آسمان	لاغری بز کند غمگین بلے قصاب را

کے فروغ ناقصان گردد بر اہل کمال
نیست پیش بدر تابی کرمک شب تاب را

مینہد از اشک حسرت موج دایم چشم ما
چون صدف تا داده از کف آن در نایاب را

سایبان از سنبل سیراب بندد گرد گل
در میان قند میدارد شراب ناب را

منعمان دہر را دریوزہ کردن لازم است
بحر ہرگز نہ نہد از کف کاسہ گرداب را

۴۱
خط نباشد بر رخش محمود کش اعجاز حسن
بر سر آتش دماند سبزۂ سیراب را
۷

در بحر غمت مثل حباب است دل ما
در چشم زدن نقش بر آب است دل ما

گفتم بغلط مثل حباب است دل ما
چون وا نگری موج سراب است دل ما

گنجایش بحر از تو ندیدی بحبابی
بنگر کہ غمش بحر و حباب است دل ما

در دِ تو مگر زخمہ شد و آہ رسا تار
زان نالہ کنان ہمچو رباب است دل ما

اے باد بر انداز نقاب از رخ آن گل
در بند از ان بند نقاب است دل ما

زان گونہ بمژگان تو باشد کہ تدروے
در پنجۂ گیرائے عقاب است دل ما

۴۲
محمود چو در عشق شود زہرۂ کوہ آب
انجاے بگو در چہ حساب است دل ما
۲۶

خال پیدا رخ پہ تیرے اے بت پرفن ہوا
کیا تماشا ہے کہ گلشن زاغ کا مسکن ہوا

جب سے عریانی کا خلعت مجھکو زیب تن ہوا
پھر نہ بار دوش تیرا کوئی پیراہن ہوا

جاے سبزہ پنجۂ مرجان نکل آئے ہیں وہان
کشتۂ دست نگارین کا جہان مدفن ہوا

دلمین اپنے راتدن رہتا بتانکا ہے خیال
یہہ چراغ دیر بیت اللہ مین روشن ہوا

خط کے دہوکے سے گرا چاہ ذقن مین اوسکا دل
خضر اس گم کردہ رہ کے واسطے رہزن ہوا

پڑ گئے ناسور غم دل سے میرے تا جگر
خوبی طالع سے بند اوس در کا جب روزن ہوا

داغ دل ہوتا ہے تازہ اوسکے لب کے شوق مین
کیا عجب ہے آگ سی سرسبز یہہ گلشن ہوا

یکقلم طومار قتل عاشقان کا ہے رقم
مجکو یہہ مضمون خط دلدار سے روشن ہوا

سوز دل رونے سے ہوتا ہے میرا ہر دم فزون
انقلاب دہر سے پانی مجھے روغن ہوا

کچھ نہ نکلا کام اے دل آہ و نالہ سے تیرے
مجھسے ناحق وہ بت ناآشنا بدظن ہوا

سخت جانونکو ہے پیوستہ بہم ربط دلی
سنگ مقناطیس دیکھو جاذب آہن ہوا

کیا تماشا ہے لگائی اوسنے دانتون پر مسی
کہان تھی الماس کی نیلم کا اب معدن ہوا

تنگ چشمی زیب دیتی ہے اوسے مثل ہنر
عیب پوش خلق یہان جو کوئی جون سوزن ہوا

ہے وہ ناقص جو کوئی کرتا ہے دعوائے کمال
کب نکلتی ہے صدا لبریز جب برتن ہوا

۴۳
ہو گیا محمود پھلکاری کے چکن کا گمان
بستر گل سے منقش جب کسیکا تن ہوا
۱۱

روز ہجران روز محشر کے برابر ہو گیا
عاقبت داغ جگر خورشید محشر ہو گیا

ماہ نو اوس شمع رو کے بزم سے محروم ہے
قامت خم گشتہ اوسکا حلقۂ در ہو گیا

زخم کے لگتے ہی مرغ روح نے پرواز کی
خنجر سفاک اوسکے حق مین شہپر ہو گیا

سانس لیتا ہون تو بوی مشک آتی ہے مجھے
عنبرین کاکل سے مغز اتنا معطر ہو گیا

ایک بوسہ کے عوض سو گالیان دیتا ہے وہ
یہہ وظیفہ اپنے قسمت کا مقرر ہو گیا

بر سر کاوش ہین شاید اوسکے مژگان دراز
ہر سر مو تن پہ میرے مثل نشتر ہو گیا

کیا قیامت ہے ترا قامت کہ ہنگام خرام
سرو کے سر پر بپا ایک شور محشر ہو گیا

نامہ بر کیا مجھے حاجت ہے بہر عرض حال
رنگ جو رخ سے اوڑا میرے کبوتر ہو گیا

ای محیطِ حسن دانتونکے تصور مین تیرے
جو گرا آنکھونسے میرے اشک گوہر ہوگیا

دیکھنے بھی مین نپایا اوس پری کو آنکھ بھر
بیچمین آئینہ یک سدِ سکندر ہوگیا

۴۴ — ۱۵

خاکساری ہے جہانمین رہنمائی کی دلیل
نقشِ پا محمود گمراہون کو رہبر ہوگیا

آشفتہ ہون نہین کاکل و رخسار یار کا
کیا غم ہے مجکو گردشِ لیل و نہار کا

مین ہون شہید حسرتِ دیدار یار کا
آئینہ سنگ ہو میرے لوحِ مزار کا

کشتہ ہون زہر افعیِ زلفِ نگار کا
کندہ میرے مزار پہ ہو نقش مار کا

کس بات مین کرے تیرے دانتونسے ہمسری
موتی نہ دیکھیو بھلا گہر آبدار کا

چھیڑا جو اوسکے زلف کو یکدم بعید قرب
چارون طرف سے شور ہوا مار مار کا

کرتا نہین ہے کوئی نظر جانبِ ہلال
شہرہ ہے جبسے شہر مین ابروی یار کا

ہم خاک جب ہوے تو جلا پای حسنِ یار
محتاج تھا وہ آئینہ میرے غبار کا

اعجازِ حسن سی تیرے یکجا ہین زلف و خط
طاؤس ورنہ دشمن جانی ہے مار کا

نرگس کبھو نہ ہو تیرے آنکھونسے چار چشم
پیوستہ سر جھکای رہے شرمسار کا

ایدیدہ طفلِ اشک کو مت خاک پر لٹا
پالا ہوا ہے یہہ بھی تو تیرے کنار کا

اثباتِ ظلم پر تیرے محشر مین سر بھر
محضر دکھاؤنگا مین دلِ وغدار کا

دستِ تہی ہے مایۂ دولت جہانمین
پایا ہے ایک صفرے رتبہ ہزار کا

نیکی جب تجسے ہووے تو محمود آج کر
قطعہ
کل پر نرکھہ مدار کسی کاروبار کا

ٹک غور کر کہ خام ہے یہہ رشتۂ حیات
ہر دم کی کشمکش مین ہو کیا حال تار کا

ہر دم کو تو سمجھ دمِ آخر کہ چون حباب
کیا اعتبار زندگیِ مستعار کا

۴۵ — ولہ — ۷

عشقِ ابروی تو بازاست مرا
در حرم شوقِ نماز است مرا

دل ز سوزِ تو بسازاست مرا
شمع سان شوقِ گداز است مرا

کعبۂ کوی تو مقصودِ منست
سفرے سوی حجاز است مرا

اندرین حلقہ بعمر کوتاہ
کار با زلفِ دراز است مرا

چون صدف مہرِ خموشی برلب
دل پر از گوہرِ راز است مرا

ز آتشِ عشقِ رخِ سیمبران
دل چو زر جفت گداز است مرا

۴۶ — ۷

کرد ایما بمن آن شوخ بہ بزم
گفت محمود ایاز است مرا

ای زلفِ کج تو دامِ دلہا
وے لعلِ لبِ تو کامِ دلہا

ہر دل کہ شود قبولِ جانان
بے شبہ بود امامِ دلہا

چشمِ تو ز بسکہ بردہ غارت
در سینہ نماند نامِ دلہا

از خاک چو نقشِ پا نخیزد
ہر کسکہ فتد ز بامِ دلہا

صد کوہ بود چو یک پرِ کاہ
در معرضِ انتقامِ دلہا

جز جذبۂ عشق سوی جانان
قاصد نبرد پیامِ دلہا

۴۷ — ۹

محمود بود ز عرش برتر
چون وانگری مقامِ دلہا

ہزار گونہ بود ہر دم آہ و زاریِ ما
بیک قرار بود بے تو بیقراریِ ما

نکردہ بیتو نظر کس باہ و زاریِ ما
بجز غمِ تو کہ آید بغمگساریِ ما

به هجر زیستم وزان خجل ز روی توام / که بی سبب نبود از تو شرمساری ما
بیا که جان بلب استاده بهر دیدن تو / ببین که تا بکجا هست انتظاری ما
شمار هر دم بی تست در دم آخر / دمی بیا و نظر کن نفس شماری ما
بسرو فاخته سان کو بما سر و کاری / که قامت تو بود سرو جویباری ما
ز عزت دگر انست ذلت ما خوش / که از برای عزیزی شدست خواری ما
عجب که خانهٔ ما را ز دو آب گرم آتش / چو شمع بی تو بما سوخت اشکباری ما

۴۸	نموده خاص بما عفو عام او محمود شدست عین عبادت گناهگاری ما	۷

وہ ظالم سو طرح سے اکدم مین ہمکو کس دیکھا / بنگاہ امتحان اور روش ہمکو وہ سرس دیکھا
بجلے ہے گر روان ہو اشک میری ساتھ نالیکے / کہ ہے ہمنے قافلہ کو ہمرہ بانگ جرس دیکھا
نہ پائی آبرو کچھ ابر گوہر بار نے ہرگز / میرے آنکھونکے آگے بار ہا اگر برس دیکھا
نہین سچ جانتے ہین ہم تیری ان جھوٹی باتونکو / نہ یک وعدہ کو تیرے بلکہ دو چار آٹھ دس دیکھا
قطعہ
چمن سے عندلیب اپنا نہ کیون رخت سفر باندھے / نکوئی غمخوار وہان اپنا نکوئی فریادرس دیکھا
جو باندھے آشیان اپنا تو باندھے کس بھروسے پر / عدو صیاد کو اور باغبان کو پیش و پس دیکھا

۴۹	خدا کی ہم قسم دیکھے کہے تجھکو نمانا تو بتون سے دل لگانیکا مزا محمود بس دیکھا	۹

لعل کو جو لب جانانکے برابر سمجھا / خاک سمجھا مین کہون یا اوسے پتھر سمجھا
زندگی مرگ ہوی بن تیری ایجان عزیز / آب حیوانکو مین آب دم خنجر سمجھا
نخل امید سے پھل اپنے نہ پایا وہ کبھو / قد کو اوس سرو روان کے جو صنوبر سمجھا

آتش شوق مین جلنے ہی سے ہے کام مجھے / شمع سان پاؤن نے سمجھا نہ کبھو سر سمجھا
خواب راحت ہے مجھے رنج جدائی سے حرام / فرش گل کے تئین مین خار کا بستر سمجھا
آتی جاتی پہ آخر مین نہین کہتا تھا / ابتو کہنا میرا مان اے دل مضطر سمجھا
قطعہ
رو کشی اوس رخ رنگین سے جو کرتا ہے وہ / اوسکو کس بات مین اپنے وہ برابر سمجھا
اوسکا مونہہ لال کرونگا مین صبا دیکھنا تو / گل کے کھولدے کان اوسکو یہہ کہکر سمجھا

۵۰	اوسکو محمود ہے کیا تشنگی حشر کا خوف جو محمد کے تئین ساقی کوثر سمجھا	۱۵

عزم مدینه باز بود در دکن مرا / هر دم بشوق تست سفر در وطن مرا
گویا بوصف خویش کند آن دهن مرا / ز اعجاز اوست سحر بیان در سخن مرا
خال لب تو داد نشان دهن مرا / بنمود ره بخاتم جم اهرمن مرا
از خاک یثرب است لباس بتن مرا / بعد از فنا کفن به بقا پیرهن مرا
چون نقش پای در سر کویت توام مقیم / از خاک رهگذار تو باید کفن مرا
از کوی تو کجا دل دیوانه سر کشد / زنجیر پاست زلف شکن در شکن مرا
یک مو ز چین زلف تو نقد و شمار ده هند / صد ساله گو خراج خطا و ختن مرا
مستم بیاد قامت و روی نکوی تو / از خود ربود جلوهٔ سرو و سمن مرا
در پیش طوبی قد تو چون گیاه پست / آمد نظر بلندی سرو چمن مرا
چشم تو کرد اشاره بمن سوی ابروان / شد رهنما بطاق حرم راهزن مرا
گو غرق چاه معصیتم از پی نجات / حبل المتین جود تو باشد رسن مرا
دور از تو گر دهند بجنت مرا مقام / جنت بود مشابه بیت الحزن مرا

سوز ز فلک با آتشِ ہجرِ تو تا بکے	قطعہ	مانند شمع دور از آن انجمن مرا
اے روشن از تجلیِ تو محفلِ وجود		بنماے روے خویش نبر دمین مرا

۵۱	محمود خضرِ رہ شود از جذبِ شوقِ او دردم سوئے مدینہ کشد از دکن مرا	۵

دوستان در برِ جانان برسانید مرا		دردمندیم و بدرمان برسانید مرا
شکر آنرا کہ شمارا دلِ جمع است نصیب		تا سرِ زلفِ پریشان برسانید مرا
تشنگانیم و شما خضرِ رہِ توفیقند		برلبِ چشمۂ حیوان برسانید مرا
ہمچو پروانہ طپم از سرِ عشقِ طیبہ		کہ بر آن شمعِ شبستان برسانید مرا

۵۲	شوقِ احمد چو گدا کرد مرا اے محمود بر درِ صاحبِ سلطان برسانید مرا	۱۲

گرد دیدہ خطِ بچہرۂ جانانہ آشنا		باگل شد است سبزۂ بیگانہ آشنا
ہر دل کہ شد بکوچۂ جانانہ آشنا		دیگر نہ شد بکعبہ و بتخانہ آشنا
اے جان بیا نشین بدلِ خستہ ام وے		زیرا کہ ہست گنج بویرانہ آشنا
محوِ ثنائے زلفِ معنبر از آن شدم		زنجیر راست کار بدیوانہ آشنا
تعریفِ صاع و مُدِّ مدینہ کہ میکنم		زین رو دلم شد است بہ پیمانہ آشنا
ہوش و حواس رفت چو از فرقتِ نبی		بیہوشیم نمود بمستانہ آشنا
دہ خمرِ عشقِ احمدی اے ساقیِ ازل		زیرا کہ دل شدہ است بخمخانہ آشنا
در سینہ ام زبر تو حسنِ شفیعِ حشر		شمعِ دلم عجب کہ بہ پروانہ آشنا
در بحرِ وصفِ گنبدِ خضرا شناورم		غواص ہست مدام بدُردانہ آشنا

چون مور پایمالِ محمد کند خدا		گردم چرا بہ تختِ سلیمانہ آشنا
یارب قضاے من بمدینہ بکن کہ تا		باشم بخاکِ آن زخمیرانہ آشنا

۵۳	محمود مدحِ مصطفیٰ از شوقِ دل بگو آرے گدا است بادرِ سلطانہ آشنا	۹

دیدہ تا آن جانِ جان آئینہ را		داد عمرِ جاودان آئینہ را
وصفِ دندان بارخِ زیبای او		درجِ گوہر درفشان آئینہ را
از برائے رفعِ زنگِ دل نہند		پیشِ خود ہا سالکان آئینہ را
چون صفاے دل نگردد از سلوک	ق	می نمایند ذاکران آئینہ را
وز کمالِ عبرت و محنت بخود		کردہ اند روشن چنان آئینہ را
گرد رخ چون لشکرِ مور است خط		چون سلیمان بنیند آن آئینہ را
چو سکندر خواستند آبِ حیات	ق	خضر و الیاس رفت آن آئینہ را
حق ز ظلمات ہر دو را در بحر و بر		کرد از خود خادمان آئینہ را

۵۴	پیشتر محمود اسکندر نمود از دلِ خود در جہان آئینہ را	۷

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار اند	قطعہ	کہ برند از رہِ باطن بحرم قافلہ را
از دلِ سالکِ رہ جاذبۂ صحبتِ شان		می برد وسوسۂ خلوت و فکر جلسہ را
قاصرے کو زند این طایفہ را طعنِ قصور		حاش للہ کہ بر آرم بزبان این گلہ را
ہمہ شیرانِ جہان بستۂ این سلسلہ اند		روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را
پیرِ این راہ کہ بنمود مریدِ خود را		دید بر مقصدِ خود صاف بان مرحلہ را

چون درین راه برخشند لطایف ستّه | سالک آن گویلطے گرد ازین مرحله را

محنت و کربت و تکلیفِ مدینه محمود
داند آسان بدل صدق همان نازله را

فرزند دلبندِ جگر پیوندِ بابر جنگ را
در یکهزار و دوصد و پنجاه و نه پیدا شده
سرعت جنگ که از فضل و الطافِ الٰهی
گفتا سنِ میلاد همایونش به محمود

ولہ
التمش وزیر الدین علی سرکشی همه عز و علا
عمر طبیعیش این قدر باد از عنایاتِ خدا

ولہ
فرزندِ جگر بند چو پیدا شده او را
دل نور بصر بسلمه الله تعالیٰ
۱۲۶۰

تعداد قصاید		تعداد اشعار
۱	ردیف الباء التحتانیه	۹

آن ماه از رخ خود اگر برکشد نقاب | چون شب ز رشک تیره شود روز آفتاب
تحریر کرده خامهٔ معجز نگار صنع | بر صفحهٔ رخت خطِ ریحان ز مشکناب
با یادِ لعلِ روح فزائے تو در نظر | سرچشمهٔ حیات نماید مرا سراب
سیلِ سرشک و چشم ترم هر که دید گفت | این بحر بین که موج زند از دلِ حباب
باشد بیادِ نرگسِ مخمورِ او مدام | جام شراب چشم و سرشکم شرابِ ناب
ان گنج حسن را شد آخر مقامِ حیف | کردم اگرچه خانهٔ آبادِ دل خراب
پروانه وصلِ شمع چو جان او بازیافت | باشد میانِ عاشق و معشوق جان حجاب
دلدار دوست دشمن بین چند میکند | با دشمنان مروت و با دوستان عتاب

محمود از حساب مکن خوف روز حشر
کان ذره را که نیارند در حساب

بود بگرد رخ یار طرهٔ پرتاب | چنانکه گرد گلِ تازه سنبلِ سیراب
بیاد آن گل رخسار بسکه می گریم | بجاے اشک بریزد مرا ز دیده گلاب
بچشم و روے بتان هر که دید شد حیران | که بر کلامِ خدا می نهند جامِ شراب
شدی چو پیر ز مردن مشو دمی غافل | که ناگهان بدمد صبح در شبِ مهتاب
مرا چو بختِ تو چشمیست دایما بیدار | ترا چو طالعِ من دیدهٔ بود در خواب
کجاست سرو بحیز قامتِ تو بار آور | ز سنبل و گل و بادام و پسته و عناب
شود ز گریه ام آن شوخ تند خو سرکش | که شعله ور شود آتش بلے ز اشکِ کباب
کجاست چشمِ خوشِ یار در خمِ ابرو | که خفته اند دو مستِ سیاه در محراب

۲ / ۹		
۳	مدار چشمِ وفا از جهانیان محمود که این متاع درین مردمان بود نایاب	۹

در چمن تا برفگند آن غنچه لب از رخ نقاب | شد ز تابِ طعنهٔ بلبل سراپاے گل آب
وا نمیکرد مارا محتسب منع از شراب | کرد رهنِ جامِ مے اکنون نصاب الاحتساب
سوز دل گردد فزون هر چند میریزم سرشک | کار روغن میکند بر آتشِ سوزانم آب
بسکه دل از آتشِ شوقِ لبانش سوختم | بشنود هر کس ز دودِ آهِ من بوے کباب
بوسهٔ ما را بشکرِ دولتِ خوبی بده | زانکه واجب شد زکوةِ مال بر صاحب نصاب
این دلِ زارم بود در پنجهٔ مژگان او | چون تذرو خسته اندر چنگ گیرای عقاب
خود بگو یا حقّه گوهر بود یا غنچه | لعلِ تو یاقوتِ مرجان است یا یاقوت ناب
هر دلِ بے عشق را عزت نباشد در جهان | خود ندارد قدر مینا تیکه باشد بے شراب

در خیالِ زلف و رخسارش مرا محمود دل

۴	میخواد چون موی بر آتش ز حسرت پیچ و تاب	۷

زبهر دیدن رویت دلم بود بیتاب	بلی که تشنه ندارد شکیب دور از آب
تویی ز بهر که باور کنم مرا مقصود	یکیست قبله هزاران اگر بود محراب
میان سیل سرشکم بود تن لاغر	چو برگ کاه که افتد بحلقه گرداب
بلعل نوش تو نسبت ندارد آبحیات	بلی که هست تفاوت ز آب تا بسراب
به پیش روی تو مهر آنچنان بود بی نور	که مه به پرتو مهر و شمع در مهتاب
اگرچه شهره حسنش زد آتشی بجهان	بحیرتم که رخش از چه رو نسوخت نقاب

۵	باشتیاق مدینه ز اشک خون محمود بروی خویش همیشه روان کند سیلاب	۴۷

ای طعن برتری زده حسنت بر آفتاب	بنهاده زیر پای جمالت سر آفتاب
از روی مهر آیه والشمس هر صباح	در وصف طلعت تو کند از بر آفتاب
آن طلعتی که از لمعات ضیا بود	با ماه طلعت تو یکی اختر آفتاب
نادیده اند جز لب و دندان و روی تو	پیدا بکان لعل کند گوهر آفتاب
خط است بر عذار تو یا ماه مشکموی	یا ساخته است غالیه از عنبر آفتاب
با ابروی تو کی کند ای مه برابری	همچون هلال گر شودی لاغر آفتاب
ابرو هلال و طرف بناگوش صبح عید	ماه تمام جبهه رخ انور آفتاب
زاهد اگر ندید رخ مهر طلعتان	نبود عجب ندیده گهی شپر آفتاب
پیش رخ تو گریه زند جوش چون کنم	بینم ستاره یا که ز چشم تر آفتاب
هجر تو ام نشانده برونی که همچو شب	باشد همی سیاه بچشم در آفتاب

برقع ز رخ برافگن و بنمای روی خویش	از ما مپوش ای بت خوش منظر آفتاب
روی ترا چو رای خداوند شرق و غرب	بر لوح حسن یافته سر دفتر آفتاب
بدر سپهر دین که برای روشنش	چون کرم شب فروز ندارد فر آفتاب
فخر جهان معظم دولت که روزگار	بخشد شرف ز فر کمالش بر آفتاب
درگاه اوست مفخر آفاق کش بود	از روی فخر ناصیه سا بر در آفتاب
آید بحضرتش پی تقبیل هر سحر	بیرون در نهاده ز سر افسر آفتاب
گر خطبه مدارج جاهش بیان کنم	سازد ز صدر سدره مرا منبر آفتاب
بر شاخسار سدره جاهش کجا رسد	مانند نسر گر که بر آرد پر آفتاب
زیبد اگر بگوشه دستار جا کند	بر فرق او بجای گل احمر آفتاب
ای سرور یکه ساخته در پای درگهت	هر شب برسم نوبتیان بستر آفتاب
گردون سریر و خیل کواکب ترا حشم	ماه تمام چتر و ترا افسر آفتاب
زر بخش باذلی که کنون جای زر رواج	زر بذل دست تست بهر کشور آفتاب
در وجه خرج جودت پیوسته پرورد	در جوف کان و معدن سیم و زر آفتاب
تا کی کند ز خاک سیه کیمیاگری	گر دست زرفشان تو آمد تر آفتاب
ز هیبت تو نیست اگر پس چرا بود	چون قرص کهربا همه تن اصفر آفتاب
بر گلشن فلک چو وزد باد قهر تو	گردد کبود چون گل نیلوفر آفتاب
گردد اگر نه گردش گردون بکام تو	وندر ره خلاف تو پوید گر آفتاب
منعت بعنف جبهه گردون کند قفا	قهرت بخشم راه ببندد بر آفتاب
جائیکه آب تیغ تو طوفان کند بپا	چون عکس خود در آب شود مضطر آفتاب

مردے چو چشم دید بذات تو خویش را
از سادگی نماید چون دختر آفتاب

بر رخش چرخ سیر ترا ہر کہ دید گفت
بنشستہ چون سلیمان بر صرصر آفتاب

پیل سپہر سان ترا در ضیا و زیب
بانقش پاے او نشود ہمسر آفتاب

در بزم عشرت تو بود زہرہ نغمہ ساز
مینائے مے سپہر و بود ساغر آفتاب

در پیشگاہ حسن تو ہر روزہ آورد
مینائے بادہ زہرہ و جام زر آفتاب

ہر جا کہ تاب لمعہ رایت دہد فروغ
انجا ز ذرہ نیز بود کمتر آفتاب

از رائے روشنت کند از نور اقتباس
کے مبتلا شود بکسوف اندر آفتاب

در تربیت ز رائے تو باید چنین شود
بے سایہ شخص او چو خرامد در آفتاب

تا رہ برد بمنزل خود از سواد شام
خواہد ز رائے روشن تو رہبر آفتاب

از بہر دفع چشم بد رائے روشنت
ذرات چون سپند و بود مجمر آفتاب

اے قلزم جلال ترا زورق آسمان
وے زورق کمال ترا لنگر آفتاب

خورشید خاطرا بہ ثنا خاطر مرا
از یمن مدحت تو بود ہمبر آفتاب

وز فیض مدح رائے منیر تو مید ہد
محمود را ز طبع سخن پرور آفتاب

لطف تو کیمیا و مرا مس بود وجود
آرے بکار مس بود ہی زرگر آفتاب

کمتر ینم ز سنگ و تو ئی ز آفتاب بیش
آرے کند ز سنگ ہمی جوہر آفتاب

تا از ریاض خورم مشرق بہر صباح
سر بر زند برنگ گل احمر آفتاب

سر سبز باد گلشن عمر تو تا بود
چون گل بگلشن فلک اخضر آفتاب

خصم ترا نصیب لب خشک و چشم تر
تا بخشدے نصیب بخشک و تر آفتاب

۶/۱۵

گرفتہ سایۂ آن زلف گرہگیر در آب
دام ماہی شود از حلقۂ زنجیر در آب

ہست در آئینہ ز ان زلف مسلسل عکسی
یا کہ موجیست کہ افتادہ چو تحریر در آب

در دل اہل صفا نیست جدائی از ہم
فرق ہرگز نتوان کرد بتبزویر در آب

وعدۂ وصل مرا داد و وفا کرد بہ ہجر
سیر در سوز من آمیختہ و شیر در آب

وا شدہ خاطرم از ابر بہاری نشود
نشگفد گرچہ نہی غنچہ تصویر در آب

وز ستمگر نرسد فیض نشد کس سیراب
اگرچہ غرق است ز پا تا میان شمشیر در آب

چشم انکس بخدا کور شود در دو جہان
کز بس شوق مدینہ کند تقصیر در آب

خیر با اہل جفا آنچنان مشہور بود
کز انگشت کند پند خود تسیطر در آب

گرچہ در کربلا سیراب نشد کس ہرگز
لیک در خلد رسیدند بہ شبیر در آب

ہر کہ در عشق نبی اشک روان کرد بدل
اثرش زیر زمین ساختہ تعطیر در آب

چشم در ہر دو جہان کور چگونہ نشود
کز ان دریاد مدینہ شد تخسیر در آب

پیش حق سرخرو رفتست با یمان آنکہ
طینتش خاک مدینہ شدہ تخمیر در آب

صور خلق را زان وحش و طیور و انسان
غیر خالق نکشد ہر کسے تصویر در آب

از فلک کہکشان سیار و ثوابت روشن
خوب در بحر نمودہ شدہ تنویر در آب

۷	صید طیبہ شدہ وبستہ فتراک نبی دل محمود کہ گشتست چو نخچیر در آب	۲۵

مرا بہ ہجر تو باشد مکان در آتش و آب
کہ میکشد ز دل و دیدہ ام سر آتش و آب

بفرق داغ جنون سیل اشک تا زانو
بزیر پائے مرا ہست و بر سر آتش و آب

بسینہ داغ و بچشم اشک حل کجا ماند
درون خانہ و بیرون ہمہ در آتش و آب

دلم بسوزد و سیلاب از سرم گذرد	مگر که هست سرشکم بگوهر آتش و آب
سرشک و لخت دل از دیده ریزدم بنگر	ندیده تو بجائے بهم گر آتش و آب
کجاست خال بر خسار و خط بگرد لبش	نشسته اند خلیل و خضر بر آتش و آب
عرق بر آن گل رخ طرفه تر تماشا هست	که سازگار بود یک بدیگر آتش و آب
بیاد قد تو بریان دل است و گریان چشم	مگر که تحمل محبت دهد بر آتش و آب
بود ز ظلم تو محمود خوف ناک چنانکه	زعدل داور انصاف گستر آتش و آب
سراج ملک که دارند از هوا خواهی	بخاک درگه او وا یما سر آتش و آب
شمیم خلق خوشش گر فتد بدست صبا	شوند در گهر خود معطر آتش و آب
سموم قهر گر آمیزدش میان هوا	چو جرم خاک بگردد مکدر آتش و آب
نفاذ امرش اگر مانع سکون گردد	بر آورند چو مرغ هوا پر آتش و آب
اگر بدیدهٔ قهرش نگه کند بجهان	شوند صورت سیماب مضطر آتش و آب
زشرم جودش از باز نامهٔ حاتم	بسوختند و بشستند دفتر آتش و آب
بخرج مدتش با دخل خود نگردد کم	یکے چو نقره شد و دیگرے زر آتش و آب
شود کباب دل دشمنانش چون در بزم	کند زبادهٔ گلگون به ساغر آتش و آب
وزیر دادگر آرائے روشن تو دهد	زکوات نور کز انند انور آتش و آب
درین قصیده بانصاف بین که در هر شعر	چگونه پرور و طبع سخنور آتش و آب
نه معجز سخن است این مرانه سحر بیان	که گاه نظم چنین شد مسخر آتش و آب
ز فکر شر و ز طبع روان من هر دم	شوند از عرق شرم خود تر آتش و آب
مگر که فیض مدیح تو داد گر باشد	که عدل تو بخند باهم اکثر آتش و آب

زنند گرچه کسان از سخنوری دم لیک	چو خاک تیره بود شان مکدر آتش و آب
همیشه تا بسکونست خاک و باد بسیر	مدام تا که بگردد معمر آتش و آب
رود بباد فنا خاک دشمن جانت	بحرق و غرقش باشد مقرر آتش و آب

درین تاریخ حروف جداگانه که برای آگهی زیر هر مصرعه نوشته شد در سلسلهٔ نظم بخط گنده

۸ | بالسرخی تحریر کرده شود که ازان مصرع دیگر تاریخ می برآید | ۱۱

	وله	
شکر ایزد کز نسیم نوبهار		جلوه گر شد در چمن گل بے نقاب
از درون پردهٔ بطن صدف		شد برون لولوی لالای خوشاب
ای معز زجنگ را قصر امید		گشت نورانی زشمع مهرتاب
جشن شاهانه چنان ترتیب کرد		کاسمان نادیده مثل او بخواب
بحر عشرت جوش زد اندر جهان		از ترنگ نغمهٔ موج شراب
پاره گردیده صباح آسمان		از نوای نای و آهنگ رباب
بهر شکر خالقش دست جواد		درفشان گردیده مانند سحاب
بر مراد دل زفیضش عالمے		در خور خود یافت هر کس انتخاب
تا جهان باشد بود اندر جهان		یا الٰهی کامبخش و کامیاب
سال میلاد طرب آمال او		خواست چون محمود از عقل صواب
آسمان فرموده از روی عروج		طالع از برج حمل شد آفتاب

۱۲۵۹ھ

مصرعهٔ دیگر مذکور اینست ؎

آفتاب امل از برج حمل شد طالع

۱۲۶۰ھ

۱	ردیف التاء الفوقانیه		۹
با ناوک مژگان تبان هر که سری داشت	وله	چون مجمر پر سوز مشبک جگری داشت	
آن سخت کمان ناوک از آن بیخبر افگند		پنداشت که جز سینه دل من سپری داشت	
خبر آه بری زان بت بے مهر ندیدم		ای کاش که این نخل محبت ثمرے داشت	
بر مرقد آن کشته گل و شمع نباید		کز عشق تو داغ دل و سوز جگرے داشت	
کردی اثر اندر دل آن سنگدل ارے		با نالهٔ جان سوز دل از چشم ترے داشت	
یاد نگه شوخ تو از کاوش مژگان		گویا که مرا در رگ جان نیشترے داشت	
در یاد شکر خندهٔ آن لعل لب ایدل		از خون لب هر زخم تو شور دگرے داشت	
هر دم بر تیغ تو نهادے سر دیگر		چون شمع دل خسته گر امید سرے داشت	

۲	از موئیه چو موئے شده دیدم دل خود را محمود همانا که خیال کمرے داشت	۹

گر در دل آو آه دل من اثری داشت	البته دل او ز دل من خبرے داشت
قربان اداهاے تو یاد آیدم آن روز	هر لحظه خدنگ تو بجانم گذرے داشت
او ره بخاک منش از جذب محبت	این آه جگر سوز تو ایدل اثرے داشت
مانند هلالم نشدے این تن لاغر	آن رشک قمر گر که بحالم نظرے داشت
در ظلمت زلف تو دلم تشنه نماندی	گر سوئی لب چشمهٔ نوشت گذرے داشت
صد شکر که از محفل رندان شده زاهد	از بیهده گوئیش عجب درد سرے داشت
اشکیست مرا بی هنر اندر اثراے دل	باخاک برابر نشدی گر هنرے داشت
چون مو شده موهوم و چو عنقا شده معدوم	شاید که دل زار خیال کمرے داشت

۳	محمود پئے دیدن آن گلبدن امروز هر نرگس شهلا نظرے سوئی درے داشت	۹

ملاحت تو نمک بر جراحت افشانست	خط تو مرهم زنگار سینه ریشانست
بیاد چشم تو نرگس مدام حیرانست	ز تاب زلف تو سنبل همی پریشانست
عجب که غرق نگردد دلم چو کشتی نوح	که چشم و سیل سرشکم تنور و طوفانست
بیاد طرهٔ طرار مشکسای بتان	چو مار کوفته سر دل بخویشتن پیچانست
قتیلم ارچه مرا زنده کن بزخم دگر	شنیده ام که بر تیغ تو آب حیوانست
هزار حیف شب هجر من نشد روشن	ز طلعت تو که آن رشک ماه تابانست
صبا بسنبل زلفش گذر مکن زنهار	هزار جان گرامی بهر خم آنست
ز دولت تو چنان اے جنون سبکبالم	که دوش بیخبر از بار جیب و دامانست

۴	جمال حور فریبد چسان دل محمود ز بسکه محو تماشاے روے جانانست	۹

خط سیاه کجا گرد روی جانانست		بدست مورچگان کشور سلیمانست
شمیم زلف تو گر در مشام من برسد		سیاه روزی بخت من پریشانست
صبا گر از سر زلفش گذر کند داند		که جاے این دل گم گشته پریشانست
بمصر حسن تو آن ماه منظرے که ترا		هزار یوسف دل در چه زنخدانست
ز قتل خسته دلان فتاده پا گوئی		مدام در سر کوے تو عید قربانست
مکش تو اے بت ابرو کمانم از دل تیر		که بهر جان نزارم ز غمگسارانست
براے چارهٔ خود از طبیب پرسیدم	قطعه	که از پئے دل بیمار من چه درمانست

جواب گفت که بیمار عشق و درمان		تراز گلشکر آن دو لعل خندانست

۵	کسیکه کند دل از مهر گلرخان محمود بیاد دار که از جان خود پشیمانست	۷

از نظر بازم زکبر آن پر غرور انداختست		چون سرشک از چشم خود یکباره دور انداختست
جوهر آئینه را مثل پر پروانه سوخت		تا فروغ رخ در آن شمع طور انداختست
بسکه کاهیدم غم موے میان او مرا		از نظر تا دور چون مژگان مور انداختست
زان کشم خمیازهٔ حسرت هلال آسا که باز		کان مه بمهرم از آغوش دور انداختست
چون بخاک ره غلطم همچو طفل اشک آه		کز نظر یکباره ام آن رشک حور انداختست
یا بچشم نه زمژگان بهر پا انداز تو		مردمان دیده ام فرش سمور انداختست

۶	درد هجران بیش او محمود چون گویم مرا بیخبر جام وصالش از شعور انداختست	۷

شهد شیرین لبت از خنده شور انداختست		شورے اندر عاشقان ناصبور انداختست
آب از فرط خجالت گشت هر کان نمک		در جهان شور ملیحان بسکه شور انداختست
آتش غم مشتعل بیگر دو از جوش سرشک		دیده گریان مرا اندر تنور انداختست
تفته جان او مگر شد با دل مضطر غریق		کاین همه شورش که امواج بحور انداختست
وطن شدام روز شاید کشتهٔ بیداد او		اینکه در زیر زمین شور نشور انداختست
بالش خورشید روے ماه من گویا زکار		دیدهٔ آئینه را چون چشم کور انداختست

	نیست جز تقصیر بخت بے مژگان نازنین از نظر محمود مارا بے قصور انداختست	

رویتو نو بهار گلستان آتش است	۷/۹	خال رخ تو بلبل بستان آتش است
گرد رخ تو خال سیه زان گرفت جاے		هندو بلے مدام نگهبان آتش است
خون آتش است و لخت دل آتش شرر سرشک		بے تو مرا همه سر و سامان آتش است
ساقی مے دو آتشه باید مرا که دل		در بزمگاه عشق تو مهمان آتش است
پروانه وار فاخته جان میکند نثار		زیرا که شمع سرو گلستان آتش است
رویتو سرخ چون شود از شعلهٔ شراب		اے تند خو بلائے دل و جان آتش است
از دود آه و شعلهٔ سوزان شوق او		ما را مدام سینه شبستان آتش است
از سوز عشق یار سراپاے من نو داغ		گوئی مگر که سرو چراغان آتش است

۸	در وادی محبت خوبان قدم منه محمودبان ببین که بیابان آتش است	۷

در بزم عشق مروحه داماں آتش است		ساقی بیار باده که دوران آتش است
جاے سرشک لخت جگر میچکد ز چشم		کان گهر که بود کنون کان آتش است
از آه پر شرار شهیدان کوے او		هر سو که بنگرند نیستان آتش است
شد ابر دیده شعله فشان از اشک گرم من		یاران حذر کنید که طوفان آتش است
خط نیست آنکه رسته ترا گرد لعل لب		پیدا بجار چشمهٔ حیوان آتش است
اشکم ز سوز سینه بمژگان زند شرار		خاشاک بین که دست و گریبان آتش است

۹	سوز درون خویش نیاورد بر زبان محمود کو چو شمع زبان دان آتش است	۹

با گل عارض تو نسترن از یادم رفت		پیش دندان تو در عدن از یادم رفت

ماجراے مہ کنعانی و چاہِ کنعان ... دل فتادش چو بچاہِ ذقن ازیادم رفت
باقد و عارض و زلف و خطِ آن رشکِ چمن ... سنبل و سرو و گل و یاسمن ازیادم رفت
در نظر گرچہ خوش آیندہ مرا بود ولیک ... پیشِ بالای تو سرو چمن ازیادم رفت
جلوۂ آن صنمم بردچنان دل ازجاے ... کہ تماشای بت و برہمن ازیادم رفت
محو روی تو چو آئینہ چنانم کز شوق ... چشم نظارہ بہم برزدن ازیادم رفت
در سرِ کوی تو چون نقشِ قدم افتادہ ... آنچنانم کہ خیالِ وطن ازیادم رفت
تابِ روی تو نظر کرد چو شب در محفل ... گفت پروانہ کہ شمع لگن ازیادم رفت

۱۰	بوے او بیخت صبا تا بمشامم محمود نکہتِ نافۂ مشکِ ختن ازیادم رفت	۹

باخیالِ تو چنان خویشتن ازیادم رفت ... کہ غمِ غربت و شوقِ وطن ازیادم رفت
ناخن از غمزہ چو زد آن بتِ شیرین بردل ... تیشۂ کوہکن و کوہکن ازیادم رفت
پیشِ لعل و درِ دندانِ تو اے آبحیات ... گوہرِ ناب و عقیقِ یمن ازیادم رفت
خواستم شرحِ شبِ ہجرِ تو گویم با تو ... روزِ وصلت بخدا آن سخن ازیادم رفت
ہمچو نقشِ قدم از ضعف چنان افتادم ... کز سرِ کوی تو برخاستن ازیادم رفت
بخدا باخطِ گردِ لبِ آن آئینہ رو ... الخضر طوطیِ شکر شکن ازیادم رفت
ز آتشِ عشق چو افتادمرا داغ بدل ... از سرِ نو ہمہ سوزِ کہن ازیادم رفت
گفت چون کشتۂ خود دید بخون آلودہ ... جلوۂ لالۂ خونین کفن ازیادم رفت

	باہوائے قدِ آن نوگلِ خندان محمود بخدا جلوۂ سروِ چمن ازیادم رفت	

از روان تارمقی در بدنِ من باقیست ... ۱۱ ... دیدہ را آرزوے روی تو دیدن باقیست
آہ ناسور دلم بہ شدنی نیست کہ تا ... بہرِ نظارہ بدیوارِ تو روزن باقیست
تا دلِ گم شدہ در منزلِ جانان نرسد ... در غمش ہمچو جرس نالہ و شیون باقیست
کے شود در چمن از سروِ روان را تسکین ... تا خیالِ قدِ جانان بدلِ من باقیست
ہمچو گل در چمنِ عشق ز سرپنجۂ شوق ... جیب صد چاک شد و گوشۂ دامن باقیست
الفتِ موکمران کرد چنان زار مرا ... کہ بتن تارِ نفس ہمسرِ سوزن باقیست
تو مپندار کہ از تیغِ تو دل وزدہ سر ... شمع سان تا بتنِ سوختہ گردن باقیست
امتحانم بجفا کردہ دمی بینم باز ... ظنِ بد در دلِ آن دلبرِ بدظن باقیست
کے کنم دیدنِ خورشید تمنا ہرگز ... تا بدل آرزوی آن رخِ روشن باقیست
باخزان ساز و غنیمت شمر ای مرغِ چمن ... اگل بباد ارشدہ خار و خسِ گلشن باقیست

۱۲	مرغِ جان رست ز دام ارچہ ولیکن محمود حیف صد حیف کہ خالی قفسِ تن باقیست	۷

بتے کہ ابروے او قبلۂ دعاے منست ... قبولِ خاطرِ او عینِ مدعای منست
علاجِ دردِ دلِ من ز لعلِ خود فرماے ... اگر این مفرحِ یاقوت بس دوای منست
مبین بہ تیرگیِ روزگارم آئینہ سان ... اگر این کدورتِ من موجبِ صفای منست
چرا شہیدِ ادایت نگردم اے قاتل ... اگر بوسۂ لبِ لعلِ تو خون بہای منست
خیالِ چشمِ تو کرد آنچنان مرا بیمار ... کہ شاخِ نرگسِ شہلا بکف عصای منست
ہزار عقدہ بکارم اگر فتادہ چہ غم ... کہ عقدِ ابروی جانان گرہ کشای منست

	زبیدلی چکنم نالہ روز و شب محمود	

۱۳ — بتی که دل ز تبان برده دلربای منست — ۹

هر که وابستهٔ آن زلف سراپا چین است — دایم از شور پریشانی دل غمگین است
بسکه دارم هوس بوسهٔ لعل تو مرا — تلخی هجر تو چون شهد و شکر شیرین است
گرچه در باغ وجود است خزان هجر تو لیک — یاد روی تو مرا موسم فروردین است
نیستش غیر پرستیدن صورت کاری — هر کرا آئینه سان دیدهٔ معنی بین است
در بر نرگس صیاد تو ای شوخ دلم — چون تذرویست که دایم بکف شاهین است
چون شود از لب لعل تو روا کام دلم — که دولت با من ناکام نهان در کین است
بهر قتل من دل داده بکف تیغ مگیر — که کف نازک و این بار گران سنگین است
کی توان کرد رقم سوز دل خسته بلی — جاده بر آتش و پای قلم چوبین است

۱۴ — چون بود وصف لبت ذکر زبان محمود / لاجرم نظم پسندیدهٔ او رنگین است — ۷

چو دیدم جلوهٔ آن سرو قامت — دلم گفتا که قد قامت قیامت
به پیش روی او گل در گلستان — هزاران دید از بلبل ملامت
گرفتم بوسه و آزرده گشتی — اگر خواهی بگیر از من غرامت
ز عشقت گر دلم سوزد عجب نیست — که ز آتش کی بود خس را سلامت
توانستم کجا در کویت آیم — نمی آوردم از اشک ندامت
نماید در نظر سروم از آن پست — که هستم والهٔ آن سرو قامت

مگر شد محمل آن ماه محمود / که جز گردی نمی بینم علامت

بر سر کوی تو هر که خاک نشین است — کی دگرش آرزوی خلد برین است
بادشه کشور قناعتم امروز — تاج منست آسمان و تخت زمین است
قطرهٔ اشکم بیاد آن لب و دندان — غیرت یاقوت و رشک در ثمین است
ترک سیه مست تست قاتل مردم — هندوی زلف تو رهزن دل و دین است
می بحکم ترک می بگفتهٔ زاهد — گفتهٔ ساقی مرا چو ذهن نشین است
زلف ترا هر که مشک گفت خطا گفت — کش سر هر مو خراج کشور چین است

۱۶ — هست چو محمود مهر جم لب لعلش / ملک دل و جان آرایش زیر نگین است — ۹

یار بی پروای ما مارا سر دیدن نداشت — بلکه حال زار ما را میل پرسیدن نداشت
غنچه در گلشن شدی رسوانه طعن بلبلان — خوب شد کان لعل دلکش میل خندیدن نداشت
بوسه از لعلت گرفتم گر نخواهی باز گیر — این قدر ای غنچه لب یک بوسه رنجیدن نداشت
سرو بستانی هوای سرکشی از سر نهاد — چون به شمشاد او پای خرامیدن نداشت
گر نه بیند روی آن مه زاهد خودبین رواست — مهر را خفاش آری طاقت دیدن نداشت
نقد دل پیش خیال شبرو او داشتیم — لیکن از کم مایگی پروای دزدیدن نداشت
قطرهٔ اشکی ز حسرت ماند از چشمم برون — ابر تصویر است استعداد باریدن نداشت
آن مسیحا دم دمی آمد ببالین مریض — کش ز ضعف دل رگ جان تاب جنبیدن نداشت

۱۷ — جان بلب شد از غم و پرسان احوالش نشد / یار از محمود گویا میل پرسیدن نداشت — ۷

در سلسلهٔ بند غمت سلسله نیست — گر شور جنون در دل شان ولوله نیست

جز اشکِ روان کز پیِ آن آه روانست	در وادیِ عشقش گذرِ قافلهٔ نیست
آن گرم روِ دشتِ جنونم که چو مجنون	بی خار مرا در کفِ پا آبلهٔ نیست
از آه بنالم که چنین بی اثر افتاد	ورنه ز دلِ سنگِ تو جانا گلهٔ نیست
جز چشم زون شکلِ حباب ای دلِ دانا	در نیستی و هستیِ ما فاصلهٔ نیست
در زادنِ عیش از دمِ روح القدسِ باد	بر شاخ بجز مریم رز حاملهٔ نیست

۱۸	محمود بر اہلِ سخن اہلِ سخن را از دادِ سخن به حقیقت صلهٔ نیست	۱۱

بوسه را کار تا به پیغام است	دلِ حسرت نصیبِ ناکام است
دہنش ہست نقطهٔ موہوم	وین سخن ہم ز روی ایہام است
چشم عالم ز بسکه ہست برو	قامتِ یار نخلِ بادام است
نیست خط بر عذارِ نازک یار	برگِ گل از توده سمن دام است
محرمانِ حریم کویش را	بر تن از خاک بردِ احرام است
دیتِ کشتگانِ نازش را	زان لبِ لعل نقدِ دشنام است
گفتمش پر ز خون دلم شد گفت	این می آزی سزای این جام است
بی رخت با مه و ستاره سخن	تا سحرگاہ ہم از سرِ شام است
بی مہی جان بر لب آمده ام	ہمچو خرشید بر لبِ بام است
سینه چاکی دلیلِ پختگی است	نشود نار چاک تا خام است

۱۹	تلخ گامی نصیبِ محمود است بوسه را کار تا به پیغام است	۹

بر دلم گرچه ز انبوهِ غمت باری ہست	۱۹ ۹	باز شادم که مرا شغلِ تو غمخواری ہست
از جفا ترکِ محبت نکند دل کز مہر		گر ترا میل و وفا نیست مرا باری ہست
دل بجان آمدم از درد و نه پرسید طبیب		که درین گوشه مرا خستهٔ بیماری ہست
ہر که بنیم بود از گردشِ چشم تو خراب		تو مپندار که در دورِ تو ہشیاری ہست
گر مرا سبحهٔ صد دانه شد از دست چه غم		شاد ز انم که بکف رشتهٔ زناری ہست
گل که زینگونه کند پیرہنِ خویش قبا		شاید از رشکِ تو اندر دل او خاری ہست
پای از حلقهٔ فرمانِ تو بیرون نه نہد		ہر کرا با سرِ زلفِ تو سر و کاری ہست
در عبادت نکنم روی بمحرابِ حرم		که مرا قبلهٔ جان ابروی دلداری ہست

۲۰	گفتمش آرزوی وصلِ تو دارد محمود گفت آری چو تو دل باخته بسیاری ہست	۱۱

گرچه یاران ز دہانش سخنی در کار است	لیکش از بہرِ سخن ہم دہنی در کار است
ہر که بنیم ز دہانش به گمانست ای دل	زان دہان بہرِ یقینم سخنی در کار است
تا شود سوزِ دلم بر ہمه روشن چو آن شمع	از پی سوختنم انجمنی در کار است
تا برآید دلِ افتاده از آن چاهِ ذقن	زان سرِ زلف مرا ز رسنی در کار است
چون جدا سازمش از کوی تو جانا آخر	دلِ غربت زده ام را وطنی در کار است
با خط و عارضِ جانا نتوان گفت ای دل	که مرا سیرِ گلی یا سمنی در کار است
قند و گل نیست علاجِ دلِ بیمار و مرا	بوسهٔ از لبِ شکر شکنی در کار است
تا زنم چاک چو گل در غمِ آن شوخ مرا	فصلِ گل غنچه صفت پیرہنی در کار است
دل چو ز رخت تنگ است مرا باز ز شوق	آتشِ عشق بتِ سیمتنی در کار است

بهتر از خون خود و خاک سر کوی تو نیست	کشتهٔ ناز ترا گر کفنی در کار است

۲۱	کرده محمود از آن جا بسر کوی نگار کز پی بلبل گویا چمنی در کار است	۹

ایدل آن عهد شکن بر سر پیمان تو نیست	میرود از غم او جان و غم جان تو نیست
گشته تا جلوه نما حسن تو ای حور لقا	دیده نیست که چون آئینه حیران تو نیست
چون کند شور شکر خنده لب زخم جگر	در دل ریشم اگر یاد نمکدان تو نیست
در جهان خاطر مجموع نیابد هرگز	هر که وابستهٔ گیسوی پریشان تو نیست
حلقه کن زلف بر آن رخ که دهد حسن دگر	هیچ گوئی به ازین زخم چوگان تو نیست
ده که شد خاک وجودم همه زین غم پامال	که چرا دست رسم تا سر دامان تو نیست
دل چو پروانه بگرد تو بر آمد چون دید	که به از روی تو شمعی بشبستان تو نیست
بلبل آسا چکنی ناله در ان کو ایدل	که نسیم اثری در گل افغان تو نیست

۲۲	نه همین بر گل روی تو سراید محمود نیست یک بلبل گویا که غزل خوان تو نیست	۱۱

تا در دلم خیال لب نوش دلبر است	مستغنی از تصور تسنیم و کوثر است
تا چشمهٔ حیات لب جانفزای او	خضر خطش باین دل لب تشنه رهبر است
گویاست مهر حرم لب لعل تو ای نگار	کش ملک هفت کشور معنی مسخر است
ما را بچهره قطرهٔ هر اشک اختریست	تا عکس ماه روی تو در دیدهٔ تر است
خورشید با هلال ندیدی اگر قرین	بنگر که روی و ابروی آن مه برابر است
دل می رهوای ابروی جانان کشاده بال	مانند مرغ قبله نما گرچه بی پر است

…مانده هرا خبر و قاصدی چه غم	رنگ پریدهٔ رخ زردم کبوتر است
…ان بوی می زتربتم آید پس از وفات	کز لای خم خاک وجودم مخمر است
…ید برون ز حلقهٔ زنجیر همچو موی	این جسم ناتوان من از بسکه لاغر است
…ر گرد لعل نوش تو باشد خط سیاه	یا خود هجوم مورچگان گرد شکر است

۲۳	گر حرف تلخ از لب شیرینت گفت باز محمود زان مرنج که قند مکرر است	۱۱

…عی را با جفای دلبر ما کار نیست	جور گل با بلبل بیدل بود با خار نیست
…چند ای پروانه باید پختنت سودای خام	شمع را پیش رخ او گرمی بازار نیست
…س نه تنها بیخودم از چشم مست او	بلکه در این حلقه یک تن عاقل و هشیار نیست
…گرچه گوید با تو یکشب ابروز آرم ولیک	چون کنم یاران که بخت خفته ام بیدار نیست
…انچه گفتی جان بده گر بوسه میخواهی بگیر	میدهم آسان اگر دادن ترا دشوار نیست
…تا رخ آن گلشن حسن است دل را در نظر	هرگزم میل تماشای گل و گلزار نیست
…حیرتی دارم که از خط حسن روی او فزود	ورنه با آئینه هرگز نسبت انکار نیست
…خیز و کاری پیش گیر ایدل که در این کارگاه	ذره گر در حقیقت بنگری بیکار نیست
بر لب افسرده از بیداد آن بیدادگر	شکوها دارم ولیکن رخصت اظهار نیست
بس کن این شعر و فغان ای بلبل بیهوده نال	زانکه گوش گل ترا بر نالهای زار نیست

۲۴	یار ما محمود میدارد سر یاری ولی چون توان کردن که بخت نامساعد یار نیست	۱۱

دلی کو از غم جانان خراب است	بگنج مطلب خود کامیاب است

برابرویت چو دیدم نقطهٔ خال — بدان استم که فرد انتخابست
غمش بگرفت جایم در دلِ تنگ — عجب بنگر که دریا در حبابست
نگر دارد سرِ رسوائی مهر — که بینم روی آن مه بی نقابست
زخط رخسارِ آن مه نیست پیدا — که ظاهر در دلِ شب آفتابست
ندیدم چون رخِ آن ماه بی مهر — به بیداری کنونم غرقِ خوابست
از آن بوسیدمش آن مصحفِ رخ — که دانم بوسه بر قرآن ثوابست
نباشد خال بر آن لعلِ نوشین — مگس افتاده اندر شهدِ نابست
چرا در گوشه بنشینم چو پیران — که فصلِ گل مرا عهدِ شبابست
نشد سیراب کس از بحرِ دنیا — که بینم جلوهٔ موجِ سرابست

۲۵	چه غم از خصمِ آتش طبع محمود کسی را کو غلامِ بوترابست	۹

هر عشوه که آن نرگسِ پرمکر و فن آموخت — از بهرِ فریبِ دلِ نادانِ من آموخت
بر رسمِ رقیبش نبود شیوهٔ بیداد — هر شیوه که آموخته از خویشتن آموخت
آن سرو گلندام که رعنائی و شوخی — از قامت و رویش گل و سرو چمن آموخت
بود از رخِ زیبائی تو و زلفِ سمن سای — هر لطف و صفائی که گل و یاسمن آموخت
سرتابقدم سوختن و ساختن با سوز — شمع از منِ دل باخته در انجمن آموخت
هست ار چه سبکروح نسیمِ سحر اما — وارستگی و بیسروپائی ز من آموخت
با یادِ لبت دل شده گویا که تکلم — از شوقِ شکر طوطیِ شکرشکن آموخت
بودش همه از بهرِ رضای دلِ شیرین — هر علم که در کوه کنی کوهکن آموخت

۲۶	محمود شدش سحر بیان معجزه زانروی کز لعلِ فسون سازِ تو طرزِ سخن آموخت	۷

وصفِ لبِ چون قندِ تو تا چند توان گفت — تا چند سخن زان لبِ چون قند توان گفت
لب پسته و چشمانِ تو بادام و ذقن سیب — بالای ترا سرو برومند توان گفت
بی غنچهٔ لعلش ز بهارِ گلِ اشکم — دامانِ مرادِ من الوند توان گفت
دل مایلِ جورِ تو چنانست که او را — با این همه بیدادِ تو خورسند توان گفت
آندم که دهد سرو ز خورشید برای ماه — با قامتِ رعنای تو مانند توان گفت
گر بوسه نبخشی تو خدارا سخنِ تلخ — از آن لبِ شیرینِ شکرخند توان گفت

الوند نام کوهی است در نواحی همدان – ۱۲۰

۲۷	این زمزمهٔ شعرِ دلاویزِ تو محمود در پردهٔ عشاق و نهاوند توان گفت	۷

آن موی لاغرم که نشانم پدید نیست — وان بادِ صرصرم که مکانم پدید نیست
دارم هزار نالهٔ پنهان در گلو ولی — زانبوهِ آه راه و دهانم پدید نیست
پیدا اگر تو ناوکِ دلدوزِ آه را — ای مدعی مبین که گمانم پدید نیست
پرسی چه از حقیقتِ سودای عشقِ او — ایدل ز من که سود و زیانم پدید نیست
دارم دلی پر آتش از آن شمعِ جانگداز — لیکن ز بزم سوزِ نهانم پدید نیست
هستم مقیمِ کوی خرابات گرچه لیک — بینم مقامِ پیرِ مغانم پدید نیست

۲۸	محمود مرغِ نغمه زنم در ثنای دوست ماهی صفت اگرچه زبانم پدید نیست	۱۱

چه آزاریست آزارِ محبت — مبادا کس گرفتارِ محبت

زوے زرد و اشک سرخم آخر — عیان گردیده اسرار محبت
نهان دارد عداوت گرچه با ما — بظاهر کرده اظهار محبت
خرابم گرچه لیکن کردم آباد — ز گنج درد معمار محبت
پر کاهم بود کوه غم دوست — کر آسانست دشوار محبت
ز خوبان جهان بالله تو هستی — چو می بینم سزاوار محبت
برغم مدعی کارے بآن شوخ — ندارم جز سر کار محبت
نخواهد جام مے کز چشم مستش — بود آن کس که سرشار محبت
بگردن آن صنم افکنده دل را — ز تار زلف زنار محبت
بجز گل شکر لعلت ندارد — دواے درد بیمار محبت

۲۹	عجب نبود که ماند نام محمود ز عشق او بطومار محبت	۹

دلے دارم گرفتار محبت — که باشد زار زار زار محبت
ز تاثیرے که دارد عشق ما را — نهان کے ماند آثار محبت
مرا بتخاله شد مهر دهن زان — که پوشم بلکه اسرار محبت
گل داغے زنم چون شمع بر سر — اگرم در پا خلد خار محبت
فرو شد عشوه زان آن مایهٔ ناز — که دارد گرم بازار محبت
نسازد جز لب نوشت مسیحا — علاج درد بیمار محبت
و ما دم میخورد از خون دل مے — ز جام دیده سرشار محبت
دل از بهر صنم از رشتهٔ جان — بگردن بسته زنار محبت

۳۰	بخش محمود را بے جرم جانا اگر باشد گنه گار محبت	۷

خواهد دل ناکام از و کام محبت — زان رو که بود تشنه لب جام محبت
جان باختن آغاز محبت بود اے دل — معلوم ز آغاز کن انجام محبت
داریم همی چشم بره گوش بر آواز — آن کیست که آرد ز تو پیغام محبت
بے مهری آن ماه نگر کز لب عشاق — آزرده شود چون شنود نام محبت
باید که بود در نظرش غنچه آن لعل — هر کس که بنوشد مے گلفام محبت
نبود عجب ار شست لب از کوثر و تسنیم — هست آنکه ز لعل تو مے آشام محبت

۳۱	محمود مراد در طلب دانه خالش دل رفت و در افتاد درین دام محبت	۷

اے کاش بپایان رسد ایام محبت — یکباره برافتد ز جهان نام محبت
ز آغاز نمی بست دلم مهر بآن ماه — می بود گر آگاه ز انجام محبت
ناکامی و بدنامی و طعن است و تعرض — اینست اگر می طلبی کام محبت
با دام گرفتار نگردد دل وحشی — کاین آهوے رم خورده بود رام محبت
در بوتهٔ سوداے غمش تا نگذاری — چون زر نشوی پخته تو انجام محبت
پاداش دعا گفتم و دشنام شنیدم — آرے بسزا یافتم انعام محبت

۳۲	یکباره لب از آب خضر شست بصد آب نوشید چو محمود مے از جام محبت	۹

شیرین لبے که خسرو ملک ملاحتست — شور ملاحتش نمک هر جراحتست

خود کرده دل چنان بجفایت کش از وفا | نیشِ تو نوش و رنجِ تو اش عین راحتست
آنجا که ذکرِ حسنِ رخ آن پری کنند | حورِ بهشت را سخن اندر صباحتست
با آن صباحتی که بود روی یار را | تشبیهِ او بماه نمودن قباحتست
دارد کسی هوای گلی کو بهر چمن | پیوسته همچو بادِ صبا در سیاحتست
زاهد بیانِ حرمتِ می کو کند ولیک | فتوی بپیرِ میکده اش بر اباحتست
مانند کاه این تن کاهیده ام مدام | با شورِ سیلِ اشکِ روان در سباحتست
واعظ بعیبِ خلق چه کوشی که نزدِ عقل | تفضیحِ بندگانِ خدا از وقاحتست

۳۳	مقبولِ خاص و عام اگر شد عجب مدار محمود را که طرزِ سخن بر فصاحتست	۹

شبی که دل ز فراقِ توام تن همی سوخت | بحالِ سوزِ دلم شمعِ انجمن میسوخت
شبِ گذشته گداز یکه شمعِ محفل داشت | دلش مگر بمن در روزگارِ من میسوخت
چو گشت گرم تبسم شب از نشاطِ شراب | ز رشکِ لعلِ لبش غنچه در چمن میسوخت
به بزمِ باغ صنوبر ز رشک سر تا پا | ز رشکِ قامتِ آن سرو سیم تن میسوخت
ز حسرتِ رخ و زلف و خط و بناگوشت | گل و بنفشه و نسرین و یاسمن میسوخت
ازان شرارهٔ شوقی که در محبتِ تست | شهیدِ عشقِ تو دیدم که در کفن میسوخت
جدا ز کوی تو مانند ماهیِ بی آب | دلِ ستمزده دوش از غمِ وطن میسوخت
بشرحِ آتشِ عشقِ تو دوش گاه بیان | زبانِ من همه چون شمع در دهن میسوخت

	بر آتشِ دلِ محمود کی زدی دامن بحالش ار دلِ آن شوخ گلبدن میسوخت	

۳۴ ۱۱

مرا سنگین دلی نامهربانست | که با عشاقِ بیدل دلگرانست
ز تابِ شعلهٔ شوخِ رخِ او | چو شمعم آتش اندر استخوانست
ز تابِ سوزِ دل چون مرغِ سیماب | بدوشِ باد ما را آشیانست
بوصفِ غنچهٔ لعلِ تو ای گل | چو سوسن هر سرِ مویم زبانست
ز سوزِ هجرِ آن سرو گلندام | دلِ پر داغ رشکِ گلستانست
بیادِ آن گلِ نورسته دل را | چو بلبل هر نفس شور و فغانست
بگردِ لعلِ او خط نیست پیدا | که آبِ خضر در ظلمت نهانست
مرا دل چون هدف سوراخ سوراخ | ز تیرِ نازِ آن ابرو کمانست
دلِ گم گشته تا دان گیرم از چشم | کش این خلوت سرا او دیدبانست

۳۵	بر دو ریگ سخن محمود صد دل مگر در نطقِ او سحرِ بیانست	۷

هر که اسرارِ جمالِ تو کماهی دانست | قدرتِ کاملهٔ صنعِ الهی دانست
کی توان دید نگارِ قلمِ صنعِ خدا | هر که دیدارِ بتان راز مناهی دانست
هر که بر شانِ گدایانِ تو دید اینهمه حسن | ذلتِ فقر به از عزتِ شاهی دانست
در خمِ زلفِ تو ای مه دلِ من هر که بدید | بر سرِ شست بیاویخته ماهی دانست
تا سوادِ خطِ رخسارِ تو دل را دادند | همه اسرارِ سپیدی و سیاهی دانست
دید هر کس که بگردابِ سرشکم دل را | کشتیِ غرقهٔ طوفانِ تباهی دانست

	نیست افسوس ترا قدرِ وفای محمود چون فتد باد گران کار تو خواهی دانست	

۳۶ ۹

کسیکه کام دل از لعلِ نوشِ جانان یافت / چو خضر عمر ابد را ز آب حیوان یافت
ز رشکِ خالِ تو سوزد مرا دلِ ناکام / که جا بگوشهٔ آن لعلِ شکرافشان یافت
دل رمیده بزلفِ تو دید جانِ حزین / نشان یوسفِ گم گشته را ز زندان یافت
ز تابِ رویِ تو گل را بصحن باغ صبا / برنگِ غنچه سر از شرم در گریبان یافت
ز بوسهٔ تو شفا یافته دلِ بیمار / خوشا مریض کز آن لعلِ نوشِ درمان یافت
ربوده خالِ لبش دل ز آدمی و پری / بشکلِ دیو که او خاتمِ سلیمان یافت
هزار طعنه زند عندلیب بر رخِ گل / از آن زمان که رخت غیرتِ گلستان یافت
بتابِ ماهِ رخت آفتاب را گردون / بشکلِ آئینه سر تا بپای حیران یافت

۳۷	بوصلِ آن گلِ خندان رسد مگر محمود چو شبنم آنکه درین باغ چشمِ گریان یافت	۷

چنان به هجر توام خسته حال گردید است / که بی تو زندگیِ من محال گردید است
کسیکه در سرِ کویِ تو ساخته منزل / بشکلِ نقشِ قدم پایمال گردید است
کجاست در خمِ ابروی یار خالِ سیاه / که طاقِ کعبه مقامِ بلال گردید است
بلعلِ روح فزایش که زندگی ما را / ز دستِ هندوی زلفت وبال گردید است
خطِ سیاه بناشد بگردِ آن لبِ نوش / نهان به تیرگی آب زلال گردید است
ز هر پارهٔ نان کو بکو بگردیدن / چو بدر قسمتِ اهلِ کمال گردید است

۳۸	بجاست ساحرم از خلق گوید ای محمود که شعرِ من همه سحرِ حلال گردیده است	۹

در برِ اغیار روی یار دیدن مشکل است / گل به پیشِ باغبان در باغ چیدن مشکل است

نایدم در دستِ جانان جان هم ایل گرد هم / گر بهای ریسمان یوسف خریدن مشکل است
ضعف کردم از جنون شر مند در جوشِ بهار / پیرهن بر تن برنگِ گل دریدن مشکل است
مرد بی زر کی تواند ره سوی مقصود برد / آری آری مرغ بی پر را پریدن مشکل است
گر رخت زاهد نه بیند عذر دارد کافتاب / دیدهٔ خفاش را ای ماه دیدن مشکل است
خطِ رخسارِ ترا نیرنگِ اعجاز است زانکه / سبزه سیراب بر آتش دمیدن مشکل است
از هزاران نالهٔ بلبل یکش ناید بگوش / گل که دارد گوش کر او را شنیدن مشکل است
هر که کم اصل است ناید زو تواضع در وجود / زانکه تیغ بدگهر را خود خمیدن مشکل است

۳۹	سحر این محمود میدارد عرق جا بر رخش زانکه زیبق را بر آتش آرمیدن مشکل است	۷

بهتر ز لبِ نوشِ تو شکر نتوان یافت / شکر ز لبِ نوشِ تو بهتر نتوان یافت
جز قامتِ رعنائیِ تو عشاقِ کهن را / سرو که دهد میوهٔ نوبر نتوان یافت
ز انسان که سها در برِ خورشید شود گم / با رویِ تو تابِ مهِ انور نتوان یافت
در صدق و صفا کوش که جز آئینه ایدل / چیزیکه دهد یادِ سکندر نتوان یافت
تا شانه صفت چاک نسازی دلِ خود را / سر رشتهٔ آن زلفِ معنبر نتوان یافت
روشن شود از گردِ کدورت دلِ پاکان / چون آئینه زنهار مکدر نتوان یافت

۴۰	جز بوسهٔ آن لعلِ لبِ نوش بتکرار محمود دگر قند مکرر نتوان یافت	۷

در دل مرا ز شوقِ رخت هیچ داغ نیست / روشن ز تابِ طلعتِ او چون چراغ نیست
باشد بشکلِ خانهٔ ویرانِ بی چراغ / در هر دلیکه ز آتشِ عشقِ تو داغ نیست

در دل مراست یادِ لبِ جان فزائے تو
جز آبِ خضر ہیچ مرا در ایاغ نیست

در پیشِ ماہ روے تو مہر است بے ضیا
زانسان کہ پیشِ مہر فروغِ چراغ نیست

شد بے نشان بفکرِ میانش دلم بلے
راہِ عدم کسیکہ رود زو سراغ نیست

ما را اگرچہ از دو جہان فارغ است دل
یکدم ولیکش از غمِ جانان فراغ نیست

۴۱	بے سوزِ دل بوصل پزم چون خیالِ خام محمود آتشے چو زیرِ اجاغ نیست	۷

برنگِ غنچہ دل خون خوردۂ لست
گریبان چاک چون گل کردۂ لست

دلم تیرِ ملاحت خوردۂ لست
لبِ زخمم نمک پروردۂ لست

مرا در پردۂ دل آتش انگن
ہمین حُسنِ رخِ بے پردۂ لست

چہ پرسی حالِ دل از من کہ جز این
نمیدانم ز غم خون کردۂ لست

نہ من یک بندۂ حسنِ تو ہستم
کہ چون یوسف ہزاران دۂ لست

بصدقِ دل بدانم یا محمد
کہ یابم ہر غذا پس خوردۂ لست

۴۲	بدہ بوسے بہ محمود اے شکرلب کہ از عمرے نمک پروردۂ لست	۹

گر ترا بر گلِ رویش نظرے درکار است
چون صبا در سرِ کویش گذرے درکار است

ہردم از دوش برآرم سرِ دیگر چون شمع
از پئے قتل گرت تازہ سرے درکار است

اثرے در دلِ آن مہ نشد از نالۂ شام
ایدلِ غمزدہ آہِ سحرے درکار است

خونِ دل تا رود از دیدہ چو اشکم از غم
در رگِ جان خلشِ نیشترے درکار است

قاف تا قاف اگر شہرتِ عنقا جوئی
اے دلِ زار خیالِ کمرے درکار است

جا برنگِ گل اگر بر سرِ عالم خواہی
در گلستانِ جہان مشتِ زرے درکار است

گرچہ مجموعۂ حسن است ز پا تا سرِ او
لیک چون آئینہ صاحب نظرے درکار است

نقصِ کس را منگر گر تو کمالی طلبی
عیبِ خود باز ببین گر ہنرے درکار است

۴۳	زر کن ایثار کہ جان ہیچ نیرزد محمود گر ترا وصلِ بتِ سیمبرے درکار است	۹

ہان عشوہ مخور ایدل لبِ تشنہ کہ آبست
چاہِ ذقنِ یار پر از موجِ سرابست

آن دیدہ کہ روے تو ندید است بود کور
وآن دل کہ ز عشقت نشد آباد خرابست

افسونِ دو چشمِ تو برد صد دلِ بیدار
افسانۂ زلفینِ تو غارتگرِ خوابست

بے پردہ زد آتش بجہان شہرۂ حسنش
وین طرفہ کہ پیوستہ رخش زیرِ نقابست

خالِ لبِ او گرد سیہ مست مدامم
زانروی کہ آمیختہ افیون بشرابست

اے شیخ چسان ترک کنم رندی و مستی
خود خاکِ من از مشتِ خمیر از مے نابست

بر وعدۂ وصلش کہ بستی دہ ایدل
از جای مرو کین سخن نقش بر آبست

مشمار اگر میدہیم بوسہ کہ گویند
باشد بدلِ دوست گر از دوست حسابست

۴۴	بے چشمۂ نوشینِ تو اے مہ دلِ محمود چون ماہی از آب جدا در تب و تابست	۷

دل چارہ طلب آہ ز چشمان حبیب است
مرگ از پئے بیمار علاج و دو طبیب است

چشمِ تو بود رہزنِ دین و دلِ مردم
روے تو بتاراج دہِ صبر و شکیب است

پیوستہ میانِ من و آن شوخِ خود آرائے
یارب رخِ آئینہ سیہ باد رقیب است

بربود دل از سینہ و من شاد از آنم
کو ہست بعید از من و با یار قریب است

شیرین نیست اگر تلخ بگوید لب نوشین — ورسنگ زند دستِ نگارین چو زبیب است
این طرفه که بارِ دلِ شمشاد قدانم — بار آورد ار سرو بلے امر عجیب است

۴۵	محمود شدش فصل نشین قول مغنی کے گوش بر آواز خرافاتِ خطیب است	۷

خط بر اطراف چہرۂ یار است — مہر تابندہ در شبِ تار است
خون بدل غنچہ پائے در گل سرو — از لب و قامتش بہ گلزار است
سرو ماند کجا بقامتِ او — بے بر آن این پر از بر و بار است
لختِ دل بر سرِ مژہ گوئی — ہمچو منصور بر سرِ دار است
بہرِ درمانِ خود دلِ بیمار — ق — چارہ جویان ز نرگس یار است
وائے بروے شود چہ چارۂ او — خود طبیبش مدام بیمار است

۴۶	اکردہ مسکن بکوے او محمود جاے بلبل بلے بگلزار است	۹ ۰

گرچہ مثلِ تو دل آزار جفاکاری نیست — باز جز مہر و وفائے تو مرا کاری نیست
خویش را سوختہ پروانہ زغیرت چون دید — شمع را پیش رخش گرمی بازاری نیست
گفتمش غیر جفا نیست ترا مہر و وفا — خندہ زن گفت چہ گوئی تو بگو آری نیست
غیرِ زلفِ تو کہ پیوستہ بود بارخِ دوست — کافری نیست کہ او دشمنِ دینداری نیست
نیست دامے مگر اندر گرہ زلفِ بتان — جنسِ دل اینقدر ار زان کہ خریداری نیست
مزن آسانست بوصلِ تو ولیکن بخدا — بدتر از زندگی ہجرِ تو دشواری نیست
جستہ عشاقِ تو از دامِ تعلق بیرون — خبر گرفتارِ تو آزاد گرفتاری نیست

بجان آمدہ است از تو دلِ من تنہا — عاشقی نیست کہ از غم بدلش بارے نیست

۴۷	باش تام حمتش با تو کند کارِ نکو گرچہ محمود ترا از تو گنہ گارے نیست	۷

ہر کرا دیدنِ رخت روزیست — ہر دم او را نصیب فیروزیست
خالِ حسن رخش کند روشن — گبر را کار آتش افروزیست
ہر کہ با زلفِ او سرے دارد — در پریشانی و سیہ روزیست
سوخت چشمِ تو خانہ مردم — کار ظالم بلے جہان سوزیست
ہست تیرِ تو راست چون سوزن — زان ہمیشہ بکار دلدوزیست
داغِ شوقِ تو جمع سازد دل — بینوائے بمال اندوزیست

۴۸	ہمچو محمود ہست فرخ فال ہر کرا دیدنِ رخت روزیست	۱۱

زعشق بردنِ جان گرچہ مشکل افتاد است — ولے چہ چارہ کنم کار با دل افتاد است
ز دودِ آہ رخ آئینہ سیاہ کنم — کہ در میانِ من و یار حایل افتاد است
ہمین غمِ این دلِ نادان شد است صیدِ قفس — بدامِ عشقِ تو صد مرغ عاقل افتاد است
نمود مہر کم از تابِ کرمکِ شب تاب — کجا بماہ رخِ او مقابل افتاد است
بسرو و لالہ از انقامت و رخ گلگون — ز رشک داغ بدل پاے در گِل افتاد است
بباغ سرو و گل از آن رخ و قدِ طناز — بطنزِ قمری و طعن عنادل افتاد است
وفا نگر کہ قتیلم گذشتہ از غمِ قتل — بفکرِ بخششِ بازوے قاتل افتاد است
زیار روے باغیار میکند زاہد — گذشتہ از حق و در فکرِ باطل افتاد است

زمنعمان نرسد بهره همنشینان را	قریب بحر ببین خشک ساحل افتاده است
زخاک راه نه برخاست چون سرشک دگر	هر آنکه از نظر صاحب دل افتاده است

۴۹	سرش فرو نشود پیش ناقصان محمود کسیکه بر اثر شیخ کامل افتاده است	۵

سرشکم از مژه یکدم چو چشم گریان ریخت	هزار بار بخاک آبروی طوفان ریخت
فروغ حسن بخت آبروی یوسف را	ز دست لطمهٔ اخوان بچاه کنعان ریخت
مباد لذت دروت شود فراموشش	ملاحت تو بزخم دلم نمکدان ریخت
زشرم چون عرق انفعال شبنم گل	بپیش روی تو بر خاک در گلستان ریخت

۵۰	الکوک منت انجس شمار ای محمود که برده خاک تو گر پیش باب رحمان ریخت	۵

ای لب نوش تو شان نمک است	بلکه ز و نام و نشان نمک است
لب شیرین تو تا شور انگیخت	آب حسرت بدهان نمک است
شکر حق نمک شکر تو	دمبدم در روزمان نمک است
زندگی از لب جانبخش تو یافت	کابجوان نه زبان نمک است

۵۱	لغت وصفت احمد و دار الایمان گفت محمود که جان نمک است	۲

بابر جنگ آن بهار گلستان سلطنت	زیبا گلشن چو در چمن آرزو شگفت

محمود خواست سال ولادت سروش غیب خورشید اوج جاه جلال آمده بگفت ۱۲۵۹ھ	

۱	ردیف الثاء المثلثه	۹

بقید دل بود آن زلف پرشکن باعث	که هست بستن دیوانه را رسن باعث
دلم بزلف تو رست از چه ذقن که بود	نجات غرقهٔ گرداب را رسن باعث
برد نسیم چو بوی ز زلف پرچینش	شود بغارت صد نافهٔ ختن باعث
بپایمالی سرو چمن بود ای باد	طراز قامت موزون یار من باعث
شوم چگونه نگهبان که گشت آن خط سبز	بغرق یوسف دل در چه ذقن باعث
رها ز قید اسیری شدی دل ار نه بدی	کمند حلقهٔ آن زلف پرشکن باعث
چرا گرستی همچو شبنم ار نشدی	فراق غنچهٔ آن لعل خنده زن باعث
صفای چهرهٔ آن لاله سمن برشد	پی افسردگی برگ نسترن باعث

۲	خیال لعل لب نوش خند او محمود مراست از پی شیرینی دهن باعث	۷

مراست جامهٔ عشقت بزیب تن باعث	که در نمود حباب است پیرهن باعث
خیال آن قد و رخسار و زلف گشته مرا	بمنع سیر گل و سرو و یاسمن باعث
ز بهر غارت نقد دل و متاع خرد	شد آن دو نرگس فتان سحر فن باعث
بسوز این دل پروانه وش علاجی نیست	که هست شعلهٔ آن شمع انجمن باعث
اگر چو فاخته نالم عجب مدار ای دل	که گشت جلوهٔ آن سرو سیمتن باعث
بکوی او نه بدی تاب رفتنم هرگز	اگر نبود مرا اشک قطره زن باعث

	اگر بسوی دهان تو یافت ره محمود عجب مدار که گشتش ترا سخن باعث	

ردیف الجیم

۱ — ۷

تلخ کام غم آن شکر لب را چه علاج — غیر خوردن دل خواهان رطب را چه علاج
خواستم با کشمش تنگ در آغوش ولے — بیم آزردگی و پاس ادب را چه علاج
گرچه ای خضر کند زنده ز تو آب حیات — لیک دل مردهٔ آن حسرت لب را چه علاج
عقد مستان بهم و ساز صبوحی در پیش — غیر تن دادن خم دختر عنب را چه علاج
روزگارے بمراد دل خود می کوشم — لیکن ای دل ستم غیر سبب را چه علاج
بے تو تسکین دل غمزده سازم همه روز — لیک بی تابی و بے خوابی شب را چه علاج

۲ — ۷

گرچه با درد و غم هجر تو سازد محمود
لیکن این جان و دل وصل طلب را چه علاج

مریض عشق ترا غیر ترک جان چه علاج — جز آنکه دیده فرو بندد از جهان چه علاج
بچاره سازی درد دل ای طبیب مرا — بجز ازان لب لعل شکر فشان چه علاج
جز آنکه بر سر کوے تو پایمال شود — برائے چارهٔ این جسم ناتوان چه علاج
اگرچه درد تو در دل نهان توان کردن — ولے چو اشک روان میکند عیان چه علاج
ولے که گشته نزار از غم فراق او را — بغیر وصل تو اے ماه مهربان چه علاج
ز قید چاه شد آزاد گرچه یوسف لیک — برائے رستنش از بند کاروان چه علاج

اگرچه کشتن محمود نیست در دل او
ولے چو تیغ کشد بهر امتحان چه علاج

ردیف الحاء مهمله

۱/۹

عجب ز ذکر مدینه که شد بیان صبح — گر آنجا هست ز نورش مرا نشان صبح
ز نور او بیقین وان بسے منور است — تمامی جاے و حرم مسجد و مکان صبح
ز چهره های خدامان بارگاه رسول — نماید آن که چه چند نور در زمان صبح
شد است خلق ز نورش و او ز نور خدا — برای دیدهٔ بینا همین عیان صبح
بپیش گنبد خضرا عجیب لطف شده — که از بهار جنان و ز روشنان صبح
چو جلوه گر شده دین محمدی بجهان — ز استعانت و رشدش نشد زیان صبح
صبح اگرچه بهر یک جا صبح دیده ام — ولے چو صبح مدینه ندید شان صبح
خداے پاک ز هند خادم مدینه کند — مرا که گشته ز روز ازل رهان صبح

۲ — ۱۴

چو از عطاے فقیرے بذکر دل محمود
بیافت فیض صبح گشت هم اذان صبح

دار دلبر قدوم رسالتمآب روح — تا داخل بهشت شود بے حساب روح
گردید چون تصور عرق مبارکش — از خود شده نفور ز بوے گلاب روح
در اشتیاق سلسلهٔ زلف عنبرین — سنبل سان میخوار که بسے پیچ و تاب روح
بخشد شرف ز خاک در او خداے پاک — گردد ز سرفرازی دین کامیاب روح
تعویذ نقش نعل نبی بر سر دل است — بهتر بگوے در قبر خود جواب روح
در نار عشق او که نسوزد کسے دلش — سازد خدا از آتش دوزخ کباب روح
بیماکسیکه بر در باب سلام سود — زین کار خیر گشت حصول ثواب روح
چون دل وظیفه کرد ز اسماے پاک او — حاصل شده صفائی و ذوق و شباب روح
هرکس بروے خاک در او که رو نکرد — بیشک شود ز خاک مذلت خراب روح

صبر و سکون زعشق او ہرگز ندیدہ ام — کاندر تنم شداست بمثلِ دولاب روح
بالیدر وسیکہ بد ہلیسزا او زدل — چون ماہ چاردہ شود و آفتاب روح
خوشبو تر از عبیر و زعنبر و مشک ہم — گردد چو پایمال شہِ بوتراب روح
ایدل چہ چیز بہر فدا یش جواہرات — بل جان فدا کنیم و چشمِ پر آب روح

۳ — درمراتِ دلم چو نمایانست مرشدم
محمود گو کہ باشد این راہ صواب روح — ۷

یا الٰہی تو کرادے شہ ابرار کی مدح — ہے میرے دلکی ضیا احمد مختار کی مدح
روئے احمد کو بشارہ سے ہی دیکھے مداح — آئینہ رویتِ رب ہی میرے سرِ دار کی مدح
مژہ چشم کو اپنے مین کرون رشک قمر — کہ میر انورِ بصر سید اسرار کی مدح
مہِ کنعان کو بھی چاہ اوسکی ہے عزیز — مصدر مصرِ حسن ہے شہِ انصار کی مدح
رتبۂ تاب کو مداح مدینہ پہونچے — مرات نور ہوی بلدۂ اخیار کی مدح
مہر تھرا رہا ہے دیکھہ کے رخ احمد کا — مطلع نور نہو کیون شہ احرار کی مدح

۴ — دل محمود کو ہے داغ غلامی چون ماہ
سورۂ نور کی تفسیر ہے اوس یار کی مدح — ۷

صلوٰۃ یار و بدل تم پڑہو مساو صباح — کہ تم پہ رحمت حق ہو ویگی مساو صباح
درود پڑہنے کا بدلہ زصدق دل سنئے — ق — اگر نبی پہ رہو پڑہتے تم مساو صباح
خدا و جملہ فرشتے پڑہینگے تم پہ درو — تو بیشمار پڑہو مومنو مساو صباح
گر ایکدفعہ پڑہیگا کوئی بصدقِ دل — دس اوسپہ رحمتین حق کی سنو مساو صباح
فرشتے رب کے پڑہین سو درود اوس کے — پڑیگا دس دفعہ اوپر جو کوئی مساو صباح

دعا قبول نہو کیون درود پڑہنے سے — درود پڑہنے وضو کو کرو مساو صباح

۵ — شفیع تیرے ہون محمود مالکِ دو جہان
بیادِ معصیت اپنے تو رو مساو صباح — ۷

ہوتی مدینہ مین ہی اذان کی صدائے صبح — عاشق کا دل تڑپتا ہے پس از صلائے صبح
ستر ہزار آئے فرشتے وہان ہین روز — اتنے ہی شام کیون نہو وانکی جلائے صبح
کھلتے ہین غنچہ ہائے دل عاصیان وہان — باغ جنان سے جب چلی بادِ صبائے صبح
وانکی صبح کا حال کسی پر کھلا نہین — دنیا کی مول سے بھی ہے بڑہکر بہائے صبح
اللہ مجکو طیبہ مین پہونچائے جو اگر — جان و جگر و جسم بھی کر دون فدائے صبح
اکثر بزرگ دلکی تجلی کو پائے ہین — جاکر مدینہ جب ملے ہین با ضیائے صبح

محمود کو ازل سے ہے طیبہ کی آرزو
مرگا نسے جاکے وہانکی صبح دیکھہ آئے صبح

۱ — ردیف الخاء معجمہ — ۱۱

چنانکہ گشتہ بگل صحنِ باغ و لبستان سرخ — شداست از مے گلنار روی جانان سرخ
ہمین ز دیدۂ پر خون نشد گریبان سرخ — کہ شد برنگِ گلستان تمام دامان سرخ
برائے کشتن پروانہ غیر شعلہ و شمع — کسے ندید خدنگِ سفید و پیکان سرخ
زبسکہ خونِ شہیدِ تو جوشد از دلِ خاک — زمین کو یتو گردیدہ چون گلستان سرخ
بجیبِ شاخ فرو بردہ غنچہ سر از شرم — چو دید فندقِ انگشت گلعذاران سرخ
کدام آبلہ پا پا نہادہ بر سرِ خار — کہ ہمچو صحن گلستان شدہ بیابان سرخ

نخوانِ این دلِ پرخون مگر که شد مهمان	که هست لعلِ لبِ یار تا زنخدان سرخ
بیادِ دستِ نگارین زدیدهٔ خونباز	شد است هر مژه ام همچو شاخِ مرجان سرخ
زبسکه جوش زند خونِ این دلِ مجروح	تنور دیده ام اکنون نمود طوفان سرخ
شهیدِ خالِ لبِ لعلِ او هر آنکه شود	زخاکِ مرقدِ او میدمد هزاران سرخ

۲	بیادِ آن لبِ یاقوت سان بود محمود مدام قطرهٔ اشکم چو لعلِ غلطان سرخ	۹

نقاب نیست برخسارِ مه جبینان سرخ	که کرده عکسِ شفق روی مهرِ تابان سرخ
زرشکِ لعلِ تو اش خون چنان زدل جوشید	که لعل شد بدلِ معدنِ بدخشان سرخ
زشوقِ تیغِ تو از بسکه میزند خون جوش	شد است سنگِ سرِ تربتِ شهیدان سرخ
ثنای لعلِ لبش گر رقم کنم گردد	زبانِ خامهٔ من همچو شاخِ مرجان سرخ
بعشقِ لاله عذاران زچشمِ خونبارم	برنگِ گل شده یکدست جیب و دامان سرخ
مگر که مایلِ سبزانِ هند گشته دلم	که هست چون جگرِ هندوانه پنهان سرخ
کجا شود بتو خونِ من ای صنم اثبات	زخون اگرچه ترا گشته تیغِ بران سرخ
بنوش باده که از بهرِ نقلِ مجلسِ تو	دلِ برشته کنم چون کبابِ بریان سرخ

۳	زپرتوِ صفتِ لعلِ او رخِ محمود بود بمحفلِ رنگینِ نکته سنجان سرخ	۷

منه بکعبهٔ کوی کسی قدم گستاخ	که بی ادب نتوان رفت در حرم گستاخ
مزن بفکرِ میان و دهانش دم گستاخ	که پای کس ننهد در رهِ عدم گستاخ
زبان بریده شود از سرِ سیه کاری	زراز حرف نزد هر که چون قلم گستاخ

کلیدِ فتحِ شهان در کفِ گدایانست	مباش غره تو برلشکر و حشم گستاخ
متاعِ دهر قلیل است خود اگر بینی	مشو تو بیهده بر کثرتِ درم گستاخ
نوشته کاتبِ تقدیر سرنوشتِ ازل	دران تو دم مزن اکنون ببیش و کم گستاخ

۴	نبود پیشِ تو محمود را مجالِ سخن مگر تو ساختی از غایتِ کرم گستاخ	۵

گلِ حمرا نہیں آنحضرتِ موسی ہے وہ رخ	آتشِ مشتعلِ طور کا شعلہ ہے وہ رخ
کون کہتا ہے تہِ زلفِ چلیپا ہے وہ رخ	شاخِ سنبل کے تلے لالۂ حمرا ہے وہ رخ
چاہِ زمزم ہے زنخدان حجر الاسود خال	کعبۂ محترمِ عاشقِ شیدا ہے وہ رخ
موج ہے چینِ جبین زلف کا حلقہ ہے بھنور	ذورقِ دل کے ڈبا دینے کو دریا ہے وہ رخ

	بس ہے محمود تجھے پائے محمد ملجا سرِ حق پانے کو آئینہ مصفا ہے وہ رخ	

۱	ردیف الدال المهمله	۱۱

وه که صیاد مرا اینقدر امداد نکرد	که شد ایامِ گل و از قفس آزاد نکرد
دلِ ویران مرا لطفِ تو آباد نکرد	جانِ غمگینِ مرا پرسشِ تو شاد نکرد
عمرها شد که من از تشنه لبی می میرم	وه که سیرابم ازان خنجرِ بیداد نکرد
گرچه ظلمِ تو زحد رفت بحالِ منِ زار	گاهی از جورِ تو دل ناله و فریاد نکرد
به پیامی که در و بوسه بود خورسندم	آه از بوسه به پیغام مرا شاد نکرد
توئی آن سروِ سهی قد که به هنگامِ خرام	همسری با قدِ رعنائی تو شمشاد نکرد

انچنان ناوک مژگان توام رخنه بدل	کرد باالله که گهی نشتر فولاد نکرد
سرمه سا بود مگر نرگس آن سخت کمان	خورد صد تیر نگه این دل و فریاد نکرد
در ره عشق تو ای دلبر شیرین حرکات	همسری با من دل باخته فرهاد نکرد
مردم دیده توئی خانه بر انداز سرشک	که باولاد کسی غیر تو بیداد نکرد

٢	راه محمود سوی کعبه مقصود نیافت آنکه او قصد سفر جانب بغداد نکرد	٩

بر تو ایمل گذر قائل اگر دیر افتاد	مصلحت بود که قتل تو بتاخیر افتاد
پیش آئینهٔ رویتو ز حیرت بی نطق	طوطی خط تو چون صورت تصویر افتاد
چون پریشانی دیوانه گیسوی تو دید	پیچ و تاب از غم او در دل زنجیر افتاد
بهر قتل من دل باخته جانا ز ازل	خم ابروی تو بر صورت شمشیر افتاد
چشم تاثیر ز آه سحری دارم باز	بی اثر گرچه مرا نالهٔ شبگیر افتاد
مصحف حسن بود روی نکویتو مگر	گرد او خط سیه صورت تفسیر افتاد
کرد بر خاک ره آخر وطن ای سخت کمان	دور هر کس که ز آغوش تو چون تیر افتاد
در دل از ناوک جانسوز شدش رخنه هزار	هر نگاهی که ترا جانب نخچیر افتاد

٣	در سخن بر فلک نظم چو شمشیر هلال خامه سرکش محمود جهانگیر افتاد	٩

گر بهم آن دو سلسلهٔ پر خم اوفتد	از غم هزار سلسلهٔ دل بهم اوفتد
باشد بیاد گوهر گوش بتان مرا	هر قطرهٔ که از مژهٔ پر نم اوفتد
حقد عرق تراست بر آن لاله گون عذار	مانند آنکه بر گل تر شبنم اوفتد

بار لیست از غمت بدل من اگر بهم	بر دوش کوه خاره پی نقش خم اوفتد
آئینه را ببین که نخواهم ز روی رشک	بر صورت تو دیدهٔ نامحرم اوفتد
شیرین لبان ز عشق چو فرهاد جان دهند	گر شور لعل نوش تو در عالم اوفتد
هر کسکه از لب تو چشد شربت حیات	بنیاد عمر او چو خضر محکم اوفتد
شور لیست در دل من از آن نازنین غزال	کز وحشتش بخیل غزالان رم اوفتد

۴	بیند اگر مسیح لب روح بخش او محمود از هجوم الم در غم اوفتد	٩

همدوش با قد تو صنوبر نمیشود	همرنگ با رخت گل احمر نمیشود
آن ماه طلعتی که اگر بر کشی نقاب	خورشید با رخ تو برابر نمیشود
دلداده عاشقی که بود تشنه کام وصل	سیراب او ز چشمهٔ کوثر نمیشود
با نکهت عبیر خطت از شمیم مشک	هرگز مرا مشام معطر نمیشود
بر روی تست خال سیه گرچه گفته اند	با آفتاب سازش عنبر نمیشود
قایم به پیش شعلهٔ حسن تو هیچگاه	سیماب وار این دل مضطر نمیشود
نازم که طرفه جنبش مژگان او کند	کاری که هرگز از دم خنجر نمیشود
از خاک کشتگان غم انتظار او	پیدا گلی بجز گل عبهر نمیشود

۵	محمود خار فرقت آن گل مرا بدل دارد چنان خلش که ز نشتر نمیشود	٩

از چمن گر بت من مست و خرامان گذرد	سرو از پای فتد فاخته از جان گذرد
صبحدم گر بچمن آن گل خندان گذرد	بلبل از گل گذرد و گل ز گلستان گذرد

بهر آشوب دلم سلسله جنبان گردد — گر صبا در خم آن زلف پریشان گذرد

مرغ دل بال کشاید ز سر شوق مرا — ناوک ناز تو از سینه چو پران گذرد

دل گرفتم گذرد از سر زلفش سالم — لیک چون از سر آن چاه زنخدان گذرد

روزی ار جلوه کند طلعت آن مه ز فلک — آفتاب فلکی سر بگریبان گذرد

رخ و زلف تو اگر شیخ و برهمن بینند — این ز کفر خود و آن از سر ایمان گذرد

روش عشق بیاموز ز پروانه و شمع — کین ز سر سوزد و آن در دل شعله از جان گذرد

٦ — همچو پروانه بسودای تو سازد محمود — شمع سان گر بسرش آتش سوزان گذرد — ٩

دل را برای منزل جانانه ساختند — کز بهر گنج جای به ویرانه ساختند

بهر شراب منت ساقی چرا برم — چون چشم یار صورت پیمانه ساختند

مرغ دلم اسیر نگردد چرا ز شوق — دام از خط و ز خال لبت دانه ساختند

دل را چو شد سواد خط سبز نوخطان — پامال همچو سبزه بیگانه ساختند

شد جمع ساز و برگ پریشانی دلم — تا بهر زلف دلبر من شانه ساختند

از خوی خوبتان بدلم سوختند داغ — روشن چراغ کعبه به بتخانه ساختند

از آتش جمال گل و شعلهای شمع — داغی برای بلبل و پروانه ساختند

کردند حلقه حلقه پری طلعتان چو زلف — زنجیر بهر این دل دیوانه ساختند

٧ — محمود از دو ساغر پر باده کار ما — رندان به یمن همت مردانه ساختند — ٧

دل را خیال زلف تو دیوانه میکند — آئینه را رخ تو پریخانه میکند

نبود چرا القصور چشمش بچشم من — دوری چگونه باده ز پیمانه میکند

گر کرده است جا بدل من عجب مدار — گنج است و گنج جای به ویرانه میکند

بر تاب شمع عارضت ای ماه آفتاب — خود را فدا بعادت پروانه میکند

از شور میرود دل آشفته ام ز جای — مشاطه چون بطرهٔ او شانه میکند

پیراهنی که بینیم از خاک کوی اوست — بر جسم کار خلعت شاهانه میکند

٨ — محمود خامهٔ تو بود مخزنی گزو — هر نقطه کار گوهر یکدانه میکند — ١١

در چمن آن گل نورسته اگر می آید — غنچه در جیب خود انداخته سر می آید

پیش این چشم گهربار اگر می آید — ابر نیسان ز خجالت همه تر می آید

نقش سحر بیست ز افسون سر کلک ازل — هر چه نیرنگ ز حسنت بنظر می آید

بر سر سرو شود شور قیامت برپا — گر امروز بانداز دگر می آید

ناوک ناز تو نازم که جهد چون ز کمان — سینه بشگافته و تا بجگر می آید

گوئی عنقاست که گردیده اسیر قفسم — در دل چاک چو یادت ز کمر می آید

پرده بر ماه رخ افگن تو که بینم خورشید — در نظر واله و آشفته نظر می آید

جان بیتاب بلب آمده استاد امروز — آن بت عهد فراموش اگر می آید

بر رو دیدهٔ ترا از دل و جان مشتاق — اشک در آمدنش بهر خبر می آید

چون نظر بر خطت افتاد نمی آید باز — خط مگر دام پی مرغ نظر می آید

عجب ای مه که نیایی بکنار محمود — هاله را بین که هم آغوش قمر می آید

۹/۷

ناوکِ نازِ تو بر سینه اگر می آید / برش از شوقِ دلِ خسته سپر می آید

آن پری می پرواز تابِ تصورِ رخش / کے مرا باز بآغوشش نظر می آید

نیست آغاز بگردِ لبِ او خطِ سیاه / لشکرِ مور سوے تنگِ شکر می آید

چشم بادام و ذقن سیب و انارش پستان / وین عجب بین توکه از سرو ثمر می آید

دل چرا دید ترا چشم و لبِ میل نکرد / مست را تلخ بکام ار نه شکر می آید

خنجر اندر کمرت هست نشانے زمیان / ورنه کے موے میانت بنظر می آید

۱۰ | در وطن رنگ بهانیست بردای محمود / آبرو چون گهر از گردِ سفر می آید | ے

خط چو گرد رخِ نیکوے تو بر می آید / هاله گوئی که براطرافِ قمر می آید

همرهِ اشک برون لختِ جگر می آید / باهم از بطنِ صدف لعل و گهر می آید

از عرق روے ترا آبِ دگر می آید / که ز شبنم رخِ گل تازه و تر می آید

کشتهٔ فندقِ انگشتِ ترا بین که برون / جای شاخِ گلش از خاک شرر می آید

اینکه پروانه دم از عشقِ تو اکثر میزد / قطعه زود مِ سوختن آوازِ دگر می آید

مشنواے شمع که دلسوختگان را هرگز / نے غمِ پاے و نه اندیشهٔ سر می آید

۱۱ | با خیالِ لب و دندانِ نگارین محمود / نقطهٔ رشحهٔ کلکت چو گهر می آید | ے

هر سطرِ موجه که بعُمان نوشته اند / در ماجراے دیدهٔ گریان نوشته اند

خط نیست آنکه بر رخِ جانان نوشته اند / تفسیر بر حواشیِ قران نوشته اند

هرجا که شکلِ چاهِ زنخدان نوشته اند / دل را اسیر چون مهِ کنعان نوشته اند

چاک جگر کجا و کجا سوزن مسیح / کاین بخیه را بسوزنِ مژگان نوشته اند

شد خضرِ خط باین دلِ لب تشنه راهبر / تا لعلِ او که چشمهٔ حیوان نوشته اند

هرگز ز سیرِ لاله و گل نشگفد دلم / کاین عقده را بناخنِ پیکان نوشته اند

۱۲ | محمود بوسهٔ رخِ آن گل غدار را / گویا نصیب زلفِ پریشان نوشته اند | ے

آنانکه وصفِ آن رخِ زیبا نوشته اند / دل را بشکلِ آئینه حیران نوشته اند

گر نالهٔ بهر بلبلِ نالان نوشته اند / گل را بشکلِ چاکِ گریبان نوشته اند

ذکرِ رخِ مخططِ او میکنم مرا / کاندر ازل که حافظِ قران نوشته اند

سوے ذقن چسان نرود این دلِ عزیز / کز بهرِ یوسف این چهِ کنعان نوشته اند

یک بوسه ام نداد و خط آغاز گشت حیف / تنگِ شکر بقسمتِ موران نوشته اند

بر خاکِ کشتهٔ خطِ او سبزه نیست کین / بر لوحِ تربتش خطِ ریحان نوشته اند

۱۳ | محمود راست کوچهٔ جانانه سرنوشت / مجنون بقسمتِ تو بیابان نوشته اند | ۱۱

هرجا که وصفِ آن رخِ زیبا نوشته اند / خورشید را بصورتِ حربا نوشته اند

روے ترا چو لالهٔ حمرا نوشته اند / چشمِ ترا چو نرگسِ شهلا نوشته اند

نیلوفری ز چشمهٔ خورشید رسته یا / خالِ سیاه را چو سویدا نوشته اند

خورشید را کجا بود ایماه من فروغ / پیشِ رخت که چون یدِ بیضا نوشته اند

پیچان بخویش چون نشوم کز ازل مرا / در بندِ آن دو زلفِ چلیپا نوشته اند

بیمارِ عشقم و نبود دور اگر مرا / درمان از آن دو لعلِ شکرخا نوشته اند

خالِ سیاه نیست بر رخسارِ روشنت — والشمس را بترجمه یکجا نوشته اند
دیدم کتابِ حسنِ بتان را ورق ورق — روی ترا بصفحه چو طغرا نوشته اند
گوهر چسان مقابلِ دندانِ او شود — کاین عقد را نظیر ثریا نوشته اند
کے سر کشم ز حکمِ تو کاندر ازل مرا — از کاکلِ تو سلسله بر پا نوشته اند

۱۴	محمود شاہ کشورِ سوزِ وحشتم حکمِ مرا بصفحۂ صحرا نوشته اند	۹

آنانکه وصفِ لعلِ شکرخا نوشته اند — خط را بشکلِ طوطیِ گویا نوشته اند
وصفِ خطت ز عنبرِ سارا نوشته اند — یا از سیاهیِ شبِ یلدا نوشته اند
اگر نشد ز سترِ دهانِ تو هیچکس — هر جا نوشته اند با میما نوشته اند
جز بوسه نیست این دلِ بیمار را علاج — کاین نسخه ایست جمله اطبا نوشته اند
بے لبت پر ز خونِ جگر شیشۂ دلم — آرے نصیبم این مے و مینا نوشته اند
زین گریۂ عیان و ازان خندۂ نهان — چشمِ من و تو ساغر و مینا نوشته اند
گر لطف زندگی است بیار است اے خضر — جبرا رم از لبانِ تو تنها نوشته اند
سازم چه موشگافیِ وصفِ میانِ او — معدوم همچو صورتِ عنقا نوشته اند

۱۵	محمود خود بواسطۂ گوهرِ سخن طبعِ مرا نمونۂ دریا نوشته اند	۹

گر کسے طالبِ دیدارِ بتان خواهد بود — چون منِ دل شده چشمش نگران خواهد بود
بہ بهارِ گلِ رخسارِ خود اے شوخ مناز — کاین چمن رهگذرِ بادِ خزان خواهد بود
کس ز اسرارِ میانت نه دهد هیچ خبر — تا قیامت اگر این سرِ نهان خواهد بود

از سرِ زیستنِ خویشتن اے جانِ جهان — ما گذشتیم اگر بر تو گران خواهد بود
هر مزاری که برورسته ہمن جای گیاه — کشتۂ خطِ تو اے شوخ همان خواهد بود
هر که در دل سرِ افغان بپرے میدارد — کار او شام و سحر شور و فغان خواهد بود
چه عجب گر گلِ مهتاب ز خاکش روید — آنکه پامالِ رهِ ماه رخان خواهد بود
سود حاصل نتوان کرد دلا جز بزیان — نقدِ هر فایده در جیبِ زیان خواهد بود

۱۶	گشت محمود سرشتم زچه از لای شراب گر نه خاکم همه از کوے مغان خواهد بود	۹

آنرا که دل بیادِ تو جانا قرین بود — از خورمیِ مخلّدِ خلدِ برین بود
آواز بر نیاید ازان کشته کو شهید — از چشمِ دلبرے که دلا سرمه گین بود
اندر خیالِ لعلِ تو از چشم خون چکان — همرنگِ گلِ مرا اشکِ آستین بود
نام آورم ز گوشه گزینیِ خود ازان — پیوسته در مکان قدمم چون نگین بود
بخرامِ خوش که چهره و چشمِ فتادگان — در رهگذارِ نازِ تو فرشِ زمین بود
وصلم همین نه از لبِ لعلِ تو آرزوست — صد آرزوے تازه بجان خرمن بود
قطعه
کامل کند جلاے وطن ایدل اختیار — داند هر آنکه کشِ خردِ دوربین بود
تا صورتِ کمال پذیرفت در محیط — دورے ز بحر لازمِ دُرِّ ثمین بود

۱۷	محمود سینه پرورِ دوش در کنارِ جان از بسکه تیرِ غمزۂ او دلنشین بود	۱۱

آنرا که بخت یاور و طالع قرین بود — دایم قرینِ وصلِ تو اے نازنین بود
آنرا که بوسۂ لبِ لعلت میسر است — کے دیگرش خیالِ گل و انگبین بود

گر شوقِ وصلِ ابروے آن ماه نیست چون
خمیازه کش هلال بچرخ برین بود

ناکامی از رخِ تو مرا جای شکوه نیست
کاین بر ویدادم آه زخطِ آجبین بود

میسوخت شمعِ محفل و میگفت و میگریست
کاوّل قدم بجادهٔ الفت همین بود

غیر از جفا طلب مکن از منعمانِ دهر
کازار خاصهٔ مگسِ انگبین بود

از خاک لاله داغ بدل سر کشد هنوز
یارب چه سوزِ عشق بزیرِ زمین بود

ویران دلیکه نیست در و عشق را وطن
عز و شرف براے مکان از مکین بود

گر منفعل ز نوشِ لبِ لعلِ یار نیست
آبحیات بهر چه ظلمت گزین بود

دلها ز حرص دانه بدام تو اوفتند
با طرهٔ تو خالِ سیه تا قرین بود

۱۸ محمود بے وصالِ رخِ آن صنم مرا
در هجر هر نفس نفسِ واپسین بود ۱۱

خیالِ روی تو از دل بدر نخواهم کرد
بمهر و ماه ازین پس نظر نخواهم کرد

اگر ز دیدنِ کونین دیده بر دوزم
مگر ز روی تو قطعِ نظر نخواهم کرد

بغیرِ لعلِ تو ز آبحیات همچو خضر
بهجر زندگیِ خود بسر نخواهم کرد

بسانِ نقشِ قدم زیرِ پاے تست وطن
زخاکِ کوے تو عزمِ سفر نخواهم کرد

خوشم به تنگدلی در شگفتنِ خاطر
چو غنچه تکیه بباد سحر نخواهم کرد

زدست برد صبا فارغم ز دست تهی
برنگِ گل هوسِ مشتِ زر نخواهم کرد

مرا بس است لبِ خشک و دیدهٔ ترِ من
خیالِ سلطنتِ بحر و بر نخواهم کرد

بجاے اشک چو خونِ جگر ز دیده رود
نظر بمعدنِ لعل و گهر نخواهم کرد

سواے سوزنِ مژگان و تارِ زلفِ کسے
منم که بخیه بچاکِ جگر نخواهم کرد

گرم چو شمع بسوزد فراقِ سرتاپا
هواے وصلِ تو از دل بدر نخواهم کرد

۱۹ مرا که بر لبِ او هست چشمِ دل محمود
خیالِ دیدنِ گلبرگِ تر نخواهم کرد ۱۱

دلم کجا هوسِ ذوقِ انگبین دارد
که شوقِ بوسهٔ آن لعلِ شکرین دارد

از آن دلم طلبد نکهتِ گلستان را
که بوے زلفِ تو در دیده یاسمین دارد

برنگِ نقشِ قدم رهنماے عالم شد
سرِ نیاز هر آنکسکه بر زمین دارد

بهاے بوسهٔ لعلت ز لختِ دل چشمم
هزار لعلِ بدخشان در آستین دارد

شبِ وصال بمه واد عیش و خفته مباش
که چرخ فتنهٔ بیدار در کمین دارد

اگرچه سرو زند لافِ دلبرے لیکن
کجا نزاکتِ آن قدِ دلنشین دارد

کشوده طرهٔ عنبر فشانت شانه مگر
سرِ خرابیِ ملکِ تتار و چین دارد

اگرچه بر جگرے دست خود نیالائی
کند چه خسته دلِ بینوا همین دارد

چه حالِ عاشقِ دل خسته بازمی پرسی
تنِ نزار و دلِ خسته و غمین دارد

زهے جمال که حسنش ز خرمنِ خوبی
چو ماه چاردهم بسکه خوشه چین دارد

۲۰ سیاه روے جهان است آن کس ای محمود
که جا بگوشهٔ بے نام چون کمین دارد ۱۱

بگوی آن دلارامی دل شیدا وطن دارد
که چون یوسف هزاران تشنه چاهِ ذقن دارد

کے اندر هالهٔ آغوشِ من آن ماه رو گنجد
که اندر گردنِ خورشید زلفِ او رسن دارد

کسے کاشفتهٔ آن طرّه و رخسار و قد باشد
چه پرواے تماشاے گل و سرو و سمن دارد

بشوقِ بوسهٔ لعلِ می آلودِ تو ای ساقی
دلم چون جامِ مے سرتاپا شکلِ دهن دارد

چو یوسف بود در چاه زنخدان گرچه دل اما
کشید از چاه و در زندان زلف پرشکن دارد

زخاک مقدمش عطر کفن خواهد بعد حسرت
شهید ناز او کز دامن صحرا کفن دارد

دلا خال سیه نبود بزیر گوشهٔ چشمش
غزال شیرگیرش نافهٔ مشک ختن دارد

رقیب دیوسیرت بوسه از لعلش گرفت آرے
فلک چون خاتم جم را نصیب اهرمن دارد

سراز دامن دل میکشد نظارهٔ گلشن
که جیب جامهٔ گل صورت آن پیرهن دارد

چو دامان شفق نبود تعجب گر بود رنگین
که بر گردن لب لعل تو خون صد چو من دارد

۲۱	بجست و جوئ تو محمود ای چشم و چراغ دل بشکل مردم دیده سفر اندر وطن دارد	۱۱

زطعن خلق دل مبتلا چه غم دارد
قتیل عشق ز تیغ جفا چه غم دارد

زظلم دوست دل زار ما چه غم دارد
چراغ مرده ز جور صبا چه غم دارد

جو کوهکن بسرم گرچه کوه غم افتاد
ولیک آن بت شیرین ادا چه غم دارد

دل فسردهٔ من شکل غنچهٔ تصویر
نگردد ار ز دم صبح وا چه غم دارد

هر آن کسیکه ز دست غم تو شد پامال
برنگ نقش قدم از فنا چه غم دارد

کسیکه سایهٔ دیوار تست بر سر او
ز نارسائی ظل هما چه غم دارد

اگرچه گشت بدرد غم تو دل بیمار
چو هست در لب لعلت شفا چه غم دارد

کسیکه از لب لعل تو خورد شربت نوش
ز سم افعی زلف دوتا چه غم دارد

اگرچه ز آتش غم سوختم چو پروانه
چو شمع آن بت ناآشنا چه غم دارد

شکسته دل کندم دور چرخ بی پروا
ز خال دانه بگو آسیا چه غم دارد

	ز خصم گر به صفت در زمانه ای محمود	

۲۲	غلام حضرت شیر خدا چه غم دارد	۹

مرا ز لعل تو امید کامیابی بود
فغان که چشم تو ام بر سر خرابی بود

شفا ز بوس لبت یافت دل بیمار
که در اثر همه گلقند آفتابی بود

نوشته ترجمه دیدم بگرد سورهٔ نور
خط سیه که بر آن چهره کتابی بود

هلال عید ز بی جوهری نشد ظاهر
که تاب ابروی او تیغ انتخابی بود

مراد و مردمک دیده وه ز سیل سرشک
بیاد چشم تو چون مردمان آبی بود

سپرد جان ز فراق تو ناامید دلے
که از وصال تو اش چشم کامیابی بود

ندانم اینکه برآمد ز پرده شیدا وار
ز شور نشهٔ می یا ز بی حجابی بود

امام شهر که میکرد منع می دیدم
بکوی میکده سجاده اش شرابی بود

۲۳	هر آن ستم که بمن رفت زان صنم محمود اگر حساب نمائی ز بیحجابی بود	۷

دل که آن سلسلهٔ زلف گرهگیر کشید
بود دیوانه کش این گونه بزنجیر کشید

گفتمش ابرویت ای ماه نماید چو هلال
چشم مستش بمن از عربده شمشیر کشید

روزے اندر دولت ای ماه نه بخشید اثر
بسکه در کوی تو دل نالهٔ شبگیر کشید

نکته بود ز لعل لب او هر چه خرد
گوهر وصف که در رشتهٔ تقریر کشید

گرم عیش است بیاران مگر امشب آن ماه
که چنین آمدنش تا بسحر دیر کشید

مرهمے بود بزخم جگر و جان فگار
از چه آن سخت کمان از دل من تیر کشید

	بنگر اے موی شگافی که ترا وصف میان کلک محمود چنین در خط تحریر کشید	

۲۴/۹ کجامست نگاهش اسیر میخانه میباشد — گر اشک و دیده عاشق رای و پیمانه میباشد

نه در دل خاکساران را سر کاشانه میباشد — نه در سر چون صبا هرگز هوای خانه میباشد

برنگ بوی گل گرد سبکروحی کجا پابند — صبا گاهی بگلشن گاه در ویرانه میباشد

خطا باشد دل شوریده را سودای زلف او — که آن زنجیر در دست صبا و شانه میباشد

فغانم باعث آرام او گردد که میدانم — بگوشش نالهٔ شبگیر من افسانه میباشد

کدامی ماه رو شمع شبستان خیالم شد — که در سوزش زبانم چون پر پروانه میباشد

اگر پرسی فرار کشتگان خط سبز خود — بود جائیکه پیدا سبزهٔ بیگانه میباشد

خیال غیر اندر دل نماید کی مرا منزل — که آن خلوت سرا جای غم جانانه میباشد

۲۵	هر آنکس آشنای آن بت نا آشنا گردد چو محمودش دل از خلق جهان بیگانه میباشد	۹

تا که ز غمت این دل جان باخته نالد — وز هجر رخت جان بغم ساخته نالد

چون از غم سرو چمنی فاخته نالد — با یاد قدرت عاشق دل باخته نالد

گل با رخ خوب تو چو بلبل کند افغان — سرو از قد رعنای تو چون فاخته نالد

سازد چه اثر در دل آن پرفن عیار — زین گونه دل ساده که بیساخته نالد

تاثیر محبت نگر ای دوست که قاتل — چون تیغ پی کشتن من آخته نالد

از شرم دهانت بچمن غنچه چو بلبل — در جیب سر خویشتن انداخته نالد

سر کرده جدا از تن عاشق ز تجاهل — برگشته او باز چو نشناخته نالد

چون سیل بهجوم غم او خانهٔ دل را — یکباره برانداخته و تاخته نالد

	محمود ز سوز دل خود با رخ چون زر	

۲۶	در بوتهٔ هجران تو بگداخته نالد	۷

بجای اشک ز چشمم شرار لرزد و ریزد — شرارم از مژهٔ اشکبار لرزد و ریزد

عجب مدار که بعد از وفات خاک وجودم — بگرد دامن او چون غبار لرزد و ریزد

دلی که قطرهٔ خون بود بر دریچهٔ چشمم — برنگ اشک کنون ز انتظار لرزد و ریزد

چو شبنمی که ز روی گل از نسیم بهاری — عرق ز عارض آن گلعذار لرزد و ریزد

بغیر لعل تو ام لخت دل ز جنبش مژگان — چو گل پریست که از شاخسار لرزد و ریزد

دل مرا چه جگر چون ز بیم زهرهٔ شیران — به پیش آهوی چشم نگار لرزد و ریزد

۲۷	ببین ز دیدهٔ محمود کش ز غم دل مضطر بدامن از مژه سیماب وار لرزد و ریزد	۷

ناوک آن مژه صف شکن خونی آلود — رخنه ها کرده دلم را بتن خون آلود

کشتهٔ دست نگارین ترا ای قاتل — باید از تافتهٔ گل کفن خون آلود

سینه چون شد چمن از خون دل و لخت جگر — نالهٔ من شده سرو چمن خون آلود

نیم بسمل دل من بین که بخاک ره او — میطپید هر نفسی با بدن خون آلود

نیست از ناوک ناز تو اگر گل مجروح — از چه در بر بودش پیرهن خون آلود

در شکایت چه عجب گر چکدم خون ز سخن — بی لب لعل تو ام از دهن خون آلود

۲۸	بسکه در دل خلدم نشتر درد ای محمود می تراود ز لب من سخن خون آلود	۱۱

آرایش خط بر رخ یار است به بیند — وین آئینه پر نقش و نگار است به بیند

با سرو مکن نسبت آن قامت رعنا — کان بی بر و این پر بر و بار است به بیند

گل چهره و سوسن خط و بالاے چمان سرو / پا تا سر او رشک بهار است به بینید
بحر است مرا چشم و در و عنبر بحری / عکس خط مشگین نگار است به بینید
باریکی موے کمر نازک آن یار / یاران چو رگ جان نزار است به بینید
آن طفل سرشکے که مرا نور نظر بود / در دیده گهے گه بکنار است به بینید
در زلف سیه نیست نمایان رخ آن ماه / خرشید میان شب تار است به بینید
در ابر سیه نو نشود ظاهر و پیدا / از زلف سیه ابروی یار است به بینید
شیدای گل عارض آن سرو گلندام / چون بلبل شوریده هزار است به بینید
حق دار دا گر همه منصور شود دل / مژگان بتان صورت دار است به بینید

۲۹	از صحبت ناجنس چه نالد دل محمود گل را بچمن صحبت خار است به بینید	۷

هر صید که آن کشتهٔ پیکان تو گردد / شک نیست که شرمندهٔ احسان تو گردد
پسند تو اے چشمهٔ امید که محروم / دل تشنه لب از چاه زنخدان تو گردد
آویزهٔ گوش تو رسد گوهر پروین / خرشید سزد گوے گریبان تو گردد
دل با همه جمعیت اگر روے تو بیند / آشفته تر از زلف پریشان تو گردد
برگشته اد گر یکند بلبل گویا / آنکس که شهید گل خندان تو گردد
دل سینهٔ صد چاک سپر کرده که شاید / روزے هدف ناوک مژگان تو گردد

۳۰	چون فاخته بر سرو دل عاشق محمود بر گرد سر سرو خرامان تو گردد	۹

کے گدائی کو یتو اختیار کند / که ناز بر همه شاهان تاجدار کند

اشاره کرده گرچه چشم تو لیک / بکار مست بگو کے دل اعتبار کند
دلم ربود بیک عشوه شوخی چشمش / غزال ببین که چسان شیر را شکار کند
ز ضعف نیست چو تاب سخن بصورت طفل / ز گریه درد نهان را دل آشکار کند
زیاده حسن رخ یار میشود از خط / که حسن آئینه ظاهر بلے غبار کند
چو رشحهٔ نکهت عنبر فشاند از دامن / صبا گذر چو از ان زلف مشکبار کند
بدهر مایهٔ دولت بود تهیدستی / بلے که صفر یکے را دو صد هزار کند
ز آسمان نبود مطلب دگر مارا / که جز بآن مه بے مهر همکنار کند

۳۱	بیان چو راست کنم بحسابیش محمود بدست چپ نتواند کسے شمار کند	۹

زین دل خسته خیال لب جانان نرود / تشنه را یاد ز سر چشمهٔ حیوان نرود
از پے چاره مبر منت عیسی که ترا / درد عشق است دلا تا نرود جان نرود
پا برون گرچه نهد دل ز سر کو یتو لیک / قدمے نیست که از خواهش پشیمان نرود
در جهان خاطر مجموع کسے راست نصیب / کش دل شیفته زان زلف پریشان نرود
فصل گل حیف که از ضعف چو تصویر مرا / اے جنون دست تمنا بگریبان نرود
همره ناوک دلبر مرو اے جان حزین / خانه بگذاشته کس از پے مهمان نرود
دل که خو کرده بجور تو و بیداد رقیب / مشکل اینست که از کو یتو آسان نرود
الفت شمع رخان رشتهٔ جانست ز دل / برسرم گرچه رود آتش سوزان نرود

	ببیند ار بلبل شیدا گل رخسار ترا همچو محمود زکویت بگلستان نرود	

۳۲/۹

آنکه خوبانِ جهان را رخِ زیبا بخشید
همچو آئینه مرا چشمِ تماشا بخشید

وانکه بخشید ازین گونه بگل حسن وجمال
صبر و طاقت بدلِ بلبلِ شیدا بخشید

وصفِ اعجازِ لبِ لعلِ پرافسونِ نگار
ورزبانم اثرِ نطقِ مسیحا بخشید

کے برم منتِ ساقی پے جامے که مرا
گردشِ چشمِ تو پیمانهٔ صهبا بخشید

یادِ موے کمرِ نازکِ آن یار مرا
قاف تا قافِ جهان شهرتِ عنقا بخشید

کے شود ماه مقابل بجمالش کز شوق
مهر را تابِ رخش حالتِ حربا بخشید

غمِ عشقِ تو بدل حوصله افزود بلے
بحبابے ز کرم وسعتِ دریا بخشید

نکتهٔ حسنِ تو تا فهم کند دل اورا
عشق از پرتوِ خود دیدهٔ بینا بخشید

۳۳	چه غم از دردِ دلِ خسته مرا اے محمود که طبیبم ز لبِ نوش مداوا بخشید	۹

چیست اشکم هر زمان از چشمِ پرنم میرود
وین عجب بین کز حبابی تا به یم میرود

میرود سیلِ عرق بر عارضِ آن گلعذار
یا روان بر صفحهٔ گل عقدِ شبنم میرود

پسته را از خندهاے بے نمک بشکند لب
هر کجا ذکرے ازان بادامِ توام میرود

با بتِ عیسی دمِ من کز لبان بخشد رطب
طعنها بر مریم و بر نخلِ مریم میرود

در فراقِ غنچهٔ لعلِ لبِ آن گل مرا
سیلِ خون از دیدهٔ پرنم دمادم میرود

این دلِ شوریده شد وابستهٔ زلفِ تو باز
ابلهے بنگر خود در کامِ اژدهم میرود

عاشقان را زخمِ معشوقت مرهم اے حبیب
وان دگر زخمیست کز تدبیرِ مرهم میرود

غیرِ من کز کوے آن بیدادگر رفتم غمین
هر کرا بینی تو زانجا شاد و خرم میرود

کیست اے محمود کارد تا مرا زان گل خبر

۳۴	بلکه آنجا بیشتر بادِ صبا کم میرود	۷

روشن بتانِ زیبا همه گرچه ناز باشد
ره و رسمِ عاشقان هم ز وفا نیاز باشد

بر سروِ من صنوبر چه کند خیالِ کوته
که طریقِ دلربائی نه بهرِ دراز باشد

دلِ من ز سیرِ چشمش شده آنچنان که گوئی
چو تذرو ناتوانی که بچنگِ باز باشد

چه عجب که دل نه بندد بجز شمهٔ نکویان
چو ترا بروے عاشق درِ عشوه باز باشد

سزدت ز خون طهارت که بکیشِ عشق اے دل
بر تیغ سر نهادن روشِ نماز باشد

بر غیر گفته گویا سخنے ز اهلِ خلوت
که زبانِ شمع بینم بدهانِ گاز باشد

۳۵	طلبِ وفا نشاید ز بتان بنو محمود بخدا جفا پسندد همه گر ایاز باشد	۱۱

چون ز شوقِ تو زبانم بدهان میگردد
شمع سان جملهٔ تنم صرفِ زبان میگردد

گر کنم شهدِ لبِ نوشِ تو ظاهر هر دم
قند را آب ز حسرت بدهان میگردد

چون یقین نیست ز لعلِ تو سخنها گویند
یک سخن گوی که زان رفعِ گمان میگردد

بوسهٔ لعلِ تو کز سودهٔ یاقوت به است
خوش دوائیست کزو پیر جوان میگردد

آبِ حیوان شود از شرم بظلمت پنهان
گردِ لعلش چو خطِ سبز عیان میگردد

چون شود اشک فشان دیدهٔ هجرِ آن ماه
سیل در رخسارهٔ خورشید روان میگردد

رشتهٔ جانِ من جبیر و پا با صد دل
چون کمر گردِ تو اے موے میان میگردد

رویدش سبزه صفتِ شمع ز خاک آنکه دلش
صرف در آتشِ سوداے بتان میگردد

در پے محملِ آن جانِ جهان این دلِ زار
چون جرس هر نفسم گرم فغان میگردد

اے جوان همتے از پیر طلب زانکه عیان
هنرِ تیر بتائیدِ کمان میگردد

۳۶	بلبلگاری سرِ منزلِ آن گل محمود روز و شب ہمچو صبا گردِ جہان میگردد	۱۱

چو دل شوریدہ زان زلفِ دوتا شد	اسیرِ حلقۂ دامِ بلا شد
زجا آوارہ صد دل گشت از باد	اگر یک عقدہ از زلفِ تو وا شد
مرا بیگانہ دل از مہر و عالم	بیادِ آن نگارِ آشنا شد
دل سرگشتہ در کویتو پامال	ز دستِ ضعف مثلِ نقشِ پا شد
توانا گشتہ ام از ناتوانی	کہ روے زرد قرصِ کہربا شد
طفیلِ کاروانِ عشق این دل	سوے مقصود بر بانگِ درا شد
دلِ خون گشتہ در راہِ غمِ او	مرا پامال چون رنگِ حنا شد
بیادِ آن لبِ خندان چو گریم	سرِ شکم غیرتِ آبِ بقا شد
کجا گردد با بروی تو مانند	مہِ نو گرچہ از حسرت دوتا شد
زلیخا را گریبان چاک شد چون	ز دستش دامنِ یوسف رہا شد

۳۷	من اے محمود زان گریم کہ باعث مرا آن خندۂ دندان نما شد	۷

ہمسری خورشید اگر با آن مہِ زیبا کند	خویش را بیہودہ در چشمِ جہان رسوا کند
دیدہ بر بندد پیشِ طلعتش خوبان ز شرم	شوخی ار بند نقاب از چہرۂ او وا کند
دلِ بیمار چشمِ مست و لعلِ نوشینش مدام	گہ چو ساغر خندہ و گہ گریہ چون مینا کند
درکِ اسرارِ محبت نیست کارِ ہر دلے	وین سخن را فہم ادراکِ دلِ دانا کند
عاشقان را حسنِ آن شوخِ پری پیکر ز شور	ہمچو وحشی ہر طرف آوارۂ صحرا کند

ہستی دنیا نماید پوچ مانندِ حباب	گر کسے در بحرِ دنیا چشمِ عبرت وا کند

۳۸	میشود محمود دریا در رخِ او نغمہ سنج صحبتِ آئینہ طوطی را بلے گویا کند	۷

میلِ گلشن گر بگلگشت آن سہی بالا کند	سرو را از طعنِ قمری در چمن رسوا کند
سرو چون ہمسر شود با قامتِ رعنای او	آرے آرے ہمسری کے سر بطوبا کند
برگلِ شاداب بندد سایبان از مشکِ تر	ہالہ پیرامونِ مہ از عنبر سارا کند
معنیِ صورت پرستی جلوہ گر گردد برو	آنکہ چون آئینہ پیدا دیدۂ بینا کند
فیضِ عشق است اینکہ سازد قدِ ادنیٰ بلند	ذرہ را خورشید سازد قطرہ را دریا کند
طعنۂ خصم نسازد شہرہ با نقصِ کمال	نورِ مہ را عیب نبود گر سگے غوغا کند

۳۹	پیشِ حق محمود نبود قولِ باطل را فروغ سامری کے دعوی آرد با یدِ بیضا کند	۹

آن صید اسیرے کہ گرفتارِ تو باشد	پیوستہ دلش زار ز آزارِ تو باشد
مارا نبود با تو بجز مہر و وفا کار	ہر چند کہ بیداد و جفا کارِ تو باشد
پاداشِ وفا از تو جفا بینم و بارے	خود گوی کہ این شیوہ سزاوارِ تو باشد
زین درد دلِ خستہ سزد گر نبرد جان	چون عیسیِ او نرگسِ بیمارِ تو باشد
مانندِ منِ غمزدہ اے ماہ درین شہر	بیچارہ غریبی کہ بز نہار تو باشد
پیراہنِ خود غنچہ قبا ساختہ گویا	خارے بدلش از گلِ بے خارِ تو باشد
در ظلِ ہما با ہمہ آثار نیابند	آن فیض کہ در سایۂ دیوارِ تو باشد
اے رونقِ بازارِ وفا کبر و رعونت	مفروش بآن کس کہ خریدارِ تو باشد

۴۰	محمود که در چشم تواش نیست بهائی بالله سبب رونق بازار تو باشد	۹

هر کرا کار دل غمزده با یار افتاد — آن قدر بار جفا برد که از کار افتاد
گفتم آسان برم از عشق بتان دل اما — جان برون بردن ازین مرحله دشوار افتاد
زین تمنا که مگر بهر عیادت آئی — روزها شد که دل غمزده بیمار افتاد
والهٔ سرو از آن فاخته سانم که بباغ — طرح موزونی او چون قد دلدار افتاد
جلوهٔ گلشن و گل در نظرش خار نمود — چشم هر کس که ترا بر گل رخسار افتاد
مشتری زهره ترا گشت از آن کز خوبی — شهرهٔ حسن تو در گنبد دوّار افتاد
کاست چون موی و نشانی بجز از نام نیافت — هر که در فکر سراغ کمر یار افتاد
شهرهٔ شهر دو ابروی تو تا شد ای ماه — ماه نو از نظر خلق بیکبار افتاد

۴۱	کافران مژده که از جلوهٔ آن بت محمود کارش از سبحه و سجاده بزنار افتاد	۱۱

دلم ز آتش عشقش مدام میسوزد — چو شمع بزم سراپا تمام میسوزد
بیاد روی تو ای ماه جان فروز مدام — چو شمع تا بسحر دل ز شام میسوزد
ز رشک طلعت مجلس فروز دلبر من — همی نه شمع که ماه تمام میسوزد
جگر فسرده نهان لعل ناب و در دل سنگ — ز رشک آن لب یاقوت فام میسوزد
امید بوسهٔ آن لعل آتشین دارد — دل نه پخته بسودای خام میسوزد
ز شوق لعل می آلود و خط سبز نگار — بنفشه در چمن و می بجام میسوزد
ز رشک جلوهٔ بالای آن سراپا ناز — دل صنوبر گاه خرام میسوزد

دل رقیب ز حسرت چو آن رمیدهٔ غزال — ازان زمان که مرا گشته رام میسوزد
حدیث شوق رقم چون کنم که در این راه — چو خامه میرود و دم بیکدو گام میسوزد
بشمع سوز دل خسته را مکن تشبیه — که این برای تو و آن بهر نام میسوزد

۴۲	فتاد است چه آتش ترا بجان محمود که بر دل تو دل خاص و عام میسوزد	۷

عمر من در طلب صحبت یار آخر شد — رفت از کار دل خسته و کار آخر شد
چرخ پوشید رخ ماه شب افروز چو دید — روز خورشید ز تاب رخ یار آخر شد
بنگر تازگی و رنگ که از جوش صفا — لاله را اول حسن تو بهار آخر شد
بچکم گر نکنم ناله ز بیتابی دل — که ز هجر تو مرا صبر و قرار آخر شد
مژده ای بخت که از طالع روز افزون باز — صبح امید دمید و شب تار آخر شد
اول فصل بهار آمد و از جلوهٔ گل — غم و اندوه دل بلبل زار آخر شد

۴۳	به تمنای دل از همت ساقی محمود شکر لله که مرا رنج خمار آخر شد	۹

بر زبانم تا حدیث آن رخ پر نور بود — در دهان گویا زبان من چو شمع طور بود
بوسهٔ آن لعل شیرین تشنه تر کردم بوصل — آب این چشمه با چندین حلاوت شور بود
وای ناکامی که خط بر لعل نوشینش دمید — حیف کاین پالودهٔ مصری نصیب مور بود
خال بر لعل لب شیرین آن شاخ نبات — گوئیا بنشسته بر شان عسل زنبور بود
مدعی را پیش من چون گفت خواهم کشتنت — فی الحقیقت گر نه تهدیدش منظور بود
بود اندر هالهٔ خط روی آن مه جلوه گر — یا که تابان آفتاب اندر شب دیجور بود

واشت برجاحن روی یار را خال سیاه — قیر آرے مانع پرواز این کافور بود
بود اندر خاک و خون غلطان مثل تیر — تا ز آغوش تو اے ابروکمان دل دور بود

۴۴	جان بتنگ آمد مرا محمود از زاری دل چون صحیحی کش مکان در پہلوے رنجور بود	۹

خط بگرد رخ دلدار تماشا دارد — مهر روشن بشب تار تماشا دارد
لب نوشین و قد یار تماشا دارد — سرو آرے چو دہد بار تماشا دارد
دل وران طرهٔ طرار تماشا دارد — مهره اندر دهن مار تماشا دارد
دید قاتل چو مرا زار بحالم بگریست — رحم از مرد ستمگار تماشا دارد
سبزهٔ تر شده بر آتش سوزان پیدا — خط بلعل لب دلدار تماشا دارد
عکس روے تو بچشم تر من هین که در آب — تابش مهر پر انوار تماشا دارد
ماه نو در بر خورشید نتابد لیکن — بر رخش ابروے خمدار تماشا دارد
یار گل چهره بر باده گلرنگ بکف — خلوت خالی از اغیار تماشا دارد

۴۵	غفلت از باخبران طرفه نماید محمود خواب در دیدهٔ بیدار تماشا دارد	۷

صفائی خاطرم از گریه دمبدم افزود — عجب که زنگ ز آئینه سیل آب زدود
بجز قد تو ندیدم که سروے آرد بار — انار و پسته و بادام و سیب و شفتالود
مکن بدی که نه بینی درین جهان نیکی — که خار گشته درین باغ کس سمن ندرود
بیا کنون که مرا جیتو بر لب آمده جان — اگر ز بعد من آئی ز روے مهر چه سود
تو شاه کشور حسنی چه کم شود قدرت — بپرسشی بکنی گر گدائے را خشنود

دلم بچشم زدن برد جنبش مژه اش — عجب که کاه ربا را از برگ کاه ربود

۴۶	پر از در سخنش گوش دهر شد چو صدف اگرچه قافیه تازی شود زہی محمود	۷

طعنه ها ز اغیار بهر یار میباید کشید — بهر یک گل صد جفای خار میباید کشید
کج اداییها ز چشم یار میباید کشید — تندرستان عشوهٔ بیمار میباید کشید
آن مه بی مهر را شاید که بینم رخ بخواب — منتم از طالع بیدار میباید کشید
از پی یک بوسه صد دشنام تلخ ای دل بجان — زان لب شیرین شکربار میباید کشید
صد هزاران ناله ها ای دل برنگ عندلیب — در فراق آن گل رخسار میباید کشید
در فراق غنچهٔ آن لعل میگون دمبدم — خون دل چون باده گلنار میباید کشید

۴۷	خواهی ای محمود گر از وصل جانان کام دل درد هجرش تا نه کم بسیار میباید کشید	۹

کرد تا همسری آن لب شیرین نی قند — میکنندش همه از تیغ جدا بند از بند
در بر جلوهٔ آن قد رسا کوته پاست — در چمن گرچه بود سرو سرافراز و بلند
خال بر روے تو نبود که ز نیرنگی حسن — بر سر آتش سوزنده مکان کرد سپند
تا نظر آئینه بگشاد بر رخسار تو باز — از تحیر نشده چشم تماشایش بند
می زند ابروی تو بر سر مهتاب کمان — افکند زلف تو در گردن خورشید کمند
گرچه خورشید بود چشم و چراغ عالم — حاش لله که بمه روے تو گردد مانند
مشکن از سخن سخت دل نازک ما — شیشه از سنگ چو بشکست نگردد پیوند
در سر زلف تو نبود دل گم گشتهٔ من — یوسفی هست که گردیده بزندان پابند

۴۸
طاقت وتاب وتوانائی وصبرِ محمود
زلف و رخسار وخط وخال سیاهش بروند
۹

کیست آن پیغام جانان آورد
بدہدے کوتاکہ از شہرِ سبا
خضر کوتا از پےِ لب تشنگان
کو طبیبے تاکہ از دار الشفار
کو نسیمی صبحگاہی تاز مصر
در مشامِ عندلیبِ بیدماغ
در شبِ تارِ الم سوے کتان
جانبِ پروانہ خود پروانۂ

مژدۂ آسایشِ جان آورد
نامہ در پیشِ سلیمان آورد
جرعۂ از آبِ حیوان آورد
از پےِ بیمار درمان آورد
بوے پیراہن بہ کنعان آورد
نکہت گل از گلستان آورد
پرتوے از ماہِ تابان آورد
از برِ شمعِ شبستان آورد

۴۹
سوے محمودِ حزینِ مستمند
کیست آن پیغام جانان آورد
۷

کسان کہ وصفِ رخ وزلفِ یار ما گویند
ترا کہ غارتِ صبر وقرار ما کردی
کجاست گوش حدیثِ جنون ما شنوند
گذشت شہرتِ فرہاد وقیس خلق کنون
کمان کشیدہ زابرو کمندِ زلف کشاد
زہد نیست فراق سکوتِ طابہ

سخن ز گردشِ لیل ونہار ما گویند
قرار وصبرِ دلِ بیقرار ما گویند
کجا زبان سخن از کاروبار ما گویند
فسانہا ہمہ از حالِ زار ما گویند
دلا حذر کہ زہر شکار ما گویند
مرا کہ زایرِ دار الخیار ما گویند

گہر کہ سفتہ دل از مثقبِ غم اے محمود

۵۰
زحسرتِ سخنِ آبدارِ ما گویند
۷

دل من از لبِ نوشت جدا نخواہد شد
دلم چو غنچہ بتصویرِ بے تو در گلشن
ہزار خونِ جگر کو خورم چو غنچہ ولے
بیارِ چشمِ تو نرگس چنان بود بیمار
جز این ہنر کہ بپوشند عیبِ کس کارے
خسیس طبع نیابد شرافت از تقلید

کہ تشنہ دور ز آبِ بقا نخواہد شد
شگفتہ از دمِ بادِ صبا نخواہد شد
لبم بشکوہ دمے آشنا نخواہد شد
کہ یک قدم ز چمن بے عصا نخواہد شد
مثالِ آئینہ زاہلِ صفا نخواہد شد
اگر استخوان بخورد سگ ہما نخواہد شد

۵۱
کجا رود ز سرِ کوے دلربا محمود
بلے مریض ز دار الشفا نخواہد شد
۹

تا نظر قمری بشیدا بقدِ دلبر کرد
گشتہ آلودۂ خون بسکہ صبا زد بلبش
مایۂ دولتِ من شد غمِ آن سیمین تن ہا
شکوہ زان جانِ جہان نیست کہ من میدانم
آبرو میشود از گردِ سفر حاصل مرد
تا کنم مشقِ غمی عشقِ رخِ نوخطِ او
کافرِ نعمتِ صیاد بود گر مرغے
شکر تا بامِ قفس طاقتِ پروازم نیست

شور سوداے سہی سرو برون از سر کرد
ہمسری با رخِ خویش چو گلِ احمر کرد
سیمِ نابِ اشکِ سفید و رخِ زردم زر کرد
ہر چہ اندر حقِ من کرد دلِ مضطر کرد
این حدیثیست کہ در گوشِ مرا گوہر کرد
آنقدر کاست تنم را کہ رخِ مسطر کرد
در قفس موسمِ گل شکوۂ بال و پر کرد
باز صیاد ندانم کہ چرا بے پر کرد

للہ الحمد کہ شد حافظِ قرآن محمود
معنیِ مصحفِ رخسارِ تو چون از بر کرد

	۵۲	
یکے ہزار شود عشق از ملامت و بند		کہ عشق آتش سوزان و باد باشد پند
کشید غمزہ ز ابروے پرخم تو کمان		کشاد عشوہ ازان زلف پر پیچ کمند
بہ تلخکامی آن لعل نوش ہر کہ بمرد		بجای سبزہ بروید ز خاک او نے قند
دل من از زنخش رستہ بستہ شد باز لف		چو یوسف آمدہ بیرون ز چہ فتادہ ببند
بدفع چشم بد از ماہ روے او سوزد		فلک بجمر خورشید از ستارہ سپند
چگونہ بوسہ ازان لعل نوش برگیرم		کہ دست کوتہ و خرماست بر نخیل بلند

۵۳ — بود بہ تلخی شیرین لبت غصن محمود
عجب نباشدش از بوسہ گر کنی خورسند — ے

آن مہ ار بے نقاب خواہد شد	در حجاب آفتاب خواہد شد
زندگی نقش آب خواہد شد	ہمچو موج سراب خواہد شد
اے مہ من متاع حسن ترا	مشتری آفتاب خواہد شد
سوخت در پردہ عالمے حسنش	واے اگر بے نقاب خواہد شد
ای دل آن طفل شوخ آخر کار	آفت شیخ و شاب خواہد شد
بیگناہم بکش کہ عشق ترا	این ستم سدّ باب خواہد شد

۵۴ — آخر این خرقۂ ریا محمود
رہن جام شراب خواہد شد — ے

عشق بالاے بتانم میکشد	این بلاے ناگہانم میکشد
نے غم آن دلستانم میکشد	طعنہ ہاے این و آنم میکشد
من نمی ترسم ز مکر دشمنان	خود فریب دوستانم میکشد

غصن ـ بالضم و صاد و نون شاخ درخت و غصون بفتحتین [illegible]

راستم چون تیر و باز از کجروی	آن بت ابرو کمانم میکشد
نیستم زان گل چو بلبل خار خار	بلکہ جور باغبانم میکشد
قاتل من غمزۂ خونریز نیست	بلکہ آن انداز و آنم میکشد

۵۵ — جان دہد محمود اعجاز لبش
چونکہ آن سحر بیانم میکشد ۴ — ے

زان لعل خجل چشمۂ حیوان شدہ باشد	پوشیدہ بظلمات گریزان شدہ باشد
گفتم کہ دلم بے سر و سامان شدہ باشد	گفتا چہ شود بے سر و سامان شدہ باشد
گفتم کہ بیک بوسہ دہم مایۂ جان گفت	کاین جنس بگرپیش تو ارزان شدہ باشد
از دامن صحرا نکشد پاے اقامت	آنرا کہ جنون دست و گریبان شدہ باشد
حاصل بود آنرا دل مجموع کہ جانش	وابستۂ آن زلف پریشان شدہ باشد
بلبل بچمن دید چو آن عارض رنگین	از الفت گل بو کہ پشیمان شدہ باشد

۵۶ — محمود بود خال سیہ بر رخ خوبان
آن گبر چسان حافظ قرآن شدہ باشد — ۹

دل خیال آن دو زلف پرشکن می پرورد	میخورد خون جگر مشک ختن می پرورد
باشد از خال سیہ در گوشۂ چشمش بجاست	زانکہ آہو نافۂ مشک ختن می پرورد
غرق گردد تا دل نادان در آب زیر کاہ	سبزۂ خط بر لب چاہ ذقن می پرورد
زلف و خط باہم بردی اوست کش اعجاز حسن	در بطاؤس مار از مکر و فن می پرورد
داد در دست غم زلفش گریبان دل تو	بے خبر در آستین مار کہن می پرورد
مردۂ صد سالہ را از یک سخن جان میدہد	گوئی اعجاز مسیحا در دہن می پرورد

بی محابا بر سر شمع افکند خود را مگر — بال و پر پروانه بهر سوختن می پرورد
می تند بر خویش هر کس میکند خود را هلاک — همچو کرم پیله خود را در کفن می پرورد

۵۷	ماهی سر چشمهٔ حیوان بود گویا زبانش تا که محمود از لب نوشش سخن می پرورد	۹

کشتهٔ ناز ترا چشم تو احیا میکند — این فرنگی بین که اعجاز مسیحا میکند
گل اگر در حسن با روی تو دعوا میکند — خویشتن را بر سر بازار رسوا میکند
سبزهٔ خط حسن رویت را دو بالا میکند — کین غبار آئینه را آری مصفا میکند
کارگر در جان اگر زهر غمت افتد چه غم — نوشدارو ی لب لعلت مدارا میکند
نیست خط بر عارض آن گل که از اعجاز حسن — خود بر آتش سبزهٔ سیراب پیدا میکند
زود یارب ساکن شهر مدینه کن مرا — کاعتماد زندگی جان را مبرا میکند
آنقدر شوق حبیبه در دل من جا گرفت — کز بیانش آتش عشقش مجلا میکند
عشق احمد میکشد دل را بسوی طیبه — کاندران رفتن بهار خلد هویدا میکند

۵۸	حرز جان کردن چو موسی نام پاک مصطفی در دل محمود خود اعجاز بیضا میکند	۵

گر کسی آشفتهٔ آن سرو قامت میشود — بر سرش برپا از آن قامت قیامت میشود
بوسه از لعلت گرفتم گر نخواهی بازگیر — میدهم چندانکه آئین غرامت میشود
پند ناصح کرد سودای مرا از یک هزار — آتش عشق ترا روغن ملامت میشود
بر زوال حسن او خط سیه باشد دلیل — کوچ لشکر را غبار ره علامت میشود

	چون رود محمود از کویش کش زنجیر پا	



۵۹	پیچ و تاب موجهٔ اشک ندامت میشود	۱۲

بر پاست دل و جان بولای شه بغداد — گویاست زبان بهر ثنای شه بغداد
جاروب زند صبح خور از خط شعاعی — در روضهٔ پر نور و ضیای شه بغداد
هر کس بولایت شرف و مرتبه دریافت — دریافته از فیض و عطای شه بغداد
بس مردهٔ صد ساله بیکدم چو مسیحا — شد زنده بتاثیر دعای شه بغداد
آنرا که بخواهد بدهد افسر شاهی — هر بی سر و بی پای گدای شه بغداد
چون داد بمعراج کتف پای نبی را — حاصل شده آن رتبه برای شه بغداد
بر گردن هر قطب و ولی کز سر عظمت — از حکم خدا آمده پای شه بغداد
چون رتبهٔ محبوبی حق راست سزاوار — سازد چه کسی مدح و ثنای شه بغداد
بدتر بود از بتکده آن دل که نباشد — در روی اثر مهر و ولای شه بغداد
از تابش خورشید قیامت نبود غم — باشد چو بسر ظل لوای شه بغداد
هر دل به سلوک شه بغداد فنا شد — یابد بسر صدق بقای شه بغداد

۶۰	یارب تو بکن دیدهٔ محمود منور از پرتو انوار لقای شه بغداد	۱۵

در بحر فسق و عصیان غرقیم یا محمد — دایم بخواب غفلت خفتیم یا محمد
از ما شده نه سر زد جز کار جرم نیکی — بر حال ما کرم کن عاصیم یا محمد
حیران نموده ما را اماره نفس از بس — محکوم او شده دل خستیم یا محمد
دوار چرخ ما را داده بسی اذیت — کن رحم بسکه حیران هستیم یا محمد
مقبول کبریائی از توجه عرض کردن — بر تو همه مبین حالیم یا محمد

اعمال نامہ راشواز آبِ رحمتِ خود
مارا ز جملہ آفت در حفظِ خود بداری
ازبہر خاکِ پایت صبح و مسا ہمیشہ
حفظِ کلامِ حق را در قلبِ ما نگہدار
تو سرخرو مرا کن در بزمِ اہلِ مردان
تو جملہ حاجتِ من بر آر از عنایت
از سوزشِ جہنم مارا نجات بخشا
مسکن بخلد مارا اعلے تو انچنان ده
ده نورِ چشمِ مارا در حشر آنقدر را

در حشر سرخ باشد رو نیسیم یا محمد
تا در جہان مایان باشیم یا محمد
ہستند منتظر بس چشمیم یا محمد
از لطف کن پذیرا عرضیم یا محمد
از تو ہمین تمنا داریم یا محمد
وابستہ ہست از تو کاریم یا محمد
تا آبِ حوضِ کوثر نوشیم یا محمد
باشد چو مہر رخشان قصریم یا محمد
تا نورِ جلوۂ حق بینیم یا محمد

٦١	از فضل و لطف مارا محمود خلق گردان تو ہست نورِ سبحان خاکیم یا محمد	۹

نہین اسیر ہین تیرا ہون مہمان صیاد
خدا کیواسطے مت باندھ بال و پر میرے
بغیر شکر کرون شکوہ تیرا کس موہنہ سے
بچاؤن ہاتھ سے کس کسکے ہمصفیرونکو
یقین ہی خون ہی جاسر شک رووینگا
ہوس ہی دلمین کہ دیکھون مین ہمصفیرونکو
نہین تھا غم مجھے ہرگز کبھو اسیری کا
ہزار حیف کہ زاغ و زغن کے سات مجھے

ذرا تو حالپہ ہو میرے مہربان صیاد
نہین ہی تاب مین ہون مرغِ ناتوان صیاد
مجھے پھنسائی قفس مین میری زبان صیاد
ہوی ہین دشمنِ جان میرے باغبان صیاد
سنے ذرا جو میرے غم کی داستان صیاد
قفس کو لے میرے چل تا گلستان صیاد
بایں امید کہ ہووینگا قدردان صیاد
رکھا قفس مین ہی یکجای اب یہان صیاد

٦٢	دلِ رمیدہ ہے میرا وہ مرغ اے محمود کہ جسکے واسطے سارا ہوا جہان صیاد	۲۳

اے چرخ را بکامِ تو دایم مدار باد
بر درگہِ معالی جاہِ تو آسمان
محکومِ حکمِ نافذت از دل بود جہان
حکمِ قضا مثال و قدر منفذت مدام
در زیرِ رانِ رایضِ اقبالِ تو بکام
نعلِ سمِ سمندِ فلک سیرِ تو زتاب
از تابِ ماہ رائے منیرِ تو آفتاب
بختِ جوان تست عروسی کہ چرخِ پیر
سالارِ جنگِ نامِ تو باشد بر زم گاہ
بر آسمانِ ملک ہلالیست تیغ تو
در گلشنِ مدارجِ جاہ و جلالِ تو
خدامِ مجلسِ تو ز خوبان گلعذار
با شمۂ شمیمِ گلستانِ خلقِ تو
در باغِ دہر خصمِ تو از صرصرِ الم
آن نونہالِ باغِ سعادت غیورِ جنگ
از تابِ آفتابِ حوادث وجودِ او
ز آبِ حیات پر بودش جامِ زندگی

بر وفقِ مدعاے دولت روزگار باد
استادہ بہرِ نظم جو حجاب بار باد
گردون بجانت بندۂ خدمتگذار باد
بر پشتِ رخشِ توسنِ گردون سوار باد
پیوستہ رامِ ابلقِ لیل و نہار باد
چون ماہِ نو بگوشِ فلک گوشوار باد
مانند ذرہ منفعل و شرمسار باد
روز و شبش زمہر و مہ آئینہ دار باد
سالارِ ملکِ ذاتِ تو در روزگار باد
عیدِ جہان ز پرتوِ او آشکار باد
اقبال و دولتِ ابدی آبیار باد
فراشِ محفلِ تو نسیمِ بہار باد
دل خون ز رشکِ نافۂ مشکِ تتار باد
دل خون و سینہ چاک برنگِ انار باد
پیوستہ نخلِ زندگیش باردار باد
ہردم بزیرِ سایۂ پروردگار باد
پیوستہ شاہدِ طربش در کنار باد

در جبر سم سینہ ہر عدوے تو — از شورِ چار موج الم لطمہ خوار باد
یکتا درِ است خاستہ از ہفت بحر چرخ — حامیِ او ائمہ بست و چہار باد
گل چیند از باغ تمنائے جود او — رنگین کفش بجائے گل از زخم خار باد
در زیر سایۂ تو کہ دارد فر ہما — فرمان روائے وکام دہ و کامگار باد
تا چرخ را مسیر و زمین را بود سکون — دورِ تو برزمین چو فلک بیشمار باد

۶۳ — کلک دو پیکر تو کہ محمود دولتست / در فتح ملک با اثر ذو الفقار باد — ۱۵

گرچہ اسرار دہانِ تو بظاہر گویند — لیکن از ماہیتش ناشدہ ماہر گویند
ہمچو ہندو لب شب و روز پرستد آتش — خالِ رخسار تر از آن رو کافر گویند
دل کند صبح و مساء ورد درود اکرم — زینو جہ ہر کس و ناکس مرا ذاکر گویند
چونکہ چشمم شدہ در عشق محمد گریان — در خرابات جہان آزاد و ساغر گویند
سخن از نعت و ثنائش کہ زبانم گوید — لطف عطر آید از آن نام ہمہ عاطر گویند
ہر مدادیکہ بہ نعتش ز قلم ریختہ شد — عاشقان از سر صدقش بے باہر گویند
گفتگویم ہمہ در عشق رسول است مدام — زان سبب اہل زبان بندہ را شاعر گویند
اہل شہر ایمان الست دل از روز ازل — زین ہمہ اہل مراقب مرا زائر گویند
راغب عزم مدینہ است دل از روز ازل — واقف راز مراقب مرا زائر گویند
روز و شب چشم و دلم ہست بفرقانِ خرش — مرا حافظ از آن قاری ناظر گویند
از ازل شوقِ زیارات بسر پیچیدہ است — مردم جملہ مداین مرا سائر گویند
للہ الحمد کہ در امتِ احمد مخلوق — کردم از عشق نبی عاشق شاکر گویند

مدحت حضرت پیغمبر و غوث الثقلین — قطعہ — سابق و حال ہمہ شاعران وافر گویند
گرچہ از صدق ولی نعت و ثنائی گویم — لیک زان این ہمہ از قدرت قادر گویند

۶۴ — سخنم سحر حلال است سراسر محمود / خویش و بیگانہ از آنم ہمہ ساحر گویند — ۱۴

کہ دیدہ ام ز دیدنِ لعلِ تو بس کند — آری ز شہد قطع نظر چون مگس کند
ہرگز نگردد از مژہ سیل سرشک بند — سد رہ محیط نثار اگر خس کند
از عشق احمدی تن من آنچنان گداخت — جانِ مرا ز استخوان کاندر قفس کند
اکثر مہاجران بمدینہ کہ میروند — زان حسرتم فزاید و دل را قبس کند
اعجاز عیسوی کہ روان بخش مردہ است — زاہل مدینہ گردد اگر کس مجس کند
ہر کسکہ عازم است مدینہ بصدق جان — واللہ کہ او بذاتِ خود ایمان حرس کند
مہر از خود مقابلہ سازد بجز تو را — شرمندہ گشتہ بر سر آخر کبش کند
ابریشمی و دیبائے و اطلس تمام را — پیش لباس طیبہ دلم چون حلس کند
ماہ چہاردہ کہ ضیا بخش دو سرا است — نور مدینہ پیش خود آنرا غلس کند
خواہم نخست طیبہ رساند خدا مرا — باقی امور دنیا از آنجا سپس کند
از صدق دل بدرگہ رب این دعا کنم — کز جان مرا برفتن طیبہ فرس کند
لیلائے طیبہ بندہ را مجنونِ عشق کرد — صحرائے ہند ماندن عاشق نحس کند
اندر جہان فخاشت و عزت بخدمت است — اللہ در مدینہ مرا بس عسس کند

چون خلد شد بقیع ز فرمان احمدی
محمود و بہر ماندن آنجا ہوس کند

چهرهٔ با آب او از عارض گل آب برد
طرهٔ پرتاب او از سنبل پرتاب برد

٦٥/١٤

قامت دلجوی او صبر از دل زارم ربود
نرگس جادوی او از دیدهٔ من خواب برد

جسم زارم را ربود از جای طوفان سرشک
چون پر کاهی که آنرا جوشش سیلاب برد

کرد بلبل صد هزاران ناله هر دم در قفس
نالهٔ صیاد از چمن پیشش گل شاداب برد

آنقدر نورش منور گشته در هر دو سرا
کز بصیرتهای دل بس تابش مهتاب برد

چون بیادم موی زلفش خوب یکسر آمده
زان سیه تاب سویدا را سیاهش آب برد

عرق جسم پاک او را چه ثنا گوید زبان
بوی عطر و مشک و عنبر هم گل گل آب برد

بر سر چاه زنخدانش دلم از روی صدق
جان خود را آب کرده از رهِ دولاب برد

هر که در اشک خود در عشق احمد ریخته
از برای اخذ جنت گوهر نایاب برد

بحر شوق مامن طیبه مرا از سر گذشت
از چه سینه دلم چون ماهی بی آب برد

عاشقان روی پاکش در مدینه میروند
زین مرا صد اضطرابی ها دل بیتاب برد

در قبا چون مسجدی از دست احمد شد بنا
قوت الاسلام زور رستم و سهراب برد

جان من از هر طرف سوی مدینه میکشد
لجهٔ عشقش مرا در گردشش گرداب برد

٦٦	در تمنای مدینه مرغ بسمل سان طپید قلب محمود که شوقش عزت سیماب برد	١٤

تن زار مرا از لفت بلکفت رشته میسازد
که آتش مشت خار خشک را گلدسته میسازد

زهی عشق مدینه در دلم جاگیر گردیده
که آن جان و جگر هر دو ز جایش هشته میسازد

ز چشم و روی او هر دم تصور با دلم گفته
که سیب و شکر و بادام و لطف پسته میسازد

عجب یاد در دندان که گنج حسن خوبی است
بصدق جان ویرانم دلم را خسته میسازد

ز عهد روز میثاقیکه روحم بسته با ایزد
بسا تیر بلا سویم ز شستش جسته میسازد

کسیکه دل تبو بسته بحکم رب روان گشته
ز فکر هر سند خود رفته خودی را رسته میسازد

دلم از عشق او یکسر چو شیشه بس شکسته است
که تیر نور او هر دم جگر را سفته میسازد

درون راه شوق طیبه همراهم نمانده کس
مگر صفهای غم دو طرف من و دسته میسازد

خوش آن شخصیکه از بهر رضای احمد مختار
به پیش سوی غیر درهای حاجت بسته میسازد

ز نور حسن او از چشم دل چون دیده شد پرتو
بصدق جان و دل والله از خود رفته میسازد

کسی بر امر و نهی او که عین حکم رب باشد
اطاعت گر کند خود را بهاوی شسته میسازد

تمنای سکونت در مدینه زینی خواهد
که خاک پاک آنجا کیمیا را کشته میسازد

حریم طیبه افضل است از عرش برین اکثر
که شوق وصل او هر دم جگر را تفته میسازد

٦٧	ازان روزیکه درس شوق او محمود میخواند چو آن فرهاد و مجنون دست از جان شسته میسازد	١٧

رخش ز خط سیه حسن و دلبری بنمود
بلی که آئینه را آب از غبار فزود

کجاست خال سیه بر عذار شعله رخان
مگر فتاده خلیلی در آتش نمرود

بتربیت نشود بد سرشت خوش اخلاق
شریک ملح نیارد حلاوت امرود

تو گنج حسن و مرا دیده بر دولت خراب
بهر کجا که بخواهد دولت بپای فزود

مرا بوصل نوازی اگر ترا چه زیان
وگر به هجر گذاری بگو ترا است چه سود

هلال ابروی او چون حسام توام اند
شریعت و کلمه هر دو را شد است عمود

چو سرو قد او در گلشن مثال رسید
ز سعی شیخ بدل پردهای راز کشود

چو احمد از احد هرگز جدائی باشد
کدام داند ازان سر تا بغیر ودود

کسے بغرقِ او گلدستۂ جنان دریافت
اگرچہ شوقِ مدینہ بہند حیران کرد
زعشقِ طیبہ طپیدن مرا فزون گردید
الٰہی زود مدینہ رسان کہ من آنگاہ
ز ذاتِ احمدی چون معجزات را دیدند
چو از قضا شبِ معراج یافتند احمدؐ
زجہلِ خویش ابوجہل رنجہا برداشت
اگرچہ شیخ نماید سلوکِ ربِّ قدیر

کہ پار فتنِ ہجرت گہِ نبی فرسودہ
ولیست در فصلِ امید وصل و بہبود
بزودی حق رساند بے شوم خوشنود
جبین نہادہ بہ بابِ نسا روم بسجود
قبول کردہ آن دینِ خدا تمام ہنود
کہ از ہمہ وجہ عرفانِ حق زعینِ شہود
چو عہدِ صالح کہ دریافتند قوم ثمود
مگر نیافت مراقب شدہ کسیکہ غنود

۶۸	جبہہ زسجدۂ بابُ السلام تابان ساز خدا مدینہ رساند اگر ترا محمود	ے

طاعت از دست نیاید گنہے باید کرد
حرم مکہ و طیبہ شدہ در دنیا عجب
در ہوای تو بدل چونکہ پریشان حالم
از سرِ مژہ تو کان تیزتر از پیکانست
قد دلجوی کہ در گلشنِ دنیا برپاست
لمعۂ حسنِ تو گنجیدہ بہر دو کونین

در دلِ دوست بہر حیلہ رہے باید کرد
شعلۂ دل بہ تماشاش بہے باید کرد
زان سبب غفلت و توقیر و ہے باید کرد
خندۂ زخم دلم را کہ ہے خوشے باید کرد
بلبلِ دل را بگوید کہ سہیے باید کرد
در دلِ خویش بہر حال سہے باید کرد

۶۹	گرچہ شعرای زمان حبِّ ثنایت کردند لیک محمود سخن را تو شہے باید کرد	ے

غمگین بود ز جور و جفایت ہزار جان | قطعہ | یکدل مگر ز مہر و وفای تو نیست شاد

ہر دل کہ شد بسلسلۂ زلفِ او مرید
چشم است بر رخِ تو و یا نقشے ازل کہ
ز اندم دہان و زلفِ تو بود دست در نظر
چشمِ تو برکشید ز ابرو کمانِ کین کہ
چشمت اشارہ گرمی میکند مگر

در شاہ دید عکسِ رخِ شاہد مراد
دیباچۂ جمالِ ترا برکشید صاد
کاستاد لام و میم مرا دادہ بود یاد
زلفِ تو از کمین چو کمندِ بلا کشاد
بر فعلِ مست نیست مرا بالکل اعتماد

۷۰	محمود و طیبہ خلدِ برین ہست در جہان زیرا کہ دل بہ رفتنِ آنجاست اجتہاد	ے

شکر للہ کہ دعوتِ محمود
گر سپہرِ امید سرعت جنگ
ز ابرِ نیسانِ فضلِ حقِّ باری
وز دمِ بادِ صبحِ فضلِ خدا
از ہبوبِ شمالِ این شادی
بلبلِ طبع کو بگلشنِ نظم

قطعہ

از رہِ صدق کارگر آمد
غرۂ صبحِ عیش برآمد
صدفش حاملِ گہر آمد
شاخِ امید را ثمر آمد
غنچۂ دل شگفتہ تر آمد
نغمہ سنج و ترانہ تر آمد

۷۱	گفت از روی عیش تاریخش نخلِ امید بار ور آمد ١٢٥٩	١١

حروف جداگانہ کہ زیرِ ہر مصرعہ مرقوم است آنرا بسرخی یا بخط جلی باید نوشت کہ
ازان ہم مصرعِ تاریخ دیگری بر آید اخست کہ

شکرِ احسانِ خداوند کہ بر خلقِ جہان
آفتاب جنگ کہ از فیضِ عامش ذرہ

فضلِ او شاملِ احوال بہر حال آمد
مرکزِ دایرۂ حشمت و اجلال آمد
ا د ج

اے شجاعی کہ بمضمارِ مصافش رستم
میخواستہ صد کوہ زرش ہمت او
گشتہ فرزندِ جگر بند چو پیدا اورا
شاد و فرحان شدہ از مقدمِ او جملہ جہان
اندرین سوری تہنیتِ مقدمِ او
از پے نوبتِ این جشن بساز عشرت
بسکہ از موجِ شراب وتری نغمہ رود
خواستم چون مہِ نو مصرعۂ تاریخش

از سخن دور تکلف کہ کم از زال آمد
سایلے پیشش اگر بہرہ و مثقال آمد
باغ امید بر از مشرقِ آمال آمد
چون مہِ عید ازان درمہِ شوال آمد
آسمان چنگ شد و زہرہ چو قوال آمد
چرخ و خورشید جلاجل زن و طبال آمد
قلزمِ عیش و طرب ہر سو سیال آمد
آنکہ با کامِ دلش دورِ مہ و سال آمد

از سر کوکبۂ محمود بگفتا برجیس
آفتابِ فلکِ دولت و اقبال آمد
۱۲۵۹ھ

مصرعۂ دیگر تاریخ مذکورۂ بالا

ز اوجِ مشرقِ امید آفتاب دمید
۱۲۵۹ھ

تاریخ لال بیگم صاحبہ

زفیض حضرت خلاق دوران
زروی یمن آمد سالِ تاریخ

بود دائم ترا کاشانہ آباد
بود یارب ہمیشہ خانہ آباد
۱۲۵۹ھ

صد شکر کہ غنچۂ تمنا
سرعت جنگ آنکہ شد لبالب
فرزند چو شد تولد اورا

بشگفت ز سر صاحِ امید
از راحِ طرب ایاغ امید
رو داد ہمہ فراغ امید

از نورِ وجودِ او بہ محمود | روشن شدہ چون سراغ امید

از روی اہل لبالِ تاریخ
گفتا خردش چراغ امید
۱۲۶۰

۱	ردیف الذال معجمہ	۱۲

شود دہانِ من از گفتن درود لذیذ
درود رتبہ دارد کہ در قرآنِ شریف
زغیب خویش خدا گفت آن بہ پیشِ ازل
چو زادِ عقبی مرا گر شود درود ہمراہ
زصدقِ دل چو ہمیشہ درود خوان گشتم
حریفِ عشقِ او گردید چون دل محزون
فدای زلف و خطِ مصطفےٰ شود صد جان
اگر سکونتِ من در مدینہ ساز در ب
درود و کلمہ ملوک الکلام یکدگر اند
برای وصفِ مہ روی او کجا یارا
کجاست رو کہ بخواند درود بر احمدؐ

کہ شد ز روزِ ازل در دل این سرود لذیذ
بہ از زبانِ خلایق شد از درود لذیذ
کزین وجہ ہمہ ہا را عجب نمود لذیذ
نماند افزون ازان عالم شہود لذیذ
درون دل و زبان لطفہا فزود لذیذ
زبہر او دیہ شد زین درود سود لذیذ
کہ بویش از سرِ مشکِ ختن ربود لذیذ
بربِ کعبہ کہ باشم ازان حدود لذیذ
اگر ز صدق بخوانند شوند حسود لذیذ
حلف کنم کہ مرا ہستش از شہود لذیذ
کہ او برای ہمہ از خداست جودِ لذیذ

۲	ز شوقِ طیبہ اگر چہ طپے ز جان باشد ولے بیادِ آن محمود را وجود لذیذ	۷

ای گفتگوی لعل تو در کام جان لذیذ | وے از حدیثِ تو شدہ گوش جہان لذیذ

ازروی است عزت پیغمبران لذید
وزفیض تو بحشر شوند امتان لذیذ

باشد کلام سرور شیرین زبان لذیذ
کز مدح او مرا نشود چون دہان لذید

جائیکه ذکر حضرت خیر الوری شود
گردد دل تمام زان اہل مکان لذیذ

چون طرق قادریه بیابند از سلوک
گردد ز نور حق ہمه جان جہان لذیذ

مداح مدح خوان چو کند نعت احمدی
اوراشود حصول اجر ہم بیان لذیذ

۱۲	چون در ثنائے احمد مرسل زبان زد محمود گشته حافظ حفظ قرآن لذیذ	۳

بغیر وصل تو نبود مرا حیات لذیذ
ز دوریت نشود چون مرا ممات لذیذ

ہمیشه مدح او مرغوب دل چرا نشود
مرا کلام او باشد به از نبات لذیذ

امور محفل میلاد احمد الثقلین
کرآن تمام بدانم ز شش جہات لذیذ

خیال مسجد نبوی مراست صبح و مسا
اگر رسم بخدا باشدم صلوات لذیذ

به بحر عشق نبی آنچنان گرفتارم
کرمی ندانم ازان ورطه نجات لذیذ

دلم به لجه عشق نبی چنان گردید
که گه ندید ز گرداب آن نجات لذیذ

کنند مجلس مدحت و نعت و ہم مولود
چرا مرا نشود این ہمه سمات لذیذ

خدا از خود چو طلب کرد در شب معراج
بیافت احمد مرسل بسے نکات لذیذ

بمدح شاه دو عالم زبان کشا ای گدا
که ہست از سخنش جمله کائنات لذیذ

خوشا نصیب مہاجر که از دکن برود
که از سکونت طیبه شود صفات لذیذ

ز شوق دار حرب اشک خونی چشم ریخت
کزان مداد شود خامه و دوات لذیذ

	مدیح و نعت پیمبر بصدق دل محمود	

۱۵	بگو که مغفرت راد ہد صلالت لذیذ	۴

نقشه عشق مدینه چو کشم بر کاغذ
ز اشک خون جگرم چون نشود تر کاغذ

سوز ہجر نبوی بسکه بود در دل من
حیف زین قصه شود پاره اخگر کاغذ

از سر خویش چگونه نزوم سوے حجاز
گر خدا لطف کند چند مرا ز ر کاغذ

اضطراریکه بدل رفتن طیبه دارم
چه رقم گردد ازان شمه اندر کاغذ

تابش چہره تابان او سازم ترقیم
چون نگردد ز سراپا مه انور کاغذ

کرده ام خامه مژگان و مداد چشمان
نعت را چون نکنم ابر احمر کاغذ

سرو قد او چو زیبنده باغ ایجاد
گشت تا حشر ازان مثل صنوبر کاغذ

ہر که شد واصف دندان رسول ثقلین
وقت تسویدبخش شده اختر کاغذ

صفت موے محمد و ثنائے زلفش
گر نویسم شود ش تخته عنبر کاغذ

چونکه تحریر کنم وصف رخ احمد را
بخدا گردد ازان مہر منور کاغذ

وقت تعریف و ثنای خط آن جان جہان
گشته از مشک ختن نافه اذفر کاغذ

صدمه از ہجر مدینه که دلم میدارد
حالتش چون نبوشتم شده مضطر کاغذ

خاک نعلین ترا کحل جواہر کردم
زینو جه صاف شده دیده جوہر کاغذ

پرتو حسن محمد که نگنجد بجہان
عجبم زان که چگونه شده ماہر کاغذ

۹	عرقش مثل عطر یافت ہر دم محمود کن مدیحش بشود تا که معطر کاغذ	۵

کند ندامت از بس زبانم لذیذ
ز وصف تو گردد دہانم لذیذ

بغیر از تو کس را نخوانم شہا
جمالت کند کام جانم لذیذ

سوا ذکر حسنت و لمعات تو		کتابے کدامی ندانم لذیذ
مرا عشق احمد گرفتہ چنان		کزان گشت آہ و فغانم لذیذ
ز دنیا و اُخرٰی نداقم برفت	ق	نہ اینم لذیذ و نہ آنم لذیذ
ولے حبِ احمد و عشقِ نبی		با ہست از و و جہانم لذیذ
خمیرم ز عشقِ نبی یافتست		بگوشت بیاید بیانم لذیذ
ز مولود خوانی احمد خدا		ہمیشہ بدارے مکانم لذیذ

٦	چو محمود سودائے طیبہ نمود بیانش شدہ و زشانم لذیذ	١٧

عشقِ احمد کا گلے جبکہ مین ڈالا تعویذ		وحشت و حزن و جنون میرا اٹھایا تعویذ
نہ ثلاثی و رباعی کی مجھے خواہش ہے		رکھتا ہون نام محمد کا مین ستہرا تعویذ
ہے نہین مہرِ سلیمان کی تمنا ہرگز		نقشِ نعلین مبارک کا ہون کہتا تعویذ
ساحرونسے مین نہین ڈرتا ملا ہے مجکو		پنجتنِ پاک کا اور نادِ علی کا تعویذ
خوف کیا مجھکو نکیرین کا ہوگا بلحد		نقشِ پائے نبوی دلکا ہے میرا تعویذ
عاملان چلہ کشی کرکے بصدہا محنت	ق	ہر طرح سے لکھے وہ شکل کو بدلا تعویذ
کفر و عصیان کے امراض دفع کرنیکو		اسم صلوا سا کوئی مین نہین پایا تعویذ
سایۂ دیو و پری سے نہین ہی خوف اوسے		ذاتِ بیسایہ کا سر پر جسے ہیگا تعویذ
کردیا جب سے مجھے سودائے مدینہ مجنون		حرمِ پاک کا میدان ہوا لیلا تعویذ
گر ہو منظور دلانا مجھکو نجاتِ کونین		بس ہے کر تونے محمد کا سراپا تعویذ
ہمقرن میری کیا کرتے ہین سہرِ افلاک		یا محمد دو مجھے کوئی یک ایسا تعویذ

شعلۂ شوقِ حجاز اسلئے بہڑکا دلمین		گاب شیرین مدینہ کا ہو اپنا تعویذ
جبکہ پہونچائے مدینہ مجھے اللہ باللہ		پائی زوارونکے نقشہ کا لون اچہا تعویذ
یا محمد مین طلبگار ہون تم سے ہردم		تابع نفس نہون ایسی تو دلوا تعویذ
نفسِ امارہ جو سرکش ہی میرے یکدم		اوسکی تسخیر کا یک دیجئے گنڈا تعویذ
طاقِ ابروی نبی کو جو میرا سجدہ ہے		یہی کعبہ کے حرم سے ملا پہلا تعویذ

٧	وصفِ احمد سے زبان ہوتی ہے شکر پارہ اس سبب ہیگا وہ محمود کا پیارا تعویذ	٧

ہیگا کلام سرورِ شیرین دہان لذیذ		مدح نبی سے کیون نہو میری زبان لذیذ
ہجرت کی آگ سے مین ہوا ہون جو تشنہ لب		اونکے عرق کا مجھکو ہوا آبِ روان لذیذ
مجکو نہین ہے قند و نباتِ مصر سے کام		نعتِ نبی کا بس ہے خیال و بیان لذیذ
شیرین حدیث مصطفے سن لیگا دل اگر		اوسکو نبات و قندِ شکر کہان لذیذ
کس ہونسے ہو ثنائے خط و روی مصطفے		ظلمات مین ہو چشمۂ حیوانِ شان لذیذ
ہجر نبی سے بسکہ تڑپتا ہون ہند مین		سیل سرشک خون سے ہے روح جان لذیذ

	محمود صدقِ جان سے ہے مداحِ شاہِ دین اوسکا سخن قبولِ تمامی جہان لذیذ	
١	ردیف الراء المہملہ	١١

ہر دم از آئینہ ات محو است حیران دگر		در نظر از سنبلِ زلفت پریشانِ دگر
خود بخود از آتشِ دل سوختم مثلِ چنار		آہ من ساز و سراسر و چراغان دگر

چون کنم نظارهٔ گلشن که یاد روی او — می نماید هردمم سیر گلستان دگر
مردهٔ جان بخش لعل آن بت عیسیٰ نفس — از وفور شوق دارد هر زمان جان دگر
چون شکر خند تو شوری داشت زخم جان مگر — دارد از فکر لب لعلت نمکدان دگر
زلف و روی یار را هر لحظه می بینم بهم — ظاهرا در دست هندو هست قرآن دگر
همسر لعل تو کے یاقوت رمانی شود — جا مکن داری تو هم ملک بدخشان دگر
یادگاری هست سیل اشکم از طوفان نوح — بسکه دارد در بغل هر قطره طوفان دگر
چون نباشم منفعل من از تهی دستی دل — میرسد هر لحظه از تیر تو مهمان دگر
چون نهد در وادی مجنون صحرا گرد پا — این دل دیوانه را باید بیابان دگر

۹	بادشاه کشور معنی بجز حاجب کجاست گشته چون محمود از فیضش سخندان دگر	۲

نوبت پیمانهٔ ما شد بدوران دگر — زانکه ساقی میکند هر لحظه پیمان دگر
مطلب از سیر گلستان دیدن شمشاد نیست — جستجو هر سو کنم سرو خرامان دگر
گر نگردد ملغ نظاره ام سیل سرشک — جلوه اش هر دم کند طرح گلستان دگر
کشتهٔ چشم بتانم جای حیرت نیست اگر — روید از خاک مزارم نرگستان دگر
شهسواران راست جولان گه چه زیبا لیک هست — توسن ناز ترا اے شوخ جولان دگر
کے ز تو درمان پذیرد درد پنهانم مسیح — کز پے بیمار هجر الست درمان دگر
ای جنون رحمے که از دست تو من تنگ آمدم — تا کجا آرام پے دست گریبان دگر
چشم آن دارم که بنوازی بزخم تازهٔ — ساز ما را کشتهٔ شمشیر احسان دگر

	چون نداری بر زبان ذکر رخ نیکوے یار	

۱۱	از سر نو حفظ کن محمود قرآن دگر	۳

خط بر خسار تو دارد شوکت و شان دگر — گشت هر مورے بعهد تو سلیمان دگر
هر طرف در کوے تو بینند قربان دگر — خنجر ناز ترا باشد شهیدان دگر
هر کسم دل اندر آن چاه زنخدان دید و گفت — یوسف دیگر نگر در چاه کنعان دگر
داغها دارم بدل از آتش عشق بتان — کرده ام در خانهٔ کعبه چراغان دگر
بسکه تیر ترکش مژگان او دارم بدل — روید از خاک مزار من نیستان دگر
کے قبول دل فتد یاقوت رمانی مرا — دارم از لخت جگر دامن بدخشان دگر
خوشنویسان بحکم چون خامهٔ خود نشکنند — از خط زیبا بروے لست عنوان دگر
دیده بر راهست زخم دل شوم قربان تو — گر سرفرازی زہے طالع به پیکان دگر
چون نبندم در گلوے خویشتن زنار ها — دارم از زلف سیاهش کافرستان دگر
ای فلک صد حیف من در کلبهٔ تاریک غم — ماه روے من شود شمع شبستان دگر

۱۱	کے شود قربانی محمود آن مه را قبول کاورندش هر زمان در پیش قربان دگر	۴

نهان ز دیدهٔ غمدیده گشت تا رخ یار — یکیست در نظرم روز روشن و شب تار
جدا از یار با اغیار چون شوم خورسند — چو رفت مهره ز کف سازم از چه رو با مار
چو شبنم از چه نگریم که اندرین گلشن — خروش زاغ بر آید بجاے صوت هزار
شراب وصل تو یکجرعه ناچشیده دریغ — کشم ز هجر تو اکنون هزار رنج خمار
نخست عشق تو دل را نمود بود آسان — ولے کنون شده جان بر و نش ازین دشوار
برے دوست توان برد طعنهٔ دشمن — خورند از پے یک گل هزار و شتهٔ خار

بلب رسید ز غم جانِ ناتوان و نکرد
تو شاد خفته ببالینِ ناز شب تا روز
اگر بغم گذار روز و شب مرا چه غمت
برید هر که درختِ امیدِ من یا رب

زلعلِ خویش مداوای این دلِ بیمار
مراست گریه همی کار دیدهٔ بیدار
تو شاد باش که باشد مرا غمت غمخوار
مباد از خود و از عمرِ خویش برخوردار

۵
ازان زمان که بپوشید روی از محمود
نهاده روی چو کاه از فراق بر دیوار
۹

بغیر خطِ سیه گرد صفحهٔ رخِ یار
بیک کرشمهٔ دو چشمش مرا رباید دل
هلال بر سرِ خورشید اگر ندیدستی
ربوده خال و خط و زلف و چشم و عارضِ او
بغیر چهره و زلفِ بتانِ کافرکیش
ز دیده های درافشان بیادِ آن لبِ لعل
خجل شدند ز سودای خویش با گل و سرو
هزار گونه شکایت بود ولی چکنم

کسی ندیده بهم اتفاقِ لیل و نهار
بحیرتم که کند شیر را غزاله شکار
ببین بچهرهٔ آن ماه ابروی خمدار
مرا ز دستِ دل و دین و تاب و صبر و قرار
ندیده ام که بمصحف کسی نهد زنار
هزار بار خجل گشته ابرِ گوهربار
چو دید قمری و بلبل قد و رخِ دلدار
که ضعف مهرِ خموشی است بر لبِ اظهار

۶
زشاخِ شوق بصد نغمه روز و شب ای گل
بباغِ عشقِ تو محمود است صوت هزار
۱۱

چنین که لعلِ تو شیرین بود بطبع مگر
خطِ سیه شده آغاز بر لبِ دلبر
کجاست خالِ سیاهش بچهرهٔ انور

که خورده تو بطفلی بجای شیر شکر
عجب که بر سرِ آتش دمیده سبزهٔ تر
میانِ چشمهٔ خورشید رسته نیلوفر

زخطِ سبز بآن لعلِ نوش پی بردم
بود به هجرِ رخت جان بر لب آمده ام
بر آن سرم که بپای تو جان فشانم تا
رخ تو باغِ بهشت است و خال رضوانش
بجاست روی تو ای مه نه بیند ار زاهد
شده است تنگ گلت سوسنی نمیدانم
برنگِ لعلِ لبت سرخرو نشد یکدم

بسوی آبِ بقا خضر شد مرا رهبر
چو آفتاب لبِ بام و چون چراغِ سحر
به بینم از دمِ جانبخشیِ لبِ تو اثر
قدِ تو طوبی و لعلِ تو چشمهٔ کوثر
که مهر را نتوان دید دیدهٔ شپر
کدام گرم نگاهش کشیده تنگ ببر
بخورد غنچه ز حسرت هزار خونِ جگر

۷
بمیر دار به تمنای دیدنت محمود
بجای سبزه بروید ز خاکِ او عبهر
۷

اگر روم بی رخ تو در گلزار
زند تا بگوشِ گل هر گز
بر سرِ خاکِ کشتگان رخش
گشت تبخاله مهر بر لبِ من
سوختم شمع سان ز آتشِ هجر
لختِ دل نیست بر سرِ مژگان

رگِ گل میخلد بدیده چو خار
اگر کند ناله عندلیبِ هزار
آه جان سوز هست شمعِ مزار
سوزِ دل تا نسازمی اظهار
وقنا ربنا عذاب النار
سرِ منصور هست بر سرِ دار

۸
گر تماشای گل کنم محمود
میشوم شرمسار از رخ یار
۱۱

هر خمِ زلفت بپای دل بود بندی دگر
هر کسی در وصفِ او انواع میگوید سخن

میشود دیوانهٔ حسنت خردمندی دگر
من همین گویم که او را نیست مانندی دگر

جز قدش کز میوهٔ گل هست اورا برگ و بار — نیست اندر یک چمن سرو برومندی دگر
همچو آتش از هوا سودای من گردد فزون — چونکه واعظ میدهد هردم مرا پندی دگر
نیست درمان از گل و قند این دلِ بیمار را — زان لب شیرین نیست حرف تلخ گلقندی دگر
کردی از شورِ تبسم زخم دلها بر نمک — زان لب نوشین خدا را یک شکرخندی دگر
تار تارِ جیب را دستِ جنون بر باد داد — تا کجا ناصح کند هر لحظه پیوندی دگر
گر تو گلگشتِ چمن خواهی در آور سینه ام — سینهٔ من کز گل داغ است الوندی دگر
از تپِ غم سینهٔ من هم بخارائے بود — لعلِ نوشین گر ترا باشد سمرقندی دگر
مادرِ دنیا ندارد مهرِ فرزندان خویش — میکشد هر لحظه این بیرحم فرزندی دگر

۹	گفتمش از وصل کن شادان منِ مهجور را گفت ای محمود با غم ساز یک چندی دگر	۲۲

ایکه با کامِ تو گردون را مدار ۱ برمرادت ست دورِ روزگار
باد دایم رایضِ حکمت سوار — برفرازِ ابلقِ لیل و نهار
با علوِ قدرت اے رفعت پناه ۲ اوجِ گردون می نماید همچو چاه
بر سرت سازد فلک از مهر و ماه — روز و شب گلهاے سیم و زر نثار
همت تو برده تا برفیض پے ۳ در جهان محروم نبود هیچ شے
نامِ قاآن و حاتم کرده طے — دستِ احسانت زفیضِ بیشمار
نم برد از بحرِ دستت ابر اگر ۴ بر دمد از خاک جاے سبزه زر
از درختان هر زمان جاے ثمر — بر زند سر عقدِ درِّ شاهوار
روز هیجا گر کشی تیغ از نیام ۵ از پئے قتلِ حسودان لیام

کیو و زال و رستم و سهراب و سام — پیشِ تو باشند طفلِ نے سوار
شد زانعامِ تو خالے بحر و کان ۶ نیست اندر دهر از گوهر نشان
دست جودت کرده با عالم همان — آنچه سازد با چمن ابرِ بهار
ایکه ذاتت معدنِ جود و سخا ۷ آمدم پیشت کنون با صد رجا
تا مسِ امید گردد کیمیا — یک نظر فرما برحالِ زار
هست فرزندم رفیع الدین نام ۸ در پے تالاشِ روزی صبح و شام
من گرفتار اندرین پیری بوام — هستم از بیکاری او زیرِ بار
رحم بر حالِ منِ دل ریش کن ۹ هم بفرزندم عنایت بیش کن
منسلک در چاکرانِ خویش کن — تا ترا باشد کمین خدمتگذار
بر تنم هر مو اگر گردد زبان ۱۰ شکر انعام تو کردن کے توان
لاجرم محمود تو اندر بیان — بر دعا اکنون نماید اختصار
باد دورِ آسمان با کامِ تو ۱۱ جمله عالم بهره ور زانعامِ تو

۱۰	در جهان مشهور بادا نامِ تو کام بخش و کامران و کامگار	۱۶

جهانِ جود و کرم صدرِ مصدرِ ایثار — اکہ چرخِ پیر ہے تیرا کمینہ خدمتگار
ستودہ صدر جوان بخت و آسمان وقار — حسب نسب سے ترے واقف ہیں اولوالابصار
فلک شکوہ تو وہ ہے کہ آفتاب تیرا — بنا ہے خطِ شعاعی سے طرۂ دستار
تیرے سریر کو ہے ننگ اوجِ گردون سے — ہے تیرے تاجکو اب تابِ آفتاب سے عار
مدام دولت و اقبال ہیں تیرے پس و پیش — ہمیشہ فتح و ظفر ہے تیری یمین و یسار
جہان ہے مثلِ صدف تشنہ لیک صورتِ ابر — ہے تیرا دستِ سخاوت ہمیشہ گوہربار

جہان مین قہ ہی وہ عادل کہ آب و آتش کو — ہے تیری عہد مین برعکس ایکجا پہ قرار
تیری زمان عدالت مین امن ہے یہانتک — ق اگر شراب سی پہونچے کسیکو رنج و خمار
عیوض مین خوشۂ انگور کے تئین کھینچے — مدام شحنۂ انصاف تیرا بر سر دار
عدو کو ہو تیرے کیا تاب ہمسری تجھسے — سراب و بحر مین ہیگا تفاوت بسیار
تیرا نظیر جہانمین نظر نہین آتا — ق بجز تیری یہی کہتے ہین سب اولوالانظار
تیرے حضور مین کرتا ہون اے غریب نواز — تنگ ہو کے مین احوال اپنا سب اظہار
کہ گرچہ سد رمق ہے مجھے یہان حاصل — ولے ہون درد فلاکت سی مین بہت بیمار
طبیب جور سے محمود کو تیری ہے امید — کرے علاج وہ اپنا بشربت دینار
ہمیشہ تاکہ زمین ہووے صورت مرکز — فلک کو دور ہو اطراف صورت پرکار

۱۱	جہانمین رہ تو ہمیشہ بعشرت و آرام حسود کو تیرے سرگشتگی ہو لیل و نہار	۲۴

میکند دل ثنای چہرۂ یار — آیت نور میکند تکرار
پیش روے تو ای مہ بے مہر — شمع را نیست گرمی بازار
پیش لعل تو با ہزار زبان — غنچہ را نیست طاقت گفتار
گر کنم وصف آن دہان چہ عجب — خواندہ ام شرح مخزن اسرار
عالمے بوسۂ لبش خواہند — یک انار است و رود صد بیمار
چشم بادام و پستہ لب قد سرو — وین عجب بین کہ سروش آرد بار
بوسہ چون گیرم از لبش کہ شود — از نزاکت انار خندہ فگار
از غم صافی بنا گوشت — در صدف سوخت گوہر شہوار

سایۂ طرہ بر کمر مفکن — کمرت زار و طرہ ات پرکار
ہمچو بلبل ہزار نالہ کنم — روے گل بینم ار بجز رخ یار
خون ز غیرت رود ز دیدۂ من — گر کنی سیر باغ با اغیار
بسکہ در دل خلید نشتر غم — خون چکد از لبم دم گفتار
شکر احسان تیغت القاتل — ہر لب زخم میکند اظہار
ظلم بجد اگرچہ میرانی — بر من زار مستمند نزار
لیک در پردہ شاید آموخت — آسمان این شعار ناہنجار
بیقین دانم اینکہ از سر من — ق بکند دور ظلم تو زنہار
غیر آن داد بخش مظلومان — اسد اللہ حیدر کرار
کز شرف خاک آستانہ اوست — سرمۂ دیدۂ اولوالابصار
کاسر کفر و ناصر ایمان — حامی دین احمد مختار
ایکہ اندر پناہ معدلتش — ق اگر کند مور را التعدی مار
از تن مار زندہ پوست کند — شحنۂ باس او بگیر و دار
گر شد خاک آستانہ او — ق کور در چشم توتیا کردار
چہ عجب گر درین جہان یابد — شرف رویت خدا صد بار

۱۲	وصف شان تو چون کند محمود کہ ایاز تر است خدمت گار	۲۱

اے بکامت دور دوران را مدار — دور دورانت مراد روزگار
بر تو سازد آسمان از مہر و ماہ — روز و شب گہہاے سیم و زر نثار

وار واز تاب فروغ سلطنت — تاج تو از تابش خورشید عار
مسندت اصلیست فرع او سریر — دولتت فرعیست اصلش استوار
حکم بدرا باز میدوزی بچرخ — از گشاد ناوک گردون گذار
پیش شمشیر توچون یکسان بود — شیر شادروان وشیر مرغزار
روبهی سازد چه دشمن تیغ تو — ناخن شیراست وقت کارزار
پرچم رحمت ور آشوب نبرد — لیلة القدریست درروز شمار
ق هست چون جزوے زنام نامیت — اسم سامی شه ولدل سوار
بر عدو سازد اگر نبود عجب — جوهر تیغ تو کار ذوالفقار
عدل تو بندد بشاخ گل صبا — دامن گل چاک اگر گردد زخار
پرورد شاهین بسان مادران — بچۂ گنجشک را اندر کنار
ق چون نویسم وصف آتش پاره ات — خامه از دستم جهد همچون شرار
صورت اورا مصور چون کشد — همچو برقش بر زمین ناید قرار
ماه نو نبود که جست از پاے او — نعل وشد گوش فلک را گوشوار
تا دهد گه کام وناکامی گہے — خلق را دوران چرخ بیدار
در جهان باشی بکام دوستان — کام بخش وکامران وکامگار
بخت تو بیدار وبخت دشمنان — باد اندر آرزوے کوکنار
از یم دست توے بحر نوال — تر همی واشت از نمی ابر بهار
غنچه با مشت پر از زر از کجا — بر دمیدے از سر یر شاخسار

همچو محمود مدح گو شاعری	

۱۳	کس ندیده بر در تو بنده وار	۲

چونکه پیدا گشت سرعت جنگ را — از عنایات خدا از بیا پسر
سال میلادش بمحمود فصیح — گفت هاتف مه جبین فرخ سیر
قطعه ۱۳۱۲

۱	ردیف الزاء المعجمه	۹

کشتۂ چشم تو مستست چو در خاک هنوز — لاجرم میدمد از تربت او تاک هنوز
اثر نالۂ بلبل نگر و سوز فغان — کہ عیانست به پیراهن گل چاک هنوز
در بر لعل تو یکبار بزد لاف عقیق — تیغ الماس خورد از کف حکاک هنوز
صید دل کشته نگردیده مگر کان صیاد — بینمش باز نه بستست بفتراک هنوز
جان غم دیده زتن رفت ونیامد افسوس — بر سر کشتۂ خود آن بت بے باک هنوز
بوسۂ از لب شیرین تو خواهم که مرا — هست از خال لبت نشۂ تریاک هنوز
کشتہ بر کشتہ طپان گشته وشمشیر جفا — باز از کف نه نهد آن بت سفاک هنوز
بر جمال تو ز حسرت نگران است ای شوخ — کشتۂ نرگس مستت بدل خاک هنوز

۲	کرده باآنکه از آن ماه جدایم محمود در کمین است مرا گردش افلاک هنوز	۹

ترا که طلعت یار است شمع جان افروز — دلا بحالت پروانه خوش بساز وبسوز
بر جمال تو امیه چنان بود خورشید — که در برابر خورشید کرم شب افروز
هزار وعدۂ فردا خلاف شد بارے — خلاف وعدۂ فردا مکن خلاف امروز
زبان شمع بریدم که بعد ازین نکند — حدیث محلس عشاق پیش غیر بروز

قدِ تو سرو و خطت سبزه زار و زلف سمن — لب تو غنچه و رخساره بوستان افروز
مباش بی می گلرنگ و یار گل رخسار — کنون که فصلِ بهار است و موسمِ نوروز
اگرچه شد ز لگدکوب فرقتم پامال — هوای وصلِ تو از سر برون نرفته هنوز
بپای خویشتن آمد ترا بحلقهٔ دام — دلِ رمیدهٔ من همچو صیدِ دست آموز

۳ | ازان بود دلِ محمود را بغم الفت — کش از غمِ تو بود شاد جانِ غم اندوز | ۹

چو حسن جلوه کند بارخِ جهان افروز — بجلوه آئینه سازد ز عشقِ عالم سوز
بغیر آن قد و عارض ندیده ام هرگز — که بشکفد ز سرِ سرو بوستان افروز
بوصلِ خویش مرا داد وعدهٔ فردا — بشرط آنکه ز هجرم بسر رسد امروز
مریز خون گرفتار خود بر تیغِ جفا — چرا که نیست روا قتلِ صیدِ دست آموز
ز شور آنکه چو فرهاد جانِ شیرین داد — رود ز دیدهٔ کهسار سیلِ اشک هنوز
بسینه سرِ غمت بود مختفی لیکن — ز اشک دیدهٔ غماز من نمود بروز
تو ئی بخواب چو بختم ز شام تا بسحر — منم چو بختِ تو بیدار هر شبی تا روز
مبر تو منتِ جراح و چاک زخم جگر — ز سوزنِ مژه و تارِ اشک خویش بدوز

۴ | بوصلِ آن مهِ نامهربان بجو محمود — بروز اخترِ مسعود و طالع فیروز | ۷

مینماید از هجومِ خطِ لبانِ یار سبز — لعل از زنگِ جنبش شد زمرد وار سبز
سبزهٔ سیراب یا رسته است پیرامون گل — یا دمیده خط بر اطرافِ رخِ دلدار سبز
ظالم از طفلی بود اندر سرِ آزار خلق — میخلد در پا اگر هرچند باشد خار سبز

داده در زهرآب خنجر را القتل عاشقان — یا نمود از وسمه خود آن ابروی خمدار سبز
همچو نخل آتشینم نیست پروای بهار — زانکه میگردد مرا از سوختن گلزار سبز
میخورد از چشمهٔ چشمِ ترِ عشاق آب — زان بود پیوسته سرو قامتِ دلدار سبز

۵ | میدهد از جویبارِ دیده اش محمود آب — در زمینِ دل شود تا تخم مهرِ یار سبز | ۷

بیروی تو گر سوی چمن بنگرم امروز — در دیده زند هر رگ گل نشترم امروز
جا کرده بدل شوقِ لبِ دلبرم امروز — لبریز ز تسنیم بود ساغرم امروز
در هالهٔ آغوشِ من آن ماه در آمد — بر اوج رسیده ز حضیض اخترم امروز
در شوقِ لبِ نوشِ تو سوزد دلِ ناکام — اینطرفه که در دوزخ ازان کوثرم امروز
رنگین سخنم از صفتِ لعلِ لبِ او — گشته رگِ یاقوت نخ مسطرم امروز
بی زر نشود وصلِ بتِ سیمتن آری — هرکس که بود صید بدامِ درم امروز

۶ | محمود نوشتم چو حدیثِ لبِ شیرین — گردیده قلم همچو نی شکرم امروز | ۱۲

قطعه

ای جهان داوریکه گردون را — هست در خضرتِ تو روی نیاز
یعنی سبزی
تا زمین کرده بندگیت اوا — میکند بر فلک تفاخر و ناز
آن توئی کز کمالِ فهم فطن — ره بانجام می بری ز آغاز
وندر آئینهٔ دلت روشن — همچو جامِ جهان نما همه راز
در زمانِ عدالتِ تو چنان — فلک از طرزِ ظلم آمده باز
که نباشد بپنجهٔ گنجشک — آشیانِ غیرِ چنگلِ شهباز

	ق	
آنچنان گستریده خوانِ کرم		دستِ جودِ تو ای غریب نواز
که گرفتارِ امتلا گردید		خود ز سیری شکم گرسنهٔ آز
ای ترا نیست در حشم مانند		وی ترا نیست در کرم انباز
کی توان کرد مدحتِ محمود		صعوه را نیست بر فلک پرواز
به که اکنون گشاده دست خضوع		شوم از بهر تو دعا پرداز

تا جهان است در جهان باشی
با دلِ شادمان و عمر دراز

۱	ردیف السین مهمله	۹

از گرفتاری به بلبل نیست پروا در قفس	گر نهد صیاد پیشِ او گلی را در قفس
با هزاران رنگ گردید که اندر یادِ گل	موج زن از اشکِ بلبل گشت دریا در قفس
در خیالِ خالِ او گردد اسیرِ زلف دل	بر هوای دانه افتد مرغِ دانا در قفس
راست ناید در میانِ دل خیالِ آن کمر	هیچ میدانی که افتاد است عنقا در قفس
صیدِ آن صیاد شد مرغِ دلم کز صیدِ خویش	خود نمیگیرد خبر انداخته تا در قفس
هیچ ناید در کفِ صیاد غیر از مشت پر	مفت شد بدنام کرده بند ما را در قفس
روی پروازی ندیدم تا شکستم بیضه را	یا مکان بر دستِ صیادم بود یا در قفس
سیرِ گلشن همصفیران را مبارک گر چمن	مانده ام دور از دیار و یار تنها در قفس

شکوه ها محمود میدارد ز تلخی های عیش
طوطی شیرین زبان زان هست گویا در قفس

	ـ۲ـ	
تو سست مهر نداری سرِ وفا با کس		جفا بر اهلِ وفا شیوهٔ تو باشد و بس
بدردِ دل نرسد دلبرِ مسیح دمی		که مرده زنده کند هر دم از نسیمِ نفس
چه طلعتی که بود آفتاب با همه تاب		بر فروغِ تو چون پیشِ شعله تابِ قبس
بیا در روی تو عشاق راست زمزمه ساز		چو بلبلانِ کهن شوق بر گلِ نورس
ز سینه مرغِ دلم شد بطرهٔ تو مقیم		اسیرِ دامِ تو آزاد شد ز قیدِ قفس
بحرمنی بگذر ز آشیانِ من ای برق		که نیست در خورِ تابِ تو این خلاشه و خس

۳	بدامِ او بحقیقت اسیر شد محمود هزار شکر که آزاد شد ز بندِ هوس	۷

دردِ تو مرا انیسِ جان بس	دل را غمِ چون تو دلستان بس
جان و دلِ زار و مبتلا را	اندوه و غمِ تو جاودان بس
یک بوسه از آن دو لعلِ نوشین	گر دست دهد مرا همان بس
وز جمله جهان مرا نصیبی	زان لعلِ لبِ شکرفشان بس
یک عشوه از آن دو نرگسِ مست	از بهرِ خرابی جهان بس
ما را ز هزار سروِ موزون	یک جلوه از آن قدِ چمان بس

۴	محمود ز جان بشرطِ امکان بر درگهِ دلبرم مکان بس	۹

بزلفِ پرشکنی راه برده ام که مپرس	بمار راه زنی راه برده ام که مپرس
بکوی گلبدنی راه برده ام که مپرس	بغیرتِ چمنی راه برده ام که مپرس
بسوی پیرهنی راه برده ام که مپرس	به پردهٔ کفنی راه برده ام که مپرس

بستر آن دهنِ بے نشانِ سحر بیان — به غنچهٔ دهنے راه برده ام که مپرس
بکوے یار که نبود گذار باد آنجا — به محنت و محنے راه برده ام که مپرس
چو شامِ هجر بود تیره صبح وصل مرا — بشمع انجمنے راه برده ام که مپرس
گسسته سبحه و زنار بسته ام اے شیخ — بکیشِ برهمنے راه برده ام که مپرس
چو یاد حسن مبینه بدل که گنجید است — بگلشن چمنے راه برده ام که مپرس

	همیشه نعتِ محمد بدل کند محمود به معجز سخنے راه برده ام که مپرس	
۱	ردیف الشین المعجمه	۱۱

گر نقاب افگند آن مه ز رخِ انور خویش — مهر از شرم بدزدد بگریبان سر خویش
انتظارِ تو مرا آئینه سان حیران کرد — نظرے باز ندیدی بمن از منظرِ خویش
گر کند طالع بیدار من امشب یاری — خفته تا روز ترا تنگ کشم در برِ خویش
گر درآئی بگلستان چه عجب بهرِ نثار — آورد غنچه اگر پیشِ تو مشت زرِ خویش
شمع سان در رهِ عشق تو چه ثابت قدمم — که غمِ پاے مرا نبود و فکرِ سرِ خویش
گلِ صدبرگ چو رعنا شود از خجلت زرد — گر نمائی بگلستان تو رخِ احمر خویش
لذتِ شربتِ تسنیم ز من پرس ای شیخ — که نهادم لبِ خود را لبِ دلبرِ خویش
لاف در پیشِ سرشکم مزن اے ابر بهار — که چو دریا کنمت غرق ز چشمِ ترِ خویش
کے کشم منتِ ساقی که ز چشمِ پر خون — منکه هستم مے گلفام کش از ساغرِ خویش
تا سحرگاهِ قیامت منما رخ اے روز — کامشب آن ماه مرا ساخته هم بسترِ خویش

۲	نظم رنگین تو محمود گر آید به چمن یک قلم پاره کند گل ز حسد دفترِ خویش	۹

نیست آن بے رحم را بر نالهٔ زارِ تو گوش — تا بکے بیهوده نالی ای دلِ نادان خموش
همچو مینا زار زان گریم که خوش آید همی — چون صدای خندهٔ ساغر ترا جانا بگوش
پایم از وحشت نه جا شد قائلی آخر کجاست — چند باشد این سرِ شوریده یا رب بار دوش
بعد ازین از ما مجو سودے که مادر باختیم — در رهِ سودای عشق دوست نقدِ عقل و هوش
دار واز و پیالهٔ ناز و بادهٔ گلفامِ حسن — ماهِ عارضِ سرخ گون و سرو قامت سبزپوش
پے گل و لے کے نشینم خاصه در فصلِ بهار — گر چمن بر خاست گل را جوش و بلبل را خروش
گرمی شوقِ محبت بین که هر دم چون شرار — میزند مهرِ نگارم از بنِ هر موے جوش
طعنه بر رندان مدان اے زاهدِ خودبین هنر — کس نگیرد عیب بر آزادگانِ عیب پوش

۳	خلق را محمود بخشد نشئهٔ فیض آنچه شد جرعه چینِ مجلسِ صافی دلانِ دردنوش	۹

آن مه که ز خوبی تمامش — شد خواجهٔ اختران غلامش
در حلقهٔ زلفِ عارضش نیست — خورشید بود اسیرِ دامش
خط نیست بگرد چهرهٔ یار — یکجا بهم است صبح و شامش
رفتار بکبک شد فراموش — از حیرتِ جلوهٔ خرامش
آویزهٔ گوش روزگار است — آوازهٔ حسنِ سبز فامش
دل وصلِ تو میکند تمنا — شد پخته مگر خیالِ خامش
هر چند که سوخت دل چو عودم — بوئی نرسید در مشامش

مشکل که شود بحشر هشیار | نوشید هر آنکه می زجامش

۴ — چون حسن تو شهرهٔ جهانست / محمود بلاغتِ کلامش — ۹

مرا بود بدل و دیده و جگر آتش
مرا که هست زعشقِ تو در جگر آتش
مرا زعشق لبت هست در جگر آتش
نوشته سوزِ دلِ خود چو نامه را بستم
کسیکه خط بلبِ یار دید شد حیران
بشوقِ آن لبِ شیرین بهچو شهد بیزم
مرا زعشقِ تو جز سوختن نشد حاصل
زسرخیِ لبِ نوشِ تو بسکه حیرانم

زدستِ عشقِ تو از پای تا بسر آتش
چکد بجای سرشکم زچشم تر آتش
چنانکه هست نهان در دلِ حجر آتش
گرفته شاه پرِ مرغِ نامه بر آتش
عجب که سبزه سیراب رسته بر آتش
چو شمع سوختم از پای تا بسر آتش
مگر که نخلِ محبت دهد ثمر آتش
در آبِ چشمهٔ حیوانست جلوه گر آتش

۵ — زتابِ شوقِ تو محمود آنچنان سوزید / که جای اشک بریزد زچشمِ تر آتش — ۱۴

از وجهِ شمعِ رخ در گل زده آتش
زلفِ سیه او که دلم سوخت بعد عشق
هر چند که سازانِ فرح هست ولیکن
شوقِ حرمت آنچنان لیلای دلم برد
عاشق را حلال است شراب همه ملت
دل رغبتِ نان های مدینه که بدارد

اندر دلِ پروانه و بلبل زده آتش
دیدم بچمن زار به سنبل زده آتش
عشقت به نغمه و چنگ و دهر دل زده آتش
مجنونِ مقید شده در غل زده آتش
از عشقت عجب هست که در مُل زده آتش
زان وجه درین هند بدُل مُل زده آتش

دل آرزوی روی تو نالانست دلِ من
روزیکه مرا خادمِ طیبه بکند حق
کفار زتلقین بهدایت نرسیدند
از ور گرب قربِ قدومت که بخواهم
عازم دلِ من طرفِ مدینه شد هر آن
هر کس که بحجز طیبه رود راه دگر را
ای آنکه زحُب تو در آغوش بگیرد
محمود که از عشقِ تو یک آه بسازد

حتی که زسوزش به تقلقُل زده آتش
سازم بیقین جملهٔ تفاضُل زده آتش
قهار بآن جملهٔ قوافل زده آتش
زین رو دلِ زارم بتفاضل زده آتش
حقا که ازان خود بتکاهُل زده آتش
الله براتش بکند آن مُل زده آتش
در پیشِ من اینست که آن مُل زده آتش
در عزت و شانِ خود هم دل زده آتش

۱ — ردیف الصاد المهمله — ۷

مردمک اکثر کند صبح و مسا در آب رقص
پرتوِ رخسارِ تو از گرمیِ هجرم بداشت
از خیالِ عارضت شام و سحر چشمم که داشت
از کمالِ هجرِ تو گشته دلم مثلِ حباب
پیشِ رویت مهر و مه باشند بی نور بحث
طاقِ ابروی محمد را ببینید عجب

دل بسینه دارد همچو کشتی گرداب رقص
مثلِ عکسِ آئینه بس در دلِ مهتاب رقص
همچو در امواجِ اشکم تابشِ مهتاب رقص
هست عجب خوی میکند در آبِ شوقِ ناب رقص
چون سرِ موجِ سرابِ راست و رسیلاب رقص
صالحان واندگر بیتاب در محراب رقص

۲ — از برای ماندنِ طیبه دلِ محمود را / هر وقت باشد هوس در سینه چون سیماب رقص — ۷

نورِ محمدی به قدم چون شد اختصاص
نورِ او از وجودِ او هرگز ظهور کرد

عشقش بگشت ازپی تجدید وجه خاص
یکسر زجهل کون و مکان یافته مناص

گردد زیک نگاه او گنجینه سینه ام	چون چشمۂ حیات بدارد لبش خواص
از نظر قہر او دل کفار میگداخت	مانند آتشے کہ کند کار بار صاص
از فضل و ز عنایت او عفو را ظہور	بار غضب عیان شود از غصہ و قصاص
در حشر چون شفیع شود بندگان را	کل عاصیان جملہ امم را کند خلاص

۳	محمود شاہ روز قیامت محمد اند از بہر کل عوام و ہم جملہ خواص	۱۱

نیم بسمل سان طپم شاہا کن از ہجران اخلاص	زآب وصل خویش کن زین آتش سوزان خلاص
اندرون طیبہ خوان یا رویت خود را نما	تا شود مجنون رویت از غم حرمان خلاص
نار جرمم تیز تراست پیش سرد عملی من	از لب جان بخش تو فرماپے درمان خلاص
ہستم اندر ہند بیکس عاجز و مضطر مدام	از برای آل و یاران کن ازین زندان خلاص
شوق ماندن در مدینہ بس کہ گریاند مرا	یا الٰہی زود گردانم ازین گریان خلاص
بے سر و سامانیم دارد توکل رنج و درد	جلد تر شاہا بفرما از غم دوران خلاص
خاک پائے زایران احمدی از صدق دل	کحل چشم دل کنم تا گردم ز عصیان خلاص
یا خدا از بہر جاہ رتبہ محبوب خویش	دہ مرا فوراً از ہجر و رنج بے پایان خلاص
مہر و مہ با روشنی ہای خدا داد خودش	پیش روی پاک احمد یابند از رخشان خلاص
بر سرم بار معاصی بس گران ہست یا رسول	زان گرانباری بکن و ز پنجہ شیطان خلاص

۴	لطف فرما شہ بحال زار محمود حزین تا شود از درد ہجر این بندہ حیران خلاص	۱۵

محمد مصدر نور خدا خاص	اوسی سے ابتدا ہے دوسرا خاص

ہے اونکا نام با نام خدا خاص	کہ احمد عرش و کرسی پر لکھا خاص
لک و چوبیس ہزاران انبیا تھے	یہ سب کا ہے وہ فخر انبیا خاص
ہمیشہ باریاب رب وہی ہے	تھا مخصوص جناب کبریا خاص
اوسیکے نور سے یہہ سارا منڈان	ظہور اول و آخر ہوا خاص
صفات اونکے کسی سے کب بیان ہو	خدا اونکو بلاکر خود ملا خاص
یہی چشمون سے اونے رب کو دیکھا	جب عرش حق پہ خود وہ چلدیا خاص
خدا مخلوق جملہ جبکہ چاہا	کیا انکو کتب کا مبتدا خاص
فصیحان جہان عاجز ہے اون سے	کہ اونکا ہے کلام اللہ کا خاص
تم ہی بخشانے والے کل امم کے	کرینگے سب نے تم سے التجا خاص
بروز حشر سب ڈرتے رہینگے	تمہی ہونگے وہان مشکل کشا خاص
مراتب آپکے ایسے بڑے ہین ہو	کہ حق لولاک کو خود کہدیا خاص
ہو چشمان ظاہر و باطن کے روشن	زخاک طیبہ گر ہو طوطیا خاص
غلامون پر شفقت اپنے رکھنا	رویہ یہہ خدا تمکو دیا خاص

۵	تمہارا لطف چہتا ہیگا محمود کہ آپ ہی کا ایاز باوفا خاص	۱۶

قلب کو ہے غوث اعظم سے گوارا اختصاص	سینہ کو میرے اونہی کا ہے پیارا اختصاص
حجرہ ہای پاک کا ہر ایک مسکین شوق سے	حب محبوب خدا دلمین گذارا اختصاص
شبنم فیض آپکا برسیگا باغ سینہ پر	شجرہ دل سے میرے پہولے ہزارا اختصاص
صاف آتا تھا نظر چہرہ مجھے محبوب کا	کو جہ دلمین کبھی نہیسان اوتارا اختصاص

بارگاہ غوث بہتر ہے سرائے خلد سے
کیون نہو بغداد سے اکثر ہمارا اختصاص

بوستانِ دلمین میرے ہے تفرج غوث کا
سینہ قد مون سے اونہی کے ہر سنوارا اختصاص

عشق ہے غوث الورا کا مجکو ہر دم برملا
ہے دلِ مضطر کو اوس ہی کا سہارا اختصاص

لو لگی ہے شمع دلکو آپکے نامون سے جب
اُنکی الفت سے کیونکر ہو کنارا اختصاص

گر مجھے ملجائے دربانی درِ محبوب کی
درگہِ والا سے ہو مجکو بشارا اختصاص

کوئی محبوب خدا مین گر دفن ہوتا میرا
عالمِ بالا پہ ہوتا بس پکارا اختصاص

زلف و خط سے آپکے مجکو پریشانی ہوئی
لیک دل زنجیر مین وابستہ میرا اختصاص

حبِ محبوب خدا سے کوئی شے بہتر نہین
اُنکی ولہین سے میرا شمارا اختصاص

سیر رہتا ہے مجھے گلزار روئے غوث کا
اسلئے دل ہو گیا ہے بس مُعطّرا اختصاص

اُنکی الفت کا سایل آپہی سے ہون جناب
از عنایت بخش دیجے وہ خدارا اختصاص

حبِ والنت اور محبت غوث کی ہو مبدم
دلکو میرے یا محمد کر نثارا اختصاص

گر خدا پہونچاے بغداد شریف پاک کو
طالع محمودؔ کا ہو ویگا پورا اختصاص

۱ | ردیف الضاد المعجمہ | ۷

از سراپاے چمن روے تو ام باشد غرض
از ہواہاے یمن بوے تو ام باشد غرض

از پریشانیِ دل شکوہ ندارم التماس
چون ز سرتابی گیسوے تو ام باشد غرض

در خط ابروے من افتاد گرچہ پیچ و تاب
لیک از خم طاقِ ابروے تو ام باشد غرض

چون صبا ہای دی صبح سیرِ گلستان می کنم
زانکہ سرو قد دلجوے تو ام باشد غرض

غنچِ معشوقانِ جنت بیقدر نزد من است
بس مرا از غمزہ جادوے تو ام باشد غرض

دل طپان و سینہ بریان چشم گریان است مرا
زین ہمہ کردن سفر سوے تو ام باشد غرض

۲ | در رہِ اول ربیع محمودؔ سیجوید ثواب
کز دل و جان و بدن موے تو ام باشد غرض | ۷

رکہتا ہی جناب مین ہون صبح و شام عرض
مقبول ہووے جو کہ کرے یہہ غلام عرض

درگہ مین آپکے ہی تقرب کے واسطے
رکھتا ہون پیشِ حضرت بیت الحرام عرض

بارگناہ سر پہ لے آکر بہ انکسار
چہتا ہون دل سے عفو شفیع الانام عرض

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو سر سے جا
سر اپنا رکھ کرونگا بہ باب السلام عرض

بس چشم زار سے ہی کرون حال اپنا سب
رو رو تمہارے آگے بشرح تمام عرض

اے خاتم رسول حضوری مین آپکے
کرتا ہون اپنے واسطے حسن ختام عرض

۳ | محمودؔ دل سے کرتا ہے ہر لحظہ احمدا
سر کو زمین پہ رکھہ کے صلوۃ و سلام عرض | ۱۱

ازل سے حشر تلک جاری ہیگا جسکا فیض
وہ ذاتِ احمدِ مرسل ہی ہے سراپا فیض

لکھون جو وصفِ محمد کہان میری طاقت
قرارِ نطفے سے اونکے ظہور لایا فیض

چنانچہ معجزے اکثر صدور پائے ہین
اونہی کے نور سے ہوتا رہا ہویدا فیض

شقاوتِ ازلی سے نہ پلٹے چند کافر
نبی سے دیکھتے تھے گو ہزار صدہا فیض

ابو البشر کا ز ہہر جب ہوا اُنکا نام
لکھون پیمبرون پر ہوگا سب تمہارا فیض

گنہ تمام پیمبر کے تمسے بخشے گئے
کہ بیحساب تمارا سبہی نے پایا فیض

اوٹھاے صدمے زیادہ پیمبرون کے امم
بجائے اپنی تم امت کو ہے یہ ادنا فیض

علاوہ اسکے تمامی عبادت رب مین — کرائے آپ نے تکمیل ہر یہ کیسا فیض
اوترنے قہر خدا اور مسخ شکلون سے — بچی یہ امت عاصی کہو نہین کیا کیا فیض
گذر کے اپنے نواسون سے تم جو امت کو — بچائے آپکا یہ بھی ہے یک نرالا فیض

۴	یہہ امتی جو تمہارا غلام ہے محمود رکھیے اوسپہ محمد ہمیشہ اپنا فیض	۱۲

خورشید یافت از رخ تو انجذاب فیض — نور تو ساخت بدر را ہم ماہتاب فیض
روی تو ہمچو صفحہ آیات رہنماست — خوانم وجود تو ز دل وجان کتاب فیض
دانند اہل ایمان بہر قلوب خود — رخسار نور بخش شما آفتاب فیض
جملہ نبی مخاطب اسماے خود شدند — یا ایہا النبی بشما شد خطاب فیض
باتاب دست تو ید بیضاست منفعل — کفہای پر سخای شما شد سحاب فیض
یا صاحب الکمال ویا مصدر النوال — ذات تو خاص گشتہ بآن انتساب فیض
از بر بخوان درود و دلایل بصدق دل — زیرا کہ خواندنش بکند راہ یاب فیض
عصیان من زید و تولد بے شد است — بخشد نجات طیبہ ازان بحیاب فیض
یارب مراد مدینہ رسان زود از کرم — کز قرب احمدی بکنم اکتساب فیض
از ہمگنان شنیدہ ام فیاضی جناب — زینو جہ دلکشد بسویش زانتصاب فیض
ہجرت زہند عشق نبی خواستہ دام — کز جان ودل قبول ولا اغتراب فیض

۵	دو ابروان دلکشت محمود را کہ ہست یک اجر بخش سجدہ دگر آب وتاب فیض	۱۱

گردیدہ وا بہر دو جہان از تو باب فیض — زینو جہ گویمت کہ تو ہستی جناب فیض

دانم یقین بدل کہ تمامی دہندگان — پیش سخاوتت کہ شدہ استیعاب فیض
چون رفت آنجناب بمعراج ولامکان — اسرار حق حصول شدہ ز احتجاب فیض
موسیٰ وعیسیٰ وجملہ پیمبر درین جہان — فیاض گشتہ چون ز تو شد انصباب فیض
از فیض گرچہ قسمہا بسیار بودہ اند — ق — لیکن مدینہ گشتہ عجب انتخاب فیض
زینو جہ امت تو بحتاجی خود اند — عازم بطیبہ کہ بود اقتراب فیض
بر طیبہ عاشق اند ملک وجن وہم بشر — از بہر آنکہ ہست در آن انسکاب فیض
تا حشر ہم رسند در آنجا تمامی خلق — کز احمد آنجا ہست بسی باریاب فیض
رویت ہر آنکہ دید ز رویا و بر ملا — از صدق صاف خواندہ ام الکتاب فیض
فیض ہمہ بزرگان کہ مشہور گشتہ است — در پیش فیض تو بشود انسلاب فیض

۶	محمود مدح خوان وگداے در تو شاہ لطفے براو بکن ز زکوۃ نصاب فیض	۱۳

روے احمد بہ خور بہا فیاض — از کرم در لحد بیا فیاض
از برایت شد است جنت وحور — دست تو مظہر سخا فیاض
شد ز نورت تمام ہر دو جہان — باب فیضت ز لست وا فیاض
از ابد تا حشر فیوض روان — از تو باشد ہزارہا فیاض
پاے تو چون بدوش غوث رسید — فیض تو یابند اولیا فیاض
امت را اگرچہ عصیان ہست — لیک ما مون شوند یا فیاض
یعنے عصیانست امتان ترا — اینہارا ازان کنی رہا فیاض
حق شناسی بیافت رتبہ وجاہ — ہر کہ دارد بتو ولا فیاض

عشق وحب بهترین دنیا گشت … حب تو در بی بها فیاض
رتبهٔ بیعت ید الله است … یافت هر کس شد حق نما فیاض
ما همه عاصیان امت تو … چون گدائیم و شه شما فیاض
آمده در کتاب حق تطهیر … زین سبب گشتی مصطفی فیاض

ط — ۲۱

وصف فیض تو چون کند محمود
یافت فیض تو انبیا فیاض

احمدا گشتی از خدا فیاض … چون نگویم شها ترا فیاض
از برائے امن وسیله توئی … دافع صدمه و بلا فیاض
از برائے حصول قربت تو … ز خدا خواهم یک عطا فیاض
دور گردد سیاهی دل و قبر … نام تو شمع پر ضیا فیاض
زیب قران چو شد درود شریف … خوانم از دل ترا ثنا فیاض
مومنان میکنند ذکر ترا … بدل و جان به انتها فیاض
قلب من بیقدر چو مس باشد … ذکرت اکسیر و کیمیا فیاض
سقم جرمم اگرچه بیحد است … اسم تو شافع و شفا فیاض
حکم تو مثل حکم رب باشد … ره حق را تو رهنما فیاض
امر حق را بجان بجا آرم … بدهی بنده را جزا فیاض
هر که خواند باسم طاهر تو … شاه گردد که هست هما فیاض
نام نامی تو وظیفه کنم … تا دل من شود صفا فیاض
برکت های شماست عالمگیر … بل از آن گشت اژدها فیاض

میفرستم ز دل درود بتو … از سر صدق و بی ریا فیاض
حق تعالی ترا پسندید است … ی … چون نباشد تو مرتضی فیاض
بعد تو شد علی از ان ملقب … که طریق راست پیشوا فیاض
مدح خوانی تو ز دل سازم … ده شفیع الورا اصلا فیاض
هجر خواهم ز هند لبوی شما … از برائش بکن دعا فیاض
پیش بعثت امین خود بودی … مقدم وعده ات وفا فیاض
امت هر دعا که میا زد … آمین از حق شود روا فیاض

هست سلطانی و گدا محمود
کن عنایت برین گدا فیاض

۱ — ردیف الطاء المهمله — ۷

از روی تست چهرهٔ انسان همه غلط … عکس تو کرد صورت حوران همه غلط
وصف منزلت نتوان کرد خامه ام … گر حسن تست مهر درخشان همه غلط
الماس تیره گشت ز دندان تو شها … پیش لب تو کان بدخشان همه غلط
چشمت بهر کسیکه فتاده بهر دو کون … او را شد است چشمهٔ حیوان همه غلط
شوقم ز بهر طیبهٔ تو ز انکه احمدا … گشتم بعشق دید تو از جان همه غلط
مژده بماست از انکه زین عنایت … هر دم تو میکنی ز ما عصیان همه غلط

محمود پیش حب محمد که کرده است
خودرا از جان و جسم بربان همه غلط

از عشق زلف او لبش تار ارتباط	۲/۱۵	دارم زخط بنافه تاتار ارتباط
ورزد دلم بگلشن و انهار ارتباط		کاور از جبین طیبه و اشجار ارتباط
گلها شوند بحلقهٔ خاران گلستان		دارم ازان بآن گلِ بی خار ارتباط
چون ذره مهر و ماه نماید بچشم من		هستم زدل بروی پر انوار ارتباط
نقشِ هلال مثلِ تراشیده ناخن است		عشاق را با بروے خمدار ارتباط
دل رفته ام بعشقِ سرِ زلف عنبرین		نبود زسنبلانِ چمن زار ارتباط
سیراب چون شوم زشراب و زآب سرد		عاشق کند بشربتِ دیدار ارتباط
امید نفع نیست مرا از کسانِ دهر		زان باشدم به احمد مختار ارتباط
الماس و هم تمامی جواهر بپیش من		بیقدر هست زطیبه با حجار ارتباط
هجرت زحکم رب چو نبیؐ سوئے طیبه کرد		کل قوم تبع گشته بانصار ارتباط
خوانند وظیفه ها همه صوفی و متقی		هستم زذکر کلمه باقرار ارتباط
گلزار خلد و جنتِ فردوس چیز نیست		دارم بان مدینه و شیدا ار ارتباط
از بهر شاهی نیست مرا خواهش ها		گز طیبه شد بسایهٔ دیوار ارتباط
چسپیده لب کنند محمد زنام خویش		گز ذاتِ شیرین نیست سرو کار ارتباط

۳	رازِ خداے ذوالمنن محمود یافتم چون شد بنعتِ آن شہِ اسرار ارتباط	۱۲

هرگز نشد بگلشن و گلزار ارتباط		چون شد مرا بسید ابرار ارتباط
از صدقِ دل چنان بمدینه شد اعتقاد		کانجا بود مرا بپرستار ارتباط
سرو قدان خلد نه زیبنده باغ قلب		دارد زذات احمدی رفتار ارتباط

چشم دلم نخواست زکحل الجواهر است		از خاک پاے زایران هر بار ارتباط
باغ مدینه افضل است از هشت خلدها		دارند ملک ازان بهوا دار ارتباط
هر چند که هست بندهٔ عاصی و مجرمم		دارم ولے بپیشیِ سرکار ارتباط
هر کس که ساخت وصف زوندانِ احمدی		کے باشد اورا با درِ شهوار ارتباط
از جرمِ کفشِ زایران خواهد کفن دلم		زینو چه هست با همه زوار ارتباط
آنانکه در مدینه سکونت طلب کنند		باشد مرا از انها با صد ار ارتباط
شیطان شده است درپی ایمان یا رسولؐ		گردان مرا از وده زنهار ارتباط یعنی هرگز
چند بیرِ طیبه افضلند از چشمهٔ حیات		خضرِ دلم راهست زان آبار ارتباط

۴	محمود جاه و قدر جهان کے طلب کند دارد بشانِ سابقه سالار ارتباط	۷

ہو جسکے دلکو حضرتِ خیر الورا سے ربط		کیونکر نہووے اوسکو وراء الوراسے ربط
مقصد ہو جسکا حقکی رضا پر چلے مدام		رکھلے وہ بس حبیبِ خداؐ کی رضا سے ربط
دایم منور ہوینگے چشمانِ دل میرے		کیونکہ ہے اونکو رویتِ بدرِ دجیٰ سے ربط
حشر و نشر کا ہول نہوگا مجھے کبھی		رکھتا ہون دل سے شافع روز جزا سے ربط
زنہار مجکو خواہشِ اکسیر کچھ نہین		رکھتا ہون خاکِ نعلِ نبیؐ کی ولا سے ربط
تاریکی لحد کا نہین ڈر مجھے کبھو		چشم و جگر کو آپکے ہے نقشِ پا سے ربط

۵	پروا نہین ہے جاہ و ترقی کی زینہار محمود رکھتا ہیگا حبیبِ خدا سے ربط	۷

نام احمد لینے سے ہوتا ہے ہر دم غم غلط		جسکو کہکر کر گئے حوا و آدم غم غلط

سیفیِ اعظم کہین گر اوس سے فایق ہے بڑا
سچ تو یہہ ہی دفع ہو جاتا ہی نامِ پاک سے
ہم گدایانِ شہ ہر دو سرا کو کیون نہو
مجلسِ میلادِ پیغمبر جو صدق دل سے ہو
قبر کی ظلمت کا ہرگز خوف مجکو نا رہا

جس سے حاصل ہو طرب کہتے ہے اوسی ہم غم غلط
دردِ مہلک خوفِ اکبر رنج اور ہم غم غلط
شادیِ مولودِ سلطان دو عالم غم غلط
دور کر دیویگی وہ آسیب و استم غم غلط
شمع نورِ احمدی کر دی ز استقم غم غلط

۶	عشق مین احمد کے رو محمود ہر صبح و مسا حشر مین کر دیگی تیری چشم پر نم غم غلط	۵

چشمِ عشقِ طیبہ را باشد تمنا چون غلط
دل چرا بستی بعشقِ او کہ در گردِ خطش
شیخ قلب ما بود از ہر علاقہ پا بگل ہ
از صدای ہجر و ز سوزِ دل محزون من

نیست غلطان ما ازاشکم بخاک و خون غلط
از بہارستانِ حسنش ماہی ہر مضمون غلط
گشت آزادی او چون سرو نا موزون غلط
آید آواز یکہ نبود شورش مجنون غلط

۷	خاطر من گشت پژمردہ ز سردیِ جہان دارو امیدِ خوشی محمود از افیون غلط	۱۱

روی تو ساخت صورتِ امکان بہر نمط
مہر از رخت شداست درخشان بہر نمط
بینم ہلال ابروے تو بر سمائے خواب
مژدہ بیابان ز انکہ بدنیا و آخرت
جملہ کتابہای سماوی کہ رب فرست
رخ صفحہ زلف لام و چشمت چو صاد اند

ز ایجادِ تست قدرتِ رحمان بہر نمط
نورِ تو کرد ماہ را تابان بہر نمط
عیدِ من است زان سرِ قربان بہر نمط
در لمحہ عفو میکنی عصیان بہر نمط
افضل کدامے نیست ز فرقان بہر نمط
یارب نمائی این چنین قرآن بہر نمط

سلہ داشتم۔ بالکسر بمعنی جفا و ظلم

سلہ استم۔ بالفتح و سکون تانی بمعنی جاری ہم

مشتاق دیدِ چہرۂ احمد ازان شدم
در جا لکھی اگر کسے اسم ترا بخواند
اشکم در عشق احمد مرسل روان کسے
تابانست شمع نورِ محمدؐ بہر کجا

خود رفتہ ام بآرزو واز جان بہر نمط
ایزد دہد نجات ز شیطان بہر نمط
ز انسان ندید گوہر غلطان بہر نمط
زان مہِ ل شداست صاف شبستان بہر نمط

۸	مضمون من عرف کہ ز احمد صدور یافت محمود را ازان شدہ عرفان بہر نمط	۱۱

چشمت نمودہ چشمۂ حیوان بہر نمط
حسنت فزودہ خوبیِ خوبان بہر نمط
سجدہ ہزار خلق کہ مخلوق گشتہ اند
طیبہ رساند ہر کہ بہر حال خویش را
قدرے زمین و سنگ مدینہ شود حصول
در رفتنم بطیبہ کسانیکہ ساعی اند
بیمار طیبہ ام کہ طبیب از پے علاج
ابلغ و افصح آنجہان ہستی رسول حق
وصفِ سخاوتت چہ توان ساخت شاعران
درگاہ تو بروضۂ جنت چو واقع است

سرخی ز لب بیافت بدخشان بہر نمط
زلفت نمود سنبل بستان بہر نمط
زان اشرف است حضرتِ انسان بہر نمط
حق گردد او را حافظ ایمان بہر نمط
بہ باشدم ز تخت سلیمان بہر نمط
دانم از انہا بہر من احسان بہر نمط
ہرگز نہ ساخت نسخۂ درمان بہر نمط
گر ز تو سبق گرفتہ این سحبان بہر نمط
از داونت خجل شدہ نیسان بہر نمط
زین رو بدارم حجت و برہان بہر نمط

۹	محمود راست شوقیکہ بیند قدوم تو ہان میرسد گدا و سلطان بہر نمط	۱۳

عشق نبی مین دل جو گنوایا بہر نمط

خالق نے اوسکو اپنا بنایا بہر نمط

شوق مدینہ سے میری حالت تباہ ہے
احسان اوسکا مجھپہ ہے بیحد وانتہا
بخشا خدائے پاک نے اوسکو کہ برملا
بحرِ گنہ کے ورطہ سے وہ پار ہوگیا
دنیا کے شاعرونکو کہان طاقتِ ثنا
نعمت تمام خلد کے مجکو مزہ ندین
عشق نبیؐ کی آتشِ سوزان ہے جسکے سراق
رتبہ اوسیکا افضل واعلےٰ ہوا کہ وہ
مردود اور جنس شیاطین سے ہی لعین
ہجر محمدی سے بھی طیبہ کی دوری سے
جو التہاب شعلۂ عصیان کو تھا میرے

جب دلکو مضطرب اپنے کرایا پھر نمط
جسنے کہ نعت پڑھکے سنایا پھر نمط
یادِ نبی مین دل جو پھرایا پھر نمط
شوقِ نبیؐ سے چشم رولایا پھر نمط
شاعر قران کا تمکو سرایا پھر نمط
نانِ مدینہ رب ہی کھلایا پھر نمط
چشمون سے صاف پانی بہایا پھر نمط
احمد کے حُب کو دل سے ملایا پھر نمط
نعت وثنا سے دل جو چرایا پھر نمط
رنجور ہون تو لیجا خدایا پھر نمط
شوقِ نبیؐ کا آنسو بہایا پھر نمط

محمود کو تمنا ہے ایمان کا راستہ
مژگون سے رب چلاوے الایا پھر نمط

۱ ردیف الظاء المعجمہ ۱۷

یافتہ از روے تو بیمار حظ
یافتہ از چہرہ ات انوار حظ
صورتِ تو دیدہ شد اقمار حظ
اے رخ تو ساختہ انظار حظ

داشتہ از زلف تو آزار حظ
خواستہ زلفت لبِ سنبل زار حظ
روئے تو دادہ بگُل گلزار حظ
گشت از زلفت بمور و مار حظ

عاشقِ صحرانورد شوق تو
لحظہ لحظہ چشم مخمورت زخود
خدمت از خدا باز رشوت پس بگیر
ہر کہ از یادِ مدینہ غم خورد
گرچہ عاشق صد مہا برداشت بس
ز آتشِ شوقِ مدینہ ہر کہ سوخت
شوقِ طیبہ را سرم دریافتہ
دوست دارم بزمِ میلاد شریف
چہرۂ مرشد خدا یاد در دلم
عرض من را گر نبیؐ پاسخ دہند
عز ز لفش از دہانِ چشم پرس
قدر موے ریشِ او از من ہم پرس

ہر قدم دارد ز نوکِ خار حظ
از خمر دارد گویا خُمار حظ
کان سگان دارند از مردار حظ
بر دلش پیدا شود آثار حظ
یافت از یادش ولے یکبار حظ
چون خلیل اللہ بدید از نار حظ
کار ز ویش مید ہد بسیار حظ
کہ ازان یابند ہمہ اغیار حظ
صاف بنما تا کنند ایثار حظ
خوب یابد دل ازان گفتار حظ
دارد از شب دیدۂ بیدار حظ
یافت از نور رُش قلوب یار حظ

۲ ہست محمود از گناہ خود حزین
چون نہ بخشد احمدِ مختار حظ ۱۱

جبکہ ہے دلکو رخ سید ابرار سے حظ
آبرو تیرگئی ای ماہِ نواب رو چھپا
نہ مجھے قند سے ہے اور نہ مصری سے غرض
قدِ رعنا و قدِ طوبی نہ بھاتا ہے مجھے
ہشت جنت کی تمنا نہین حظ دیگی مجھے

بس اُسی ہوگا نہین اس گل گلزار سی حظ
کہ ہے خاطر کو میری اوس آن وی خمدار سی حظ
کہ ہمیشہ ہی مجھے اُنکی گفتار سے حظ
جب سے ہی مجکو قد پاک کی رفتار سی حظ
جتنا مجکو ہے مدینہ کے سب اشجار سی حظ

طپش ہجر مین ہون چہرہ دکھادی رویا	گریہ مضطر کو ہو تا شربت دیدار سے حظ
بخش یارب ز بقیع قبر کی جا میرے لئے	خواہش نفس کو ہوس جُڑے ایثار سے حظ
جو مدینہ کو لجانے مجھے مجبور کرے	من مشکور کو ہووے یہی اصرار سے حظ
نعتِ احمد و ثنائے پیمبر سے مدام	دل محزون کو میرے ہو اسی اظہار سے حظ
سنگ دہلیز نبی گر ہو میسر مجھکو	ہو ویگا مجکو وہان بس اُسی اعجاز سے حظ

۳	قلب محمود پہ نعلین نبی کا ہے نقش نہوا و سکو نقشِ درہم و دینار سے حظ	۹

الستُ بندہ کو جب رب کہا خدا حافظ	جواب قالو بلےٰ کا دیا خدا حافظ
جو بار اٹھا نسکے جب زمین اور سما	اُسی نے سینہ پہ اپنے لیا خدا حافظ
کیا ہے شوق حضوریِ طیبہ لبسکہ خراب	بفور مجکو پہونچوا خدا خدا حافظ
فراق صحبت و الا وہان کے لوگون کا	فکر مین ڈالا ہے صبح و مسا خدا حافظ
مہاجران مدینہ کا عشق بھی اکثر	کیا ہے غم کا مجھے مبتلا خدا حافظ
رکھا ہے شہر مدینہ سے دور قسمت نے	اسی الم سے ہون نالان سدا خدا حافظ
عجب ہی عشق مدینہ کہ دل پریشان ہے	بہت ہے ہند سے اوٹھا ہوا خدا حافظ
خدا طفیل محمد مدینہ پہونچادے	وہین پہ موت کا ہو سامنا خدا حافظ

۴	جلائے چشم دلی تجکو ہو ویگی محمود ملے نبیؐ کی اگر خاکِ پا خدا حافظ	۹

در غضب آید اگر آن ربِّ اکبر الحفیظ	انبیا و اولیا گردند مضطر الحفیظ
از قہر باریِ باری ورد اکثر الحفیظ	رونمائے مرات اعمال ابتر الحفیظ

ذرہ ناچیز ہستم و ہستم پران کند	سایہ خورشیدِ عمل را نیست بر سر الحفیظ
چونکہ ہستی آفتابِ برج لطف و مرحمت	سایۂ بر من فگن ای سایہ گستر الحفیظ
لنگ پایم راہِ باریک و طویلِ پلصراط	باوجودِ آن مرا کس نیست رہبر الحفیظ
از مایہ طاعت تہی و ستم و ہم عملے ز نیک	چون نگردد پلۂ عصیان گران سر الحفیظ
از کدامی کس بخواہم بہتریِ کار خویش	ہست در دور فنا بس فتنہ پر شر الحفیظ
از وعیدِ حق بترسم سخت حیرانم بدل	وعدۂ احمد ہمی جویم ز اخگر الحفیظ

۵	ناصرِ محمود شود رہبت و رنجے گزان ہر پیمبر سربسر گوید بمحشر الحفیظ	۱۲

گشت از نور نبیؐ اصغر و اکبر محظوظ		خلقِ خالق ملک و جن ہمہ اکثر محظوظ
صبح از عارض تو کرد سفیدی حاصل		مثل شام از خطِ تو عنبر از فر محظوظ
کرد گلگشت چو چشمت بگلستانِ جنان		سبزہ و گل شد و ہم غنچہ عبہر محظوظ
شدہ از یک نظرت کائینہ جاوید است		آب حیوان خضر الیاس و سکندر محظوظ
ہم ز لعلِ لبِ جان بخشِ محمد گردید		لعل و مرجان و ہمہ سرخی عصفر محظوظ
سالک از مرشدِ خود کسب سلوک آموزد		دل و دخیش شود و دیدۂ انور محظوظ
مرقدِ پاکِ نبیؐ را چو خدا کرد خمیر		صحن طیبہ شدہ از گنبد اخضر محظوظ
ذاتِ احمد ز عرب باعثِ ایجاد چو شد		دانم از صدق یقین ہست مقدر محظوظ
سیرِ گلزارِ مدینہ چو محمد کردند		سوری و سور شدہ ہم گل احمر محظوظ
مسجد طیبہ چو شد روضِ ریاض الجنت	ق	خواہش و عشقِ آن گردید مقرر محظوظ
کے مشرف شوم از حسن و جمالش یارب		تاکہ مادام بماند دلِ احقر محظوظ

٧	حسب فرمانِ نبیؐ چون شده ظاهر معجز هست محمود ازان قدرتِ قادر محفوظ	

٧	ردیف العین المهمله	١

خط و رخسار و دهانش ناله و گرداب و شمع — عارض و چشم و زبانش لاله و گرداب و شمع
حلقهٔ زلف و خط و رخسارِ آنمه را ببین — گر دلا باهم ندیدی ناله و گرداب و شمع
چشمهٔ خون چشم و بر لب آه و افغان در گلو — خوش بهم آمیخت بنگر ناله و گرداب و شمع
سینهٔ پر داغ و چشم پر نم و سوزِ جگر — میکند منعم ز سیر لاله و گرداب و شمع
میچکد اشکم ز چشم و روی او پیشِ نظر — اختلاطی شد عیان در ژاله و گرداب و شمع
از دلِ سوزان و آهِ پر شرار و چشمِ نم — طرفه دارم شعلهٔ جواله و گرداب و شمع

٧	شعله بر سر تاب بر لب جوش اشکم در کنار هست محمود این مرا تبخاله و گرداب شمع	٢

تا دیده تابِ طلعتِ رخسار یار شمع — از تابِ رشک سوخته پروانه وار شمع
پروانه شد ببزم ز سودای خود خجل — چون دید شد ز طلعتِ او شرمسار شمع
از شمع استعاره کند نور آفتاب — گر نور گیرد از رخِ او مستعار شمع
مردم ز سوزِ شوقِ تو نبود عجب اگر — روید بجای سبزه مرا از مزار شمع
افزود حسنِ روی ترا زلف و خال و خط — آری دهد فروغ بشبهای تار شمع
یکباره برد رونقِ حسنِ بتان بلی — با آفتاب تاب ندارد هزار شمع

	محمود شد ز سوزش پروانه چون خبر	

٧	سوز و ز تابِ شعلهٔ خود سوگوار شمع	٣

گشتی بگرد روی تو پروانه وار شمع — در کارِ خویش داشتی از اختیار شمع
سوزِ غمِ تو نیست اگر در دلش چرا — سوزد ز شام تا بسحر اشکبار شمع
هر شب بگرد کوی تو ای ماه تا بروز — روشن بود ز آهِ دلِ پر شرار شمع
پوشد چگونه حسنِ رخت را خطِ سیاه — پنهان کسی چگونه کند در غبار شمع
عکسِ رخش بچشمِ ترم بیند آنکه او — روشن ندیده باشد در جویبار شمع
مارا بیادِ روی تو ای ماهِ مهربان — شب تا بروز نیست بجز غمگسار شمع

٢	سرتاپای سوخته محمود چون بدید کز سوختن به بزمِ تو دریافت بار شمع	٤

چو فرزندی معزز جنگ را شد — سکندر حشمت و جمشید طالع
شده محمود طالب سال او را — بگفتا هاتفش خورشید ساطع
١٢٦٠

٧	ردیف الغین المعجمه	١

تا بر کشید از پیِ قتلم نگار تیغ — گر د امتحان بکشتنِ من روزگار تیغ
از رشک گریه‌های چو باران من ز برق — در پرده میزند بمن ابرِ بهار تیغ
گردد دماغ کشتهٔ ناز ترا ز کام — دارد مگر ز بوی گل آبِ نگار تیغ
جانا بکش بکشِ من دلخسته را که هست — بازوی ترا قوی و بود آبدار تیغ
انداختی چو دور ز آغوشِ خود مرا — هر مو زند به پهلوی من صد هزار تیغ
ای دل نه سر سپر کن و مردانه پای دار — کاینک کشیده بهرِ تو ابروی یار تیغ

۲	محمود مدعی سپر افگند تا کہ دید باشد مراز خامۂ معنی نگار تیغ	۷

تا کہ شد از نورِ مہرش در دلم روشن چراغ — مردمانِ دیدہ ام دارند در روزن چراغ
پیشِ رویش زلفِ او تاراجِ دلہا میکند — وین عجب بین دزد اندر دستِ خود رہزن چراغ
معجزِ حسنش نگر کز تابِ رخ در چشمِ تر — کردہ روشن درمیانِ آب بے روغن چراغ
کشتۂ کور است داغِ دل ز سوزِ عشقِ او — نیستش حاجت کہ باشد بر سرِ مدفن چراغ
تا ز رشکِ وصلتِ پروانہ سوزم بعدِ مرگ — بر سرِ خاکم فرستاد آن بتِ بدظن چراغ
لالہ را پروانہ سان از شعلۂ آن سوخت پر — چون رخش افروخت اندر محفلِ گلشن چراغ

۳	داغِ دل از سینۂ محمود می تابد چنان کز میانِ پردۂ فانوس نور افگن چراغ	۶۲

بنمایم ز برق چو ابرِ بہار تیغ — کز جور میزند بسرم روزگار تیغ
گر فی المثل گذر کنمے درمیانِ بحر — ہر موج میزند بمن از ہر کنار تیغ
صحرا نورد و بہرِ تماشا چو می شوم — ہر خطِ جادہ میزندم در گذار تیغ
دیوانہ وار گر بنہم سر بسوی دشت — آید ز خزان در نظرم سبزہ زار تیغ
از داغِ لالہ وار نہ سازم چرا سپر — وارد کشیدہ چون برخم کوہسار تیغ
بہرِ کشادِ دل چو روم سوئے گلستان — بادِ صبا بمن کشد از شاخسار تیغ
سازم چگونہ عزمِ تماشائے گل سحر — کز ہر طرف نمایدم از دشنہ خار تیغ
ہر شاخِ لالہ داشتہ در دستِ خود سنان — بر من زند ز جوہرِ ذاتی چنار تیغ
در کف گرفتہ سبزۂ نوخیز دشنہ — بر من کشیدہ سروِ لبِ جویبار تیغ

چون عندلیب نغمہ سرایم اگر زند — بر من زبانِ طعنۂ سوسن ہزار تیغ
بینم اگر در آئینہ بر صورتِ ہلال — بر من کشد ز ابروے پرخم نگار تیغ
ور بنگرم ز مہر بسوے فلک زکین — از ماہِ نو کشد بمن دل فگار تیغ
مانند مہر و ماہ فلک روز و شب مرا — وارد بسر کشیدہ میانِ حصار تیغ
شب از ہلال و روز ز خورشید تا بکی — بر من زنند گردشِ لیل و نہار تیغ
ناسازیِ زمانہ بود آنچنان زند — ہر موے تن مرا ز یمین و یسار تیغ
تا کے کشم ز کینِ جہان دمبدم جفا — تا کے خورم ز جورِ فلک بار بار تیغ
آن بہ کہ سازمی سپر از حفظِ خسروی — کامد بقبضۂ سخطش استوار تیغ
شاہ کشادہ دست کہ بازورِ پنجہ اش — بگرفتہ است مقرعۂ سنگ و عیار تیغ
صمصامِ دولہ صفدرِ نصرت لوا کہ یافت — از نامِ نامیش شرفِ بیشمار تیغ
کردی اگر نہ بازویش او را مدد برزم — ہرگز نداشتے بجہان دستیار تیغ
آن شہسوارِ عرصۂ رزمی کہ می برد — اندر جہان ز مردیِ او اعتبار تیغ
از بارِ منتش نتواند کہ گشتہ است — در پیشِ او خمیدہ ز سرِ انکسار تیغ
بزمی بیادِ رزمِ او سازند اگر شود — موجِ شراب در نظرِ میگسار تیغ
در بزم بس فزودہ از و اعتبارِ علم — در رزم بس گرفتہ از و زینہار تیغ
آرم بتازہ مطلعی اندر ثناے او — کز فخرِ نامِ اوست مبرا ز عار تیغ
یعنی بمدحِ خاصۂ او تازہ مطلعی — گویم چو آفتاب کند اشتہار تیغ

مطلع

اے در جہان ز مردیِ تو یادگار تیغ — مردان نہند پیشِ تو ہنگامِ کار تیغ

هنگامِ رزم پیش تو از روی انکسار
رستم سپر گذارد و اسفندیار تیغ

دیدت چو یار نصرت و هم بازوی ظفر
زان روی داده در کفِ تو روزگار تیغ

یابد بشهر تا ز شرف شهرهٔ قبول
هر ماهت آورد مهِ نو پیش بار تیغ

بر قتلِ خاندانِ عدوی تو آفتاب
دارد ز تاب شعشعه در کف هزار تیغ

بیند ز چشم حلقهٔ جوهر رخِ عدو
در دستِ تو چو نرگس بر انتظار تیغ

بر قتلِ دشمنان تو چشم سیاست است
دارد بجای دشنهٔ مژگان قطار تیغ

زخم از تو هر که خورد بخوابِ فنا فتاد
دارد ترا مگر اثرِ کوکنار تیغ

در معرضیکه مردان بنجود بر آورند
از پنجهٔ شجاعت در کارزار تیغ

شاهی ترا سزاست بمشهور این مثل
آنراست ملک کو زندے روزگار تیغ

شاید اگر بمعرکه طوفان کند بپائے
کاندر محیطِ دستِ تو هست آبدار تیغ

با اعتبار بازوی حکمت عجب مدار
باشد اگر بعهدِ تو صاحب وقار تیغ

ق

رستم گرت بحمله بیارد هزار پائی
گیرد بدستِ خود اگر اسفندیار تیغ

آن در ره فرار همی پا کند ز سر
وین افکند همی ز کفِ رعشه دار تیغ

سدِ سکندر است ترا حکم از انکه هست
در دستِ اختیارِ تو آئینه وار تیغ

اکنون بدهر مالکِ سیف و قلم توئی
دارد بقبضهٔ تو ظفر استوار تیغ

گردد دو لخت صورتِ مضمون اگر ترا
آرد بنقشِ خامهٔ معنی نگار تیغ

با رشک امر دستِ تو ای قلزم سخا
از موج منجورند نه تنها بحار تیغ

کز زرفشانیِ کفِ تو از خطِ شعاع
بیضا بقتلِ خویش کشد بیشمار تیغ

در زیرِ رانِ تست سزا نتوه خنگِ چرخ
شاید بمعجزه در کفت ای نامدار تیغ

یا جست و خیزِ توسنِ صرصر عنان ترا
گوئی که کار برق کند در گذار تیغ

از وصفِ توسنِ تو که شیریست وقت کار
اندر دهان زبان شود هم آبدار تیغ

در شش جهت ز خصم بر آرد از ان و مار
کش دست و پا ز نعل بر آورده چار تیغ

گویم ترا بمدحتِ پیلِ سحاب سیر
ای انکه در کفِ تو بود برق وار تیغ

از زینِ بازوی تو عجب نیست گر کند
خرطوم او بمعرکه کارِ هزار تیغ

ای قدردانِ اهلِ هنر بین که می برد
جوهر ز نقشِ خامهٔ من مستعار تیغ

با این هنر ز عیب پسندی همی مرا
بر سر زند سپهرِ مشعبد شعار تیغ

وین سرخی که هست مرا بر عذار از انست
کم چاک کرده سینه برنگِ انار تیغ

گردد اگر نه لطفِ عمیمِ تو ام سپر
زین گونه بر سرم زندی بار بار تیغ

خواهم پناه از تو که بر سر همی مرا
بارد دمادم از ستمِ روزگار تیغ

دانم یقین که نیست کسے جز تو قدردان
ای جبهه سا بحضرتت اقبال و یار تیغ

بنگر ز عینِ رحم بحالِ تباهِ من
مگذار تا امید مرا زیرِ بار تیغ

تا بهرِ قتلِ عاشقِ سر باز میکشد
مژگانِ دست دشنه و ابروی یار تیغ

یار تو باد نصرت و بر دشمنان کشد
فتح و ظفر ترا ز یمین و یسار تیغ

هر کس حسودِ جاهِ تو بر روی زشتش جهت
یا رب زنند عناصرِ کونش چهار تیغ

محمود تو که حامیِ دینِ محمدیست
خواهد برائے خویش ز دار الخیار تیغ

ردیف الفاء المعجمه

اے کردہ ناوکت دلِ عشاق را ہدف	پیوستہ غمزۂ تو ز ابرو کمان بکف
اے جانفدای لعلِ تو کافگندہ در جہاں	شیرینیٔ لبانِ تو شوری بہر طرف
بر سینہ گر خدنگِ نگاہت رسد دہد	جالیش میانِ جان و دلِ مشتاق از شغف
کے مدعیِ بعشق تو گردد مرا نظیر	عقدِ گہر کجا و کجا پارۂ خزف
اے قبلۂ دل انکہ بکوی تو یافت جا	با ساکنانِ کعبہ بود ہمسر از شرف
آں ترک مست بیں کہ بتاراجِ ملکِ دل	از ہر طرف ز لشکرِ مژگان کشیدہ صف
از کانِ حسنِ طبع گہر زاے روزگار	بیرون نیاورد چو تو یک گوہرِ خلف
مارا ز سوزِ آتشِ جان سوز عشقِ تست	جانا دلی چو شعلۂ آتش ز تاب تف
تا یافت چنگِ عشق تو ام چاک جیب شد	دل بندہ وار حلقہ بگوشِ تو ہمچو دف
خونم مہ انگار کن اے نازنیں نگار	مگذار تا نجاکِ مذلت شود تلف

	از فیضِ طبعِ خاطرِ محمود پرورد عقدِ گہر چو گوہرِ شہوار را صدف
۱	ردیف القاف المعجمہ

سرورِ ایجاد و تکوین است عشق	مظہرِ پیدائشِ دیں است عشق
ہر کسے را جانبش نسبت بود	کاصلِ ہر ملت و آئیں است عشق
سر ہر کارے و جانِ ہر سخن	در تمامی رسم تزئین است عشق
ہادیِ ہر رہ بود در ہر سلوک	پیرِ کامل با براہین است عشق
ہرگز از دستش نرست عاشق گہے	بعد رحلت شمعِ بالین است عشق

جسم و جاں در تابعِ حکمش بود	چونکہ سلطان السلاطین است عشق

۲	کوہِ طور از وجہ آں محمود سوخت طوطیائے چشمِ حق بین است عشق

خیالِ زلف تو دارد بہ پیچ و تاب فراق	دلم چو مارِ سیاہ ہست ز اضطراب فراق
نما بہار رخت تا شوم بہار آگین	کہ بیدلان ترا بیش نیست تاب فراق
ز ہجر گنبدِ تو دل صدا ہمیں سازد	کہ کاش وانشدی من این باب فراق
اگر ز رب شدی اندر جہاں چہ خوش بودی	کہ آتش نگہے نایلفتے عذاب فراق
بیاد لحیہ خالبتہ اش دلم خون گشت	ز ہر دو چشم چکانم ز خونِ ناب فراق
بہ پیش روضہ مرا جلد تر طلب سازی	کہ ام بہ ہند گرفتار اضطراب فراق

۳	ز آبِ وصل جگر سرد کن شہا محمود ز سوزِ آتشِ ہجرت شود کباب فراق

کسے بغیر تو بر من نماندہ است شفیق	بغیر عشق تو با من کسے نماند رفیق
ثبوتِ خُلق تو بس اندرونِ قرآن است	کسے بجز تو بہر دو جہاں نبود خلیق
دہانِ تشنہ و لب خشک گشتہ ام احمد	ز جودِ خویش بدہ جرعۂ شراب رحیق
ز بیقراریِ ہجرت دلم چناں خواہد	کہ حق تعالےٰ دہد در مدینہ نانِ رقیق
ہمیں کہ کار ندارم ز دو جہاں ہر شئے	کہ گشتہ ام بجہِ عشق تو بس است غریق
چناں است روضۂ پاکت مکرم اعلیٰ تر	کہ در شرف ز عرش ہم فزوں بیت عتیق

	خدا ز جملہ امورات ہند فارغ ساز رسان بطیبۂ محمود را ز خیر طریق

برچهرهٔ گلزار توام عاشق صادق ‏— بر نور پر انوار توام عاشق صادق
یک رنگ ہم اندر نظرم گاه نگنجد ‏— چون بر گل بیخار توام عاشق صادق
من نرگس گلزار جہان را نمی خواہم ‏— بر دیدهٔ بیدار توام عاشق صادق
قند و شکر مصر مذاقم نمی بخشد ‏— بر لعل شکربار توام عاشق صادق
بر نغمهٔ مرغان چمن خواہش دل نیست ‏— زیرا که بگفتار توام عاشق صادق
ہرگز خم ابروے مہ نو نمی بینم ‏— بر ابروے خمدار توام عاشق صادق

۸	محمود ز در گاه تو یک لطف بخواہد کز دل چو وفادار توام عاشق صادق	۵

عاشق احمد کے اوپر ہیگی جو تاثیر عشق ‏— اسطرح کی گردن مجنوں میں نہیں زنجیر عشق
شوقِ ابروی مقوس کا ہوا ایسا اثر ‏— پار ہے جسم و جگر سے اب میرے وہ تیر عشق
گر زلیخا دیکھتی وہ حسن احمد خواب میں ‏— چاہ یوسف میں نکرتی وہ کبھی تقریر عشق
گر زلیخای عزیزی حسن احمد دیکھتی ‏— چاہ یوسف مصر کی کرتی نہ وہ تقریر عشق
خط و زلف و ناخن یا خوش سراپا اوس کا ہر ‏— یہ دل بیدل کو ہے از بسکہ وہ تحریر عشق
دام گیسوی نبی کا مرغ دل کے واسطے ‏— صدق جاں سے یک عجب کہتا ہوں میں تسخیر عشق
محو دیدار محمد کب رہے محتاج خلد ‏— آپ ہی اللہ کریگا اوس کے لئے تدبیر عشق

۱۱	شہرهٔ نعت پیمبر جو دو عالمگیر ہے واه کیا مرغوب محمود ہیگی یہ تصور عشق	۶

چون شود از خامهٔ سودائی من تحریر شوق ‏— گردد ہر ریشهٔ زلیقه مثل یک زنجیر شوق
شرح اندیشه نمیسازم که نقاش خیال ‏— ہیچو مد آبے کشد سازد اگر تصویر شوق

در سیاہی شب از گیسوش خوابی دیده ہست ‏— این خیال پر پریشان مرا تعبیر شوق ہے
بر ہوا گاہے بر قصد گز زمین گیر است غبار ‏— در غبار من کند نیز گہا تاثیر شوق
در ہوائے کعبهٔ وصلت بہ سجده سر رود ‏— اندران تیه غمت ہر خار دامنگیر شوق
عشق ناوک میزند از غمزهٔ فتان او ‏— بر تن نخچیرم انداز تو ہر مو تیر شوق
در پریشان حالیم از مار زلفش وحشت است ‏— حب او شاہین شاہان دل شده نخچیر شوق
شوق طیبه آنقدر پیچید بر من پیچ و تاب ‏— کاز برائے ماندن آنجا کند تدبیر شوق
از دو چشم من بریزد اشک خونی دمبدم ‏— زان سبب خسار ہایم گشته یک تقطیر شوق
در رگ و ریشه وپے گنجید عشق احمدی ‏— این ہمه را از دل خود کرده ام تعمیر شوق

۱۱	ره بخشش می نهد محمود بہر استفاد ہر کسے با صدق گردد چون مرید پیر شوق	۷

رسید عشق تو چون بسکه در ہمه آفاق ‏— از انست طاقت من از جدائی تو بطاق
زیاد آن شه ہر دو سرا بتاراج است ‏— حواس و صبر و تحمل بدستہای فراق
زتاب آتش ہجرت من آنچنان بگداخت ‏— که اندرون دلم ہیچ نیست غیر از واق
اگر بطیبه رسانی مرا زتست یقین ‏— بسے است منت تو اے سماے کج رواق
محبت تو که از سینه ام عیان گردید ‏— نمانده باد گری زان بصدق ہیچ مذاق
کسیکه در ہمه عمرش بجز گناه نکرد ‏— نجات اوست که گردد بدامنش الصاق
ز خلق احمد مرسل که زیب فرقان است ‏— شنیده ام که بدارد بعاصیان اشفاق
چو بینم آن خم ابروئے سید الثقلین ‏— چرا دلم نکند سجده سوئے آن رزاق
طریق طوف و زیارات دو حرم بحجاز ‏— یکے ز بعد دگر ہست آن عجب انساق

اگر ز پائے مژہ طیبہ را رسم این بار — تمام کوچہا گروم وہم ہمہ اسواق

اگر ز جان و دلِ خویش بگذرد محمود
برائے اوست کمال و فاز عین ع فائق

۸ داستان صفت عشق ۷۶

ہیگا کونین کا ظہور عشق — پہلے حق نے کیا مدار عشق
سب کا سردار ہے ہمارا عشق — جملہ دنیا سے ہمکو پیارا عشق
عشق احمد ہے جو گوارا عشق — خود بخود مجھسے ہے پکارا عشق
عشق ہی سے خدا ملا ہیگا — جسنے پکڑا ابل سہارا عشق

قطعہ

گر فقیران بہم سلام کرین — عشق اللہ کہین خدا را عشق
جو جوابِ سلام دیتے ہین — بولتے ہین اونہین صدا را عشق
عشق گل گلشن محبت کا — مالی قدر دے ہزارا عشق
راہِ احمد سے حق کو پانے کا — در جہان صاف ہی اشارا عشق
قدم اپنے نبیؐ کے پانے کو — حق نے اندر جہان اتارا عشق
یا پیمبر جہانِ فانی مین — مانگتا ہون لقا تمہارا عشق
معصیت کے فلک پرا ای یارو — نام احمد کا ہے ستارا عشق
بندہ راہ سلوک چلنے کو — رب نی اول ہی سی سنوارا عشق
آتشِ حبِ احمدی سی بدل — مین نے پایا ہون یک شرارا عشق

مفلسون کیلئے عجب نعمت — دیدیا در جہان بسیارا عشق
وصل کی شب ملیگا جب محبوب — دل سے ہو ویگا بس شکورا عشق
دلِ عاشق ہے شاہ ہر دوسرا — کیون نہو وہی اوسے وزیرا عشق
عاشقان ایک جا نہین رہتے — کر دل اونکا کیا فرارا عشق
جان کی بھی اوسے نہین پروا — جو کہ حاصل کیا ہے سارا عشق
رتبہ اعلے ہے عشق کا یارو — عاشقون کو دیا وقارا عشق
عاشقِ نور حق نہو کیون پاک — کر اوسے کر دیا طہورا عشق
بعض عاشق اگرچہ خفیہ ہین — لیک اونکو کیا ز فیرا عشق
سبھی انصار کو تھا عشقِ نبیؐ — سوختہ مسجد ضرارا عشق
مسجدِ حبِ احمدی کا سنو — میرے دلکو کیا منارا عشق
صفتِ سوزش اوسکی کیا بولون — ہیگا سوزندہ یک سعیرا عشق
انتہا شوق کا سنو یارو — کر بصحرا ر کہا بحیرا عشق
شوق احمد مین ہے دلم مضطر — صاف مجکو کیا ہے پارا عشق
فلکِ ولپہ عاشقونکے مدام — کیون نہو مہر سا منیرا عشق
کور باطن نے جب ہوے دلریش — اونکو ہے کردیا بصیرا عشق
عشق وہ چیز ہے کہ در میثاق — رب نے اوسکو کیا پذیرا عشق
عشق احمد سے نور حق دیکھا — جسکو بخشا خدا کثیرا عشق
جتنے اسرار باطنی ہینگے — دل عاشق پہ کی جبارا عشق
وصلِ محبوب کے لئے یارو — در جہان خوب ہی ظہیرا عشق

حبِّ آلِ عبا ہے عاشق کو
رگ و ریشہ مین شوق ہی ظاہر
بر شریعت چلیگا وہ زاہد
خود محمدؐ کو عشق تھا حق کا
ہو فنا فی اللہ جبکہ کوئی عاشق
اضطراب اور جہادِ اکبر کو
شدتِ شوق سے ہلاک ہو گر
معصیت سے جسے بچاوی خدا
ہیگا مجذوب رازدار الہٰ
گر نہو صدق دل سے کوئی عاشق
صدق سی شایق ہون مدینہ کا
اَنتَ مُوتُوا سا جو مریگا یہان
قبرون سے عاشقانِ احمدؐ کے
سرِّ فرقان پر جو واقف ہین
منزلت اور فضیلت عاشقکو
قبر اور دل سے دور کر دیگا
شوق طیبہ لبا ہے دلمین میرے
جو یہان دے لباس محتاجان
آبِ عینین آبِ خلدِ برین

کہ معزز کیا عشور اعشق
کیا عجب ہے کہ ہو قدیر اعشق
کہ کرے اوس سی گر کنار اعشق
کہ انہین دیدیا حمیرا عشق
کرتا رہتا ہے خود نظارا عشق
دلمین عاشق کے بس گیا را عشق
کیا کریگا اوسے بچارا عشق
واسطے اوسکے ہی غفور اعشق
کر دیا ہے اوسے خبیر اعشق
اوس سی ہوتا ہی خود نفور اعشق
اسلئے ہے میر النفیر اعشق
اوسکو کیونکر نہو نشور اعشق
خوب اوٹھوادیگا غبار اعشق
نسخ کر ڈالا ہے زبور اعشق
دیتا ہے خود بخود خطیر اعشق
دمبدم آپ ہی انذار اعشق
کیون نکھوے مجھے سرور اعشق
اوسکو جنت مین دے حریر اعشق
اسلئے کر دیا نمیرا عشق

شوق نورِ محمدیؐ ہے ثواب
عاشقون کو بزرگیِ دیدار
کوئی عاشق اگر چلاہے راہ
رب کو پایا ہوا جو پھر ڈھونڈے
اجر اوسکو کبیر ہووے حصول
گر ملے تھوڑی جا مدینہ مین
ابتدا مین جو عاشق ہوتے ہین
عشق تو سب بلا مین سارے ہے
گوش عاشق کی کیا صفت بولون
شوق احمدؐ کا بار جو کھینچے
اپنے کو بھولجاوے جب عاشق
دل دو پارہ ہون شوق طیبہ مین
کس سے بولون یہ حال دل اپنا
غلبۂ عشق ایسا ہے مجھکو
نور احمدؐ کا جب ظہور ہوا
جسکو نین ہے محبت احمدؐ کی
جان و دل میرا ہے مدینہ مین
باغ طیبہ کی جسکو ہو خواہش
دل میرا جبکہ نعت سنتا ہے

اجر شایق کو دے کبیر اعشق
بخشتا ہے آپ نے وفور اعشق
خضر اوسکو ہوا نذیر اعشق
ہوگا اوسکے تئین کفور اعشق
جو کہ پایا یہان صغیر اعشق
خلد مین دے اوسی قصور اعشق
واسطے اونکے ہے عسیر اعشق
کیا دین سے جدا انصار اعشق
نکرے سنتا ہے ہدیر اعشق
حق کیا اوسکو ہے یسیر اعشق
دور اوس سی کرے غرور اعشق
کہتا اوسکو ہے یک نفیر اعشق
کر کیا ہے اوسیکو نار اعشق
کر دیا ہے زقوم بور اعشق
بہر نیکان ہوا صدور اعشق
نکرے کیون اوسے نثار اعشق
وہان جانے کیا ہے امر اعشق
کروادیگا وہان کا سیر اعشق
ایکسے ہوتا ہے دو بار اعشق

معصیت جب دکہاویگی دوزخ — عاصی کو ہوگا خوب ستر اعشق
راہ ایمان مین جو ہوا ساعی — صدق سے دے اوسکو اجر اعشق
مشکل اوس راہ کے ہو جتنی سب — حل کرادیگا اور صبورا عشق
صفت عشق مجہسے کیا ہو بیان — ہیگا کونین مین کبار اعشق
شوق حضرت رسول جسکو ہنو — اوسکو ہوگا بہت قتور اعشق

ہیگا محمود عاشق احمدؐ کا
کیون نہ کروے اوسے غفیر اعشق

۱	ردیف الکاف	۹

مراکہ افعی زلفت بزہر کردہ ہلاک — زمہرۂ لب نوش تو بایدم تریاک
عقیق تاکہ دم ہمسری زلعل تو زد — دلش زمثقب الماس چاک زد حکاک
زہجر غنچۂ لعلت چو گل زتنگدلی — مرا مدام زجیب است تا بدامن چاک
مرا کہ پیش نظر ہست جلوۂ آن رخ — بمہر و ماہ اگر دیدہ برکنم حاشاک
بغیر وصل تو ای ماہ مہربان ہرگز — مرا امید نباشد ز اختر و افلاک
ازانست گلشن حسن تو تازہ و خرم — کش آب میدہم از جوی دیدۂ نمناک
بپای باد روم در پی تو ہمچو غبار — اگرچہ ہست سمند تو سرکش و چالاک
ازان گذاشتہ در خاک و خون مرا قاتل — کہ صید لاغر من نیست قابل فتراک

کدورت از دل اہل صفا مجو محمود
کہ ہست خانۂ آئینہ صافی از خاشاک

زبسکہ مستی چشم تو بردہ ام درخاک — عجب نباشد اگر بر دمد زخاکم تاک
زسوز داغ فراق تو مردہ ام چہ عجب — کہ جای سبزہ اگر لالہ روید م از خاک
سریست قابل معراج در شرف کہ شود — پس از وقوع شہادت قبول آن فتراک
زرشک آن مہ عارض بہ پنجۂ خورشید — بہر صباح شود صبح را گریبان چاک
مراکشی کہ گر آزارم آرزو داری — بہ ہجر زندہ گیم بس بتر بود زہلاک
خلاف عہد گرم قصد جان کنی چہ عجب — کہ از شکستن پیمان ترا نباشد باک

زخال روی تو محمود یافت نکتۂ حسن
چرا کہ نور سویداست موجب ادراک

۱	ردیف اللام مہملۃ	۷

ساقیا گر و چمن ریختہ گل بر سر گل — خوش بود موسم گل ساغر مل بر سر گل
فرش گلزار گل و بلبل گویا بسماع — وقت آن شد کہ کند بلبلہ قل بر سر گل
گلفشان باد صبا گشت و زشور مستان — ہر طرف می نگرم خاستہ غل بر سر گل
تا سبک بگذرد از صفحۂ گلزار نسیم — سایۂ شاخ صنوبر شدہ پل بر سر گل
سور سوریست مگر کز اثر جنبش شاخ — برگ اشجار نوازند دہل بر سر گل
بر سر خاک شہید غم آن غنچہ دہن — بیگذارند ملایک ہمہ گل بر سر گل

۲	شد چمن فرش گل و پیر و جوان چمنے ہمچو محمود بوجد آمدہ گل بر سر گل	۷

بود زلعل می آلود او شراب خجل — زخندۂ نمکینش دل کباب خجل

ہزار رنگ چو حربا بر آورد از رشک
چگونہ در گرہِ نافہ خون خورد گر نیست
شمیم زلفِ تو گر بگذرد ببوئے چمن
چنان گریستہ ام بیتو کابر آزاری
صواب پیشہ کن ابیل کہ بر خلافِ خطا

ز ماہِ روی تو شد بسکہ آفتاب خجل
ز بوی عنبرِ زلفِ تو مشکناب خجل
ز خود بنفشہ شود با ہزار تاب خجل
ہزار بار شد از دیدہ پر آب خجل
کسے نمیشود از کردۂ صواب خجل

۳
چگونہ مست نگردد ز چشم او محمود
کہ ہست از اثرش نشار شراب خجل
۵

اے لبِ لعلِ تو باشد سلسبیل
بر رخِ خوبت بود خالِ سیاہ
بر لبت کای چشمۂ آبِ بقاست
در حریمی یافتہ عاشق وصال

سلسبیلت کردہ خونِ ما سبیل
ہست در گلزارِ آتش با خلیل
خضرِ خط گشتہ دلِ ما را دلیل
کاندر انجا رہ ندارد جبرئیل

۴
میکند محمود مدحِ احمدی
کز خدا آوردہ فرقانِ جلیل
۱۱

اے کریمی کہ در صفات کمال
نرسیند بکاخِ قدرِ تو بس
دال ع ع کہ لطف فرمودی
نیست مرغوبِ من فقط کہ بود
با خلا و بنج نیست برنج
باز حلوا و جالی باد ام

نیست ذاتِ ترا عدیل و مثال
گر پرد تا بعمر مرغِ خیال
ہست بر منتہای لطفِ تو دال
سوے ادرغبتِ دلِ ابدال
بلکہ بے رنج بودہ ست و ملال
کردہ بیدام صیدِ دل فی الحال

آنچنان بست لب ز شیرینی
دائما کام بخش و کام روا
میہمانِ تو دوستان بادا
بادہ در آتشِ حسد سوزان

کہ دگر وا نشد دہانِ مقال
باش از فضلِ ایزد متعال
متنعم ز خوانِ جود و نوال
حاسدِ رو سیاہ ہمچو زغال

۵
شکر نعمت چسان کند محمود
کہ مرا شد زبان ناطقہ لال
۹

ز شورِ مستی ما شد خمِ شراب خجل
جمالِ یار کند جلوہ گر ز طرفِ نقاب
ز چہرہ گر فگند پردہ ماہ با ہمہ تاب
ز قطرہ ہا کہ بر آن برگِ گل رود ز عرق
ز کوتہی بفراقِ تو در شبانِ دراز
شبِ فراقِ تو ام آنقدر گریست کہ شمع
مراست جانِ تو آباد و شاد گرچہ ولے
چنان معاملہ با خلقِ ستمگاران راست

گر بپیشِ وسعتِ دریا بود حباب خجل
پری ببردہ شود حور در حجاب خجل
شود ز تابِ رخش با ہزار تاب خجل
عجب مدار کہ گردد اگر گلاب خجل
بود ز دیدۂ بیدارِ خستہ خواب خجل
ہزار بار شد از دیدۂ پر آب خجل
ز گنجِ کنجِ غمت شد دلِ خراب خجل
کہ در سوال نگردند از جواب خجل

۶
ز حسنِ خدمتِ محمود اندرین درگاہ
ہزار شکر کہ نبود بہیچ باب خجل
۷

منتِ احسانِ جہان آفرین
کامدہ برز اوجِ سپہرِ مراد
اے شرعت جنگ کہ شمعِ امید

شکر و سپاسِ کرمِ لم یزل
کوکبِ ماہ منیرِ امل
نور فشان گشتہ اش اندر محل

ساغرِ امید پر از راحِ عیش ٭ شاهدِ عیش و طرب اندر بغل

خواستهٔ محمود فصاحت بیان ٭ کان بسخن آمده ضرب المثل

تا که برآید مهِ تاریخِ او ٭ زاوج بلاغت بحجاب حُجُل

گفت فلک مصرعهٔ چون هلال
آمده خورشید باوج حمل

۱ ردیف المیم المهملة ۷

چنان بدیدنِ روے تو آرزو دارم ٭ که بی تو با در و دیوار گفتگو دارم

ز دودِ آهِ دلم بوے مشک می آید ٭ ز بسکه حسرتِ آن زلفِ مشکبو دارم

بیادِ چشم و لبِ او چو ساغر و مینا ٭ مدام خنده بلب گریه در گلو دارم

نباشدم هوسِ سیرِ سرو و سنبل و گل ٭ که فکرِ آن قد و زلف و رخِ نکو دارم

طوافِ کعبهٔ کوے تو شد مرا واجب ٭ ز خونِ نابِ دل و دیده چون وضو دارم

نباشدم هوسِ دیدنِ مه و خورشید ٭ که شوقِ دیدنِ روے نکوے او دارم

۲ چو باد پیر و پا در سراغ او محمود
عجب مدار که پیوسته جستجو دارم ۷

ز الفتی که بزنجیرِ زلفِ او دارم ٭ هزار طوق تو گوئی که در گلو دارم

کمال حسرتِ من بین که رفت جان و هنوز ٭ بدیدنِ رخِ خوب تو آرزو دارم

اگرچه نیست دهانِ ترا نشان اما ٭ منم که از لبِ لعلِ تو گفتگو دارم

ز بسکه بستهٔ خیالِ تو نقش در نظرم ٭ ترا چو آئینه گوئی که روبرو دارم

چو هست سوزنِ مژگان و تار اشکم را ٭ بچاکِ سینه کجا حاجتِ رفو دارم

بفکرِ لعلِ لبت هر دم اے گلِ سیراب ٭ چو غنچه سر بگریبانِ خود فرو دارم

۳ بوصف موے میانش چو بنگری محمود
هزار نکتهٔ باریک تر ز مو دارم ۱۱

از هجرِ تو اے یار چگویم چه نویسم ٭ وز حالِ دلِ زار چگویم چه نویسم

نے نطق شکر پرور و نے کلک گهر ریز ٭ زان لعلِ شکربار چه گویم چه نویسم

نے حرف ز من پرسد و نے نامه بخواند ٭ بیهوده بسِتمگار چه گویم چه نویسم

از وعدهٔ کذب و نفرستادنِ پیغام ٭ با دلبرِ عیار چه گویم چه نویسم

چون نیشکرم کلک و زبان شاخِ نبات است ٭ هر کو ز لبِ یار چه گویم چه نویسم

مست می شوق است چه تقریر و چه تحریر ٭ با آن بتِ سرشار چه گویم چه نویسم

سوزد چو زبانِ قلم و نطق بیان را ٭ از آه شرربار چه گویم چه نویسم

ز آغازِ خطِ سبزِ رخت حیرتم افزود ٭ ز آئینه و زنگار چه گویم چه نویسم

افتاد زبان از سخن و کلک شد از کار ٭ از حیرتِ دیدار چه گویم چه نویسم

بیرون چو ز تقریر و فزونست ز تحریر ٭ حالِ دلِ بیمار چه گویم چه نویسم

۴ محمود زبان چاک و قلم گشت چو شبیر
زان ابروے خمدار چه گویم چه نویسم ۹

اگرچه وصفِ دهانت هزار گونه شنیدم ٭ ولے چو نقطهٔ موهوم هیچگاه ندیدم

چو گوی بی سر و پا بسکه در رهِ تو دویدم ٭ ولے بحلقهٔ چوگانِ طرهات نرسیدم

چو گشت سلسله جنبانِ دشتم سرِ زلفت ٭ بطرهٔ تو که وحشی صفت ز خویش رمیدم

زیان و سود ندانم ولے ز عشوہ فروشان
بیک اشارهٔ چشمے ہزار عشوہ خریدم

لب تو پستہ و بادام چشم و سیب زنخدان
بجز قد تو دگر سرو بار ور ندیدم

لب از زلال خضر صد ہزار مرتبہ شستم
ازان زمان کہ ز لعلش شراب نوش چشیدم

بشوق آنکہ شوم پایمال در سر کویش
برنگ سبزهٔ خود رو ہزار بار دمیدم

ہزار بار بریدی مرا چو شمع سر از تن
ولیک رشتهٔ پیوند مہر تو نہ بریدم

۵

برغم کام تو محمود من بکام دل خود
زجام ساقی سرخوش شراب عیش کشیدم

۹

خط و رخسار تو زیباست کہ پیوست بہم
کفر و دین را ز ازل رابطہ ہست بہم

تا خم ابرو و مژگان تو پیوست بہم
داد از غمزه ترا تیر و کمان دست بہم

چشم و ابروے ترا عربدہ ہست بہم
خوش بود عربدهٔ مست و زبردست بہم

عجز عشاق و غرور تو چنان ہست بہم
کہ دہد شاه و گدا صحبت شایان دست بہم

مشکن ای شوخ دل خستہ کہ چون شیشہ شکست
خود یقین است کہ ہرگز نتوان بست بہم

حیرت افزود چو دیدم عرق آگین رخ او
کآتش و آب چنین داده چرا دست بہم

جلوهٔ حسن ز عشق است کہ ہرگز آواز
بر نیاید نہ زنی تا دو کف دست بہم

بہر خونخواری عشاق حزین بین کہ بود
ابرو و چشم ترا عربدہ پیوست بہم

۶

سخن و لعل بت ما بنگر اے محمود
کز کمال مزه چون شیر و شکر ہست بہم

۱۱

خال بر چہرهٔ آن ماه لقا می بینم
یا کہ در پرتو خورشید سہا می بینم

در ہوائے خم ابروے تو ای کعبهٔ جان
مرغ دل را صفت قبلہ نما می بینم

ہمسر زلف تو ہرگز نبود مشک ختن
ہر کہ نسبت کند او را بخطا می بینم

آن کش آئینہ مکدر بودی کے بیند
آنچہ من در صفت اہل صفا می بینم

جان جدا نالہ کند این دل بیمار جدا
گر ترا یک نفس از خویش جدا می بینم

در چمن گل کہ بود غرق سراپا در خون
کشتهٔ خنجر آن ناز و ادا می بینم

جلوهٔ عشق بجز حسن نباشد ممکن
جذب کاه از کشش کاه ربا می بینم

ای دل از آنکہ طمع بود مرا مہر و وفا
بخت بد بین کہ از و جور و جفا می بینم

چہ غم از خستگی این دل بیمار کہ من
در لب لعل تو آثار شفا می بینم

بر سر کوی خرابات بود در تک و تاز
محتسب را چو سگ سوختہ پا می بینم

۷

خصم روباه بود پیش تو محمود ترا
زانکہ فیض سخن از شیر خدا می بینم

۹

چند ز شوق رخت دل بطپیدن دہم
دیدهٔ امید را وعدهٔ دیدن دہم

پیش سہی سرو او کان الف خوشنماست
قامت خود را چو نون شکل خمیدن دہم

نامۂ ما را اگر نیست کسے نامہ بر
مرغ دل خویش را بال پریدن دہم

ہمچو نسیم سحر بیسر و پا در بدر
در طلب کوی او داد دویدن دہم

یوسف ما گرگ مست آہوی او شیر گیر
پیرہن صبر را بہ دریدن دہم

گلشن حسن ترا کے بود این آب و رنگ
باد دم سرد را گر نوزیدن دہم

ناوک ناز تو چون رخنہ کند در جگر
خار تمنا بدل از چہ خلیدن دہم

گر نشود آن پری رام چو طبع غزال
ما دل دیوانہ را ره برمیدن دہم

طالع محمود اگر یار شود پیش یار

۸	ما دل او را بیاد جامه دریدیم هم	۱۱

چو گل میل تبسم میکند آن غنچه لب هر دم — مگر کار نسیم آمد ز آه و سینه سردم
سراپا سوخت گر یکباره ایدل این تن خاکی — بحمدالله که وارو هر دو زلفش دسترس گردم
ز تاب اضطرابش بینم اکنون جان فتاد از پا — غلط کردم که دل را بر سر کوی تو آوردم
نصیب دشمنان هرگز مباد آن ناوک مژگان — که بهر من بود ای دوست قربان سرت گردم
ز سوز عشق کی نالم که از اول سمندر سان — دل اندر شعلهای عشق آن جانانه پروردم
به هوش آیم کجا از مستی چشمان مست او — چه باک از شور محشر صور اسرافیل کو وردم
مریض آن لب نوشم پذیرم کی کجا درمان — طبیبی کو که فرماید علاج از شربت وردم
نگرو اندر دل آن سنگدل روزی اثر یاران — که شبها گرد کوی او بسی آه و فغان کردم
مریض درد هجرانم بر و ای عیسی مریم — که غیر از شربت وصلش نباشد چارهٔ دردم
فراز کعبتین بخت بر این تختهٔ الفت — تعجب نیست گر پیدا کند رنگ دگر نردم

۹	من ای محمود می بینم که شادم با غم جانان اثر از زعفران دارد مگر این چهرهٔ زردم	۱۱

شب که شمعی بود بر خاکسترم — بود اشک آلود بر خاکسترم
گرد بر خاکسترم گر جا بجاست — شمع را جا بود بر خاکسترم
کشتهٔ زلف توام امشب بسوز — نازنینا عود بر خاکسترم
سوختم زین غم که آن مه با رقیب — بادها پیمود بر خاکسترم
هم نیاوردش زبعد سوختن — طالع بهبود بر خاکسترم
با خیال زلف او گردد همی — مار موج دود بر خاکسترم

خاک من از سوختن گردد خلاص — گر بپائی زود بر خاکسترم
سوختم اما خیال خط او — جای سبزه بود بر خاکسترم
کشت و بازم سوخت و آنکه نهاد — تیغ خون آلود بر خاکسترم
در خیالی سوختم مطرب بیا — کن سرود رود بر خاکسترم

۱۰	سوختم از آتش و بگریست زار عاقبت محمود بر خاکسترم	۱۱

گر بکام جان وصال دلربا حاصل کنم — بر مراد خاطر دل مدعا حاصل کنم
مرده ام اندر غم لعل لب جان بخش او — تا حیات جاودان بعد از فنا حاصل کنم
زان شدم در ظلمت زلف سیاهش مبتلا — کز لب جان بخش او آب بقا حاصل کنم
نارسا شد گرچه ایدل نالهٔ شبگیر من — کام جان روزی مگر ز آه رسا حاصل کنم
دامن آن گل ز چنگ خار می شاید گرفت — گر بکوی دلربا همچون صبا حاصل کنم
تا شوم محو تماشای جمال آن پری — به که چون آئینه آئین صفا حاصل کنم
همچو گوی پا و سر هر سو دوان گشتم مگر — در خم چوگان زلف یار جا حاصل کنم
این دل بیمار را نبود علاجی ای طبیب — گر نه از گلشکر آن لب دوا حاصل کنم
وه که بی مغزم نه بخشد روزی الا استخوان — اوج عزت گرچه مانند هما حاصل کنم
جز جفا با آنکه کس را نیست زان مه حاصلی — ساده لوحی بین که خواهم زو وفا حاصل کنم

۱۱	کشته ام محمود زان خاک در پیر مغان تا بیمن همت او کیمیا حاصل کنم	۹

گر وصال آن مه نامهربان حاصل کنم — داد از بیداد دور آسمان حاصل کنم

زان کنم از معجزِ لعلِ پر افسونش سخن — تا که در طرزِ سخن سحرِ بیان حاصل کنم
تشنه لب هستم بآبِ جدولِ تیغش ازان — تا که همچون خضر عمرِ جاودان حاصل کنم
تا ملول از من نگردد به که از رخسارِ زرد — مایهٔ شادی برنگِ زعفران حاصل کنم
همچو عنقا گشته معدوم بفکرِ آن میان — تا که اندر قافِ شهرت آشیان حاصل کنم
پیشِ یاران از دهانِ یار میگویم سخن — تا بتقریبی نشان زان بی نشان حاصل کنم
لب فروشویم زآبِ کوثر و تسنیم اگر — بوسه از لعلِ نوشِ دلستان حاصل کنم
سختی شبهای هجران پیشِ او گویم تمام — روزِ وصلش فرصتے گر یکزمان حاصل کنم

۱۲ — میکنم کسبِ سخن محمود از حاجب ازان — شهرهٔ سحرِ بیان تا در جهان حاصل کنم — ۹

صد سعی طلب بکار بردیم — تا راه بکوے یار بردیم
بردیم بکویش ارچه دل را — لیکن نه باختیار بردیم
در گریه ز سیلِ اشکِ گلگون — آب از رخِ نوبهار بردیم
در گلشنِ دهر بهر یک گل — صد زخم ز نیشِ خار بردیم
از تربتِ داغهای این دل — رنگ از رخِ لاله زار بردیم
اندک شمریم گرچه زان شوخ — درد و غمِ بیشمار بردیم
ناخورده شرابِ وصل از هجر — بس دردِ سرِ خمار بردیم
جوریکه قرار بود با یار — همراهِ دلِ بیقرار بردیم

محمود چو خضر ذوقِ حیوان — از نوشِ لبِ نگار بردیم

گذشت سیلِ سرشک ارچه بارها ز سرم — هنوز سوزِ فراقِ تو هست در جگرم — ۱۳ / ۹
گمان برند مرا خلق آفتاب پرست — ز بسکه روی تو ای ماهِ مهربان نگرم
ز خونِ دیده وضو فرضِ عین گشت مرا — که سجده جز خمِ محرابِ تیغِ او نبرم
منم که شب همه شب زین دو چشمِ خون پالا — بیادِ عارضِ آن مه ستاره می شمرم
عجب که سبز نگردید مزرعِ امید — اگرچه هست درو آبیارِ چشمِ ترم
ز فیضِ بوسهٔ لعلت حلاوتے چو شکر — فرو گرفت ز سر تا بپا چو نیشکرم
ازان زمان که گزیدم همی جلای وطن — جگر بثقبِ غمِ سفته صورتِ گهرم
جدا ز روی تو ای نورِ دیده چون سوزن — بدیده چون نخ خلد باز رشتهٔ نظرم

۱۴ — نرفت از سرِ من شورِ عشقِ او محمود — اگرچه کرده غمِ روزگار پے سپرم — ۹

ازان زمان که بدل هست یادِ آن دهنم — چو خضر وارثِ سرچشمهٔ حیات منم
بود حقیقتِ هستی مرا بشکلِ حباب — که جز هوای تو نبود درونِ پیرهنم
چو یوسفی که عزیزان بچاهش انگندند — فتاده دل ز هوس اندران چهِ ذقنم
چنان خیالِ رخ و زلفِ اوست در دلِ من — که سیر ساخته از سیرِ سوری و سمنم
بشکلِ مردمِ آبی در آبِ دیده بود — بهجرِ آن دُرِ یکدانه دایما وطنم
سرشک و لختِ جگر میرود ز دیده چنان — که رشکِ کانِ بدخشان و معدنِ عدنم
بیادِ آن گلِ رخسار و غنچهٔ لبِ لعل — هزار گونه چو بلبل همیشه نغمه زنم
هزار حیف نشد سوزِ من برو روشن — اگرچه سوخت سراپا چو شمعِ انجمنم

ز فیضِ لعلِ پرافسونِ اوست ای محمود

۱۵ — که همدم دم روح الامین بود سخنم را — ۷

زاهد بفکر توبه شکستن نشسته ایم — پیمان به پیر میکده بستن نشسته ایم
در جیب لعل را و بامید بوسه اش — ما از برای مهر شکستن نشسته ایم
در راه انتظار تو چون نقش در نگین — عمریست تا بنام نشستن نشسته ایم
زنجیر زلف او شده تا پای بند دل — از جملگی بعزم گسستن نشسته ایم
گفتی که خواهمت دل محزون ز خود رخست — ای جان فدات از پی خستن نشسته ایم
نبود قرار از دل سوزان که چون سپند — بر روی آتش از پی جستن نشسته ایم

۱۶ — یکباره از دو کون بامید وصل دوست
محمود در توقع رستن نشسته ایم — ۹

جان مشتاق فدا در ره جانان کردم — شاد ای دل که ز جانان طلب جان کردم
بی تو گر میل نظر سوی گلستان کردم — جای گل خون دل از دیده بدامان کردم
تا چو بلبل شدم آشفتهٔ آن غنچه دهان — همچو گل چاک زدم جامه و افغان کردم
خواستم گر ز لبش بوسه مکن عیب ای خضر — کاب حیوان طلب از چشمهٔ حیوان کردم
رشک غماز مرا کرده بعالم رسوا — ورنه صد گونه غم عشق تو پنهان کردم
تا بیابم شرف وصل مثالش خود را — زان سراپا همه چون آئینه حیران کردم
تا شنیدم سخن از لعل تو ای رشک پری — طعنه ها بر شرف مهر سلیمان کردم
این نه داغ است که از مهر تو دارم در دل — شمعی افروخته در خانهٔ ویران کردم

یافتم کام دل از خنجر قاتل محمود
تا سر از روی وفا در سر پیمان کردم

۱۷

خویش را پیر و آن نرگس پرفن کردم — رهنمای طمع از مردم رهزن کردم
غیرت آنکه ز جورت نشود واقف غیر — دل آفت زده را منع ز شیون کردم
مثل آئینه بصد شوق ز پا تا سر خویش — بهر دیدار تو یک دیدهٔ روشن کردم
هر رگ گل بنظر تیز تر آمد از خار — بی تو گر خواهش نظارهٔ گلشن کردم
گفتمش حال دل غمزده را زار که کرد — زیر لب خنده زنان گفت که هان من کردم
به نشد کار من از ناله و آخر ناحق — یار را در حق خود آه که بد ظن کردم

۱۸ — از پی دوختن زخم دل خود محمود
تار اشک مژه را رشته و سوزن کردم — ۱۱

هر گاه که در آئینه روی تو ببینم — دل را همه محو رخ نیکوی تو بینم
کو طالع بیدار که هر صبحدم از خواب — چون چشم طلب باز کنم روی تو بینم
از رشک بگردون شود ای ماه مرا آه — گر سایهٔ خورشید به پهلوی تو بینم
آسان بودم دادن جان گردم آخر — سر را ز وفا بر سر زانوی تو بینم
چون قبله نما مرغ دل غمزده را بال — لرزان بهوای خم ابروی تو بینم
ای ماه تو خورشیدی و دل چون گل خورشید — هر سو که توئی دیدهٔ دل سوی تو بینم
از هیچ فسونگر نشنیدند به نیرنگ — آن سحر که در نرگس جادوی تو بینم
چون سبزهٔ نوخاسته سرو چمنی را — در سایهٔ سرو قد دلجوی تو بینم
بر صید دلم چیره بود چشم تو آری — پیدا هنر شیر ز آهوی تو بینم
عمریست که جستیم دل گم شده او را — اکنون بخم حلقهٔ گیسوی تو بینم

هر لطف که در گفتهٔ محمود توان دید

۱۹	از فیض لب لعل سخنگوئے تو بینم	۷

آه سردی بلب از شدت دردی دارم — اشک سرخ و لب خشک و رخ زردی دارم
داغ گرمی بدل از سوزش دردی دارم — چون نسیم سحری زان دم سردی دارم
جنبش باد از ان می برد از جائے مرا — گر تن خستہ براه تو چو گردی دارم
میرود خون جگر جای سرشکم از چشم — زانکه در دل اثر نشتر دردی دارم
منکر بے لعل لب نوش تو هستم بیمار — چارهٔ درد خود از شربت دردی دارم
آیدم کے بنظر مصرع بے وزن هلال — منکر چون بیت دو ابروی تو فردی دارم

۲۰	کے بهم پلہ برون از رهٔ مقصد محمود که نظر بر قدم راه نوردی دارم	۷

گهے بجانب گلشن اگر نظاره کنم — چو گل بیاد رخش جامه پاره پاره کنم
نمیکند بدلش نالهام اثر هر چند — چو موم نرم توانم که سنگ خاره کنم
نهاد عشق ز بتخاله مهر بر لب من — مباد درد نهان را که آشکارا کنم
ز چشم مردمم باشد پری به پرده نهان — عجب که ظاهر بے پرده ات نظاره کنم
هزار بار برم سجده ات بشکر جمال — طواف کعبهٔ کوی تو گر دوباره کنم
اگرچه اشک برون از شمار ریزم لیک — غم فراق بهر قطرهٔ شماره کنم

۲۱	ز جور آن مه بے مهر روز و شب محمود ز چرخ ناله گهے گاه از ستاره کنم	۷

بر آن سرم که ز کویش نگر کناره کنم — چو پای دل بود آنجا بگل چه چاره کنم
ز اخترم و بدار دست بهر ساعد یار — ز حلقهای مه و آفتاب یاره کنم

مرا چه دست که آرم بگردن آن ماه — ز آفتاب نگر دستے استعاره کنم
بترک توبهٔ عشقم بر آن که از سر صدق — بمصحف رخ خوب تو استخاره کنم
گرم زبان فتد از کار در نماز نیاز — بسوی قبلهٔ ابروی او اشاره کنم
رفو پذیر بود گرچه چاک سینه ولے — چه چارهٔ دل که ار هزار پاره کنم

۲۲	چه عشرتے بود امروز در میان محمود گمان مبر که ز معشوق دمی کناره کنم	۱۱

چنان بماه رخت آب و تاب می بینم — که آفتاب ز تابش بتاب می بینم
نهان بغنچهٔ لعل لبش شکر نگرم — عیان به نرگس مستش شراب می بینم
بیاد آن در دندان بنوز که دریا ها — کنار خویش ز چشم پر آب می بینم
ز شوق طلعت آن ماه آفتاب لقا — چو ذره در دل خود اضطراب می بینم
بگرد ماه رخت نیست هاله خط سبز — که در میانهٔ شب آفتاب می بینم
بیاد لعل تو گریم ز بسکه جای سرشک — روان ز دیدهٔ خود شهد ناب می بینم
ز اشتیاق جمالش بدیدهٔ بیدار — ز شام تا بسحر راه خواب می بینم
بیاد طلعت و گیسوے او دل خود را — چو موی سوخته در پیچ و تاب می بینم
چه گنجها که نهادر در آستین ای دل — هر آن کسیکه ز عشقش خراب می بینم
دلا مدار ز گردون امید سیرابی — که این محیط سراسر سراب می بینم

۲۳	دل شکستهٔ محمود را بشوق لبش مدام ز آتش حسرت کباب می بینم	۹

بزلف آن پری من دل سراسر مبتلا دارم — بلے دیوانه را پابند زنجیر بلا دارم

ز تاب آفتاب روز محشر غم کجا دارم ‌‌ چو زیر سایهٔ سرو برمند تو جا دارم
شهادت از خدا خواهم ز دست آن بت کافر ‌‌ که از جان بخشی لعلش امید خون بها دارم
خورد گر استخوان من سگ کویش عجب نبود ‌‌ که از اقبال طالع دولت فر هما دارم
بجای اشک از چشم ترم سیاره می ریزد ‌‌ که اندر دیده تاب طلعت آن مه لقا دارم
ز جا غیر از حنایم هیچ دستی بر نمی دارد ‌‌ مکانی در سر کوی تو مثل نقش پا دارم
بجای سبزه روید لاله از خاک مزار من ‌‌ که از شوق گل روی تو در دل داغها دارم
ز چشم آب آتش رنگ میریزد بخاک ای جان ‌‌ هوای بوسهٔ لعل لب نوش تو تا دارم

۲۴	کجا ترسم ز روبه بازی خصمان سگ سیرت که من محمود فیض از حضرت شیر خدا دارم	۹

صد زخم گر زنی بسر خویشتن کشم ‌‌ حاشا ز پیش تیغ تو پس پای من کشم
هردم بیاد لعل تو ای گوهر مراد ‌‌ خونابهٔ جگر چو عقیق یمن کشم
آئینه تا رخ تو نه بیند بچشم او ‌‌ خواهم که میل آه برنج و محن کشم
آن دسترس کجا که سبک چون نسیم صبح ‌‌ بند قبای آن بت گل پیرهن کشم
جز قامت و رخش نه پذیرد دلم قرار ‌‌ هر چند خویش را بسر سرو و سمن کشم
آن طاقتم کجاست که یکدم بکام دل ‌‌ آهی ببعد تعب ز دل پر حزن کشم
کو اختری که آن مه بی مهر را شبی ‌‌ تا روز بالسان ببر خویشتن کشم
یک بوسه گر از آن لب نوشین دهد مرا ‌‌ صد حرف تلخ آن بت شیرین دهن کشم

	محمود نام گل نبرد عندلیب باز در گلشنی که زمزمهٔ از سخن کشم	

کی آب زندگی بلعل ترا نسبت کنم ‌‌ ۲۵/۹ ‌‌ حاشا الله دیده و دانسته این تهمت کنم
گر رقم وصف ادای آن سهی قامت کنم ‌‌ کلک می باید ز شاخ طوبی جنت کنم
مدعی را دل توان دادن ز بهر وصل یار ‌‌ صلح بهر مصلحت آن به که بر رشوت کنم
زلف او را دین و هم ناز و ادا را جان و دل ‌‌ هر چه دارم مستحقان را همه قسمت کنم
از دهانت هر یکی صد گونه میگوید سخن ‌‌ خود بفرما از یقین تا رفع این شبهت کنم
کاش اندازد رخ شوخی حسنش بر انداز و نقاب ‌‌ پیش ناصح تا بحال زار خود حجت کنم
تا نراند از سر کوی تو ام عذر لنگ ‌‌ از ستم خود را چو نقش پای بیطاقت کنم
سر بلندی موجب پستی است در بحر جهان ‌‌ پس چرا فواره آسا خواهش رفعت کنم

۲۶	بشکن ای محمود دل زان زلف و با ابرو به بند به که سوی کعبه از هندوستان نهضت کنم	۹

ترک می و نگار جوان کی توان کنم ‌‌ من خود عمل بفتوی پیر مغان کنم
هنگام وصل از غم هجرش فغان کنم ‌‌ اندر بهار ناله ز بیم خزان کنم
هر چند وصف خوبی آن دلستان کنم ‌‌ لیکن ادای آن رخ و ادایش چسان کنم
ترسم بیاد زلف تو از سنبل چمن ‌‌ از بیم مار الحذر از ریسمان کنم
جویم در اشک و در ذقن او دل عزیز ‌‌ یوسف بچاه و من طلب از کاروان کنم
نبود یقین مرا که دل از سینه ام که برد ‌‌ لیکن همین به هندوی زلفت گمان کنم
ای ضعف همتی که دمی در شب وصال ‌‌ اندوه روز هجر به پیشش بیان کنم
تاوان ز چشم گیرم اگر دل ز سینه رفت ‌‌ گم شد متاع و من طلب از پاسبان کنم

	محمود نصف عیش بود ذکر علیش زان	

۲۷ — هردم حدیث بوسهٔ شیرین لبان کنم — ۷

خویش را از شوق لعلش پای تا سر سوختیم — تا که از شمع بیان بزم سخن افروختیم
سوز دل ظاهر نشد ما را بتاب روے او — شمع سان در پرتو خورشید ناحق سوختیم
عکس روے اوست اندر دیدهٔ گریان ما — ای عجب کاندر میان آب شمع افروختیم
بود روی آن مہ بے مہر ما را در نظر — گر بطفلی سورهٔ والشمس می آموختیم
در فراق آندو یاقوت لب از لخت جگر — صد بدخشان لعل در دامان و جیب اندوختیم
سوزن از مژگان نمودم رشته از تار نظر — چاک دل بے منت جراح از خود دوختیم

۲۸ — خرقهٔ زہد ریا محمود در میخانه ما / از پے یک جرعه با صد آرزو بفروختیم — ۷

بعین وصل ز ہجران یار می ترسم — ز جور باد خزان در بہار می ترسم
ز ابروان تو گردیده دل دو نیم مرا — ز تیزش دم این ذو الفقار می ترسم
شد است دشمن من یار از پے اغیار — ز دشمنان نه که از دوستدار می ترسم
مرا بعیش جوانی بود غم پیری — بجوش نشه ز رنج خمار می ترسم
کشاده سوسن گویا زبان که تا نرسد — ق — گزند خار ترا در بہار می ترسم
بگفت بلبل بیدل که ترسم از گلچین — درین چمن نه من از زخم خار می ترسم

۲۹ — ز رند مست نترسد کسے چنان محمود / که من ز زاہد پرہیزگار می ترسم — ۹

تا بعشق بتان گرفتارم — بجز اسیر گشته زنارم
گشته تا دور از بر یارم — فرش گل ہست بستر خارم

آفتابیست در میانهٔ شب — نیست خط گرد روے دلدارم
رفت تا دامنش ز دست برفت — کار از دست رفت از کارم
تا فگند از نظر مرا جانان — قطعه — بسکه در چشم مردمان خوارم
بے بہایم چو اشک طفل یتیم — گرچه مانند در شہوارم
مردم از سنگ میزنند مرا — آرے آرے چو نخل پر بارم
ہمچو منصور حق بگویم و بس — بر کشند ار چه بر سر دارم

۳۰ — زنده ماندم به ہجر چون محمود / زین سبب شرمسار از یارم — ۲۵

در لغت

اے رخ تست قبلهٔ عالم — ابرو پر خم تو طاق حرم
محرا السود است خال رخت — ذقن تو بود چه زمزم
محرمانند معتکف بحریم — حرم حرمت ترا چو حرم
خادمانند در صف تسلیم — خدمتت را استاده چون آدم
ہست ہارونت موسی عمران — گشت چاوش عیسی مریم
بر سماطت خلیل خوان سالار — یوسفت بندهٔ خریده درم
گلّه ات را بود شعیب شبان — ناخداے تو نوح در قلزم
ہست میر آخور تو اسکندر — خضر عارض بود ترا انجم
ہمچو داود صد زره سازت — چون سلیمان ہزار امیر حشم

سینهٔ لطفت منبع اسرار — نیستش جز دل تو کس محرم
بر کتب ها کشیدهٔ خطِ نسخ — تا گرفته بدستِ خویش قلم
رحم فرما بحالِ زارِ مرا — ای که هستی تو رحمتِ عالم
وا د بخشا ز کینهٔ اخوان — همچو یوسف کشم هزار ستم
گه بزندانِ هم اسیر کنند — گه بزور افگنند در چه غم
مپسند این همه خرابیِ من — وارهانم ز چاه و بند الم
رحم کن بر تظلمِ منِ زار — وز پی دادِ من تو باش حکم
حکم فرمای گرگِ حادثه را — تا خوردشان تمام همچو غنم
ای که سر سبز گشته نخلِ خشک — از وضوی تو چون رسیدش نم
نخلِ امیدِ من بباغِ جهان — دار پیوسته تازه و خرم
دارم امید از عنایتِ تو — ق — که رسانی مرا بعرب عجم
تا شوم زایرت کز آن خوانم — که زنامت وظیفهٔ اعظم
دلِ من عشقِ تو ببر و ز هند — که تو باشی همیشه قرب احم
گر کسی خواندت بهر مشکل — حل کند نام نامی و اکرم
یا محمد بجاه خود به البقیع — جای مدفن مرا دهی ز کرم

۱۱	گشته محمود واکه نامت زود خوان در جوار خود ز رحم	۳۱

بر لوح دل چو وصفِ رخ او رقم کنم — از مرز نک مداد و ز مژگان قلم کنم
وصفِ تجلیِ رخ او گر رقم کنم — از شاخ نخلِ طور بباید قلم کنم

در هر کجاست پر تو حسن تو جلوه گر — نظاره گر بدیر کنم یا حرم کنم
تشبیه چینِ زلف بمشکِ ختن خطاست — شوریده نیستم که بآن متهم کنم
گر دید ذکر زلف سطول نه مختصر — هر چند خود زیاده ز مقدور کم کنم
شوریده تا که دل نشود از خیالِ زلف — هر دم بر و حدیث رخ یار دم کنم
آن دم زنم دمی ز دهان و میان او — کاندل وجود خویش بیکدم عدم کنم
وست ار دهد مقام در آن کو چو نقش پا — حاشا اگر نظر بسر تخت جم کنم
در راهِ او چو جذبِ محبت کشد مرا — از سر هزار سجده بهر یک قدم کنم
هستم گدای کوی تو پسند تا که من — پیشِ ملوک گردن تسلیم خم کنم

۹	محمود و شمه کنم از نظم خویش یکباره انتظامِ دو عالم بهم کنم	۳۲

از خط و لعلش وهم تقریر پیدا کرده ام — شیوهٔ یاقوت در تحریر پیدا کرده ام
عشقِ موی و زلفِ او از دیر پیدا کرده ام — آه صبح و نالهٔ شبگیر پیدا کرده ام
ساختم پابندِ زلفِ او دلِ سرگشته را — از پی مجنون خوشاز نجیر پیدا کرده ام
در سرِ کوی کسی چون نقش پا کردم مقام — بهرِ خود این منصب و جاگیر پیدا کرده ام
چون هلالم شهره در شهر از غم ابروش تا — قامتِ خم صورتِ شمشیر پیدا کرده ام
سوخت دل تا ز آتشِ عشقِ بتانِ سیمتن — خاکم و خاصیتِ اکسیر پیدا کرده ام
چون کمان هر کسکه کج باشد گریزم از برش — راستی تا بر مثالِ تیر پیدا کرده ام
ساختم بزمِ بیان را روشن از شمعِ زبان — تا ز مقراضِ لبش گلگیر پیدا کرده ام

در سخن محمود ز اعجازِ لبِ نوش کسی

۳۳	چون دمِ روح القدس تاثیر پیدا کرده ام	۱۱

برتر از عرش برین شانِ مدینه دیدم	عرش را بلکه بقربانِ مدینه دیدم
عرش یا کرسی و یا کعبه و بیت المعمور	بهر تشبیه نه شایانِ مدینه دیدم
چرخ را کهنه رباط از نظر افتادهٔ آن	شمس را شمسهٔ ایوانِ مدینه دیدم
از پے کسبِ شرف روح امین را شب و روز	حلقه زن بر درِ دربانِ مدینه دیدم
نیست حاصل بملک با همه قدس و عصمت	آن سکینه که بسکّانِ مدینه دیدم
روز و شب شهپرِ مرغانِ اولی اجنحه را	صرفِ جاروبِ بیابانِ مدینه دیدم
آن تجلی که بموسیٰ زده آتش سرِ طور	پرتوِ شمعِ شبستانِ مدینه دیدم
شوکت و شانِ سلیمان همه چون مورِ حقیر	در برِ حشمتِ سلمانِ مدینه دیدم
با همه حسنِ خداداد چو یوسف صدها	غرقِ هر چاهِ بیابانِ مدینه دیدم
خضر را با همه سیرابیِ جانش هر دم	تشنهٔ چشمهٔ حیوانِ مدینه دیدم

۳۴	حامدِ آن نه همی خلق که خود خالق را همچو محمود ثنا خوانِ مدینه دیدم	۵

تا سخن در صفتِ کاکلِ او میگویم	شعرِ پیچیده و باریک چو مو میگویم
مقصدِ من بود از قامتِ رعنای کسے	گر ز موزونیِ سرو لبِ جو میگویم
همچو گل خنده زند هر لبِ زخمِ دلِ من	پیشِ جراح اگر ذکرِ رفو میگویم
راست گوئی هنرِ صاف ولانست از آن	عیبِ هر شخص چو آئینه برو میگویم

	موشگافی بسخن کارِ من است اے محمود تا سخن در صفتِ کاکلِ او میگویم	

بود مشهور نامِ غوث الاعظم	۳۵ ۱۱	خدا داند مقامِ غوث الاعظم
اگر خواهی که دانی اسمِ اعظم		یقین دان هست نامِ غوث الاعظم
بجز حق نیست کس آگاه هرگز		ز عز و احترامِ غوث الاعظم
ولایت گر بود خورشید باشد		طلوعش زاوجِ بامِ غوث الاعظم
چو انجم پیش مه اقطاب و ابدال		بود با احتشامِ غوث الاعظم
اگر خضر است و گر الیاس مادام		بود سیرابِ جامِ غوث الاعظم
چه گویم از کلامش لا کلام است		کلامِ حق کلامِ غوث الاعظم
نخورده شیر اندر ماهِ روزه		بطفلی شد صیامِ غوث الاعظم
صلوٰة ار هدیه سازد کس بروحش		رسد بر وی سلامِ غوث الاعظم
نباشد منکرش بیفکر هرگز		که سخت است انتقامِ غوث الاعظم

۳۶	بلے مولائے کونین است محمود کسے کو شد غلامِ غوث الاعظم	۵

رفتیم و فراقِ یار بردیم	در دل غمِ آن نگار بردیم
باریکه شکسته طاقتِ کوه	بر دوشِ دلِ فگار بردیم
دیدیم چو نیست اهلِ دردی	دردِ سر ازین دیار بردیم
از شوقِ مدینهٔ منوره	در دل غم و اضطرار بردیم

۳۷	محمود جفائے بخت خود بود جوریکه ز روزگار بردیم	۳۷

شادمان باش اے دلِ خورم	دایم از مدحِ خسرو اعظم

شاه صمصام دوله کش صمصام		اژدها پیکریست آبش سم
هست دربان بدرگهش دارا		جام بر دارش نماید جم
کوه تمکین و آسمان وقار		ابر احسان و آفتاب کرم
مهر سوز دا از زرفشانی او		همه تن آب شد ز خجلت یم
شهسواریست آنکه گاه مصاف		نی سواریست پیش او رستم
آفتاب سپهر جاه و جلال		نیر آسمان عز و حشم
آنکه اقبال و دولت ابدی		جبهه سا بر درش بوند بهم
جستجو کرده وهم فکر و نیافت		همسرش تا عرب ز ملک عجم
بهر تحریر مدح حاضر او		گشت گوهرفشان زبان قلم

مطلع

ایکه هستی تو خسرو عالم		بهر پابوس پشت گردون خم
از سحاب نیام روز مصاف	ق	برق صمصام تو شود چو علم
برتن از خوف جان نماید راست		زره حوت نیر اعظم
چون برآئی بعرصهٔ هیجا	ق	خصم را نیست چارهٔ جز خم
میشود چارپاره مرکب و مرد		گرفته از کف تو تیغ دودم
شحنهٔ عدل و نصفت زجهان	ق	منهدم ساخته بنای ستم
نه همین شد بعهد تو اکنون		گرگ درنده پاسبان غنم
بلکه آهوی ناتوانی را		پشت خار است پنجهٔ ضیغم

میگذارد بچاک زخم کتان		تاب مهتاب پنبهٔ مرهم
بوی خلق تو از خطا تا چین	ق	برده تا پیک باد مشکین دم
نافه از ناف ریختند غزال		بلکه کردند سوی صحرا رم
آن محیطی که در سخا آمد		قطرهٔ زابر همتت قلزم
کرد آن بخششی تو در ایثار		ای محیط سخا و ابر کرم
که بدامان گل بود اکنون		در شهوار قطرهٔ شبنم
گشته آز گرسنه چشم چنان	ق	در زمان تو ای بلند همم
کز سیری عجب مدار اگر		مبتلا گردد ی بدرد شکم
هست جود ترا شمار چنان		که درو عاجز است جذر اصم
چه کند منشی فلک تحریر		جای صفر است انتهای رقم
وصف رخش تو چون کنم ترقیم		رود از دست من عنان قلم
چشم سیاره اش ندیده گهی		بر زمین او فتاده نقش قدم
بادشاها توئی ولی نعمی		گر تو باشد مرا امید نعم
جز در تو مرا پناهی نیست		هم تو دانی برب کعبه قسم
سویم از مهر گوشهٔ چشمی		هستم امیدوار فضل و کرم
کند اکنون دعای تو محمود		استجب ربنا بنون و قلم
تا که اطفال بوستانی راست		در زمان بهار شیر از نم
گشته بخت خورمت شاداب		باغ شاداب دولتت خرم

دشمنت را از این جهان وجود

۱۸	نبود جائی جز بکتم عدم	۳۸

اے مہ برج آسمان کرم — آفتاب سپہر جاہ و حشم
آن کریمی کہ از کف کرمت — شد تہی کاسۂ کان و کیسۂ یم
کان رسیدہ بآب و بحر بخاک — تا ترا دست یافت دست کرم
صیت جود تو تا بہ ہر قسمت او — گشت طے بار نامۂ حاتم
گاہ رسم سوال کس نشنید — حرف لا از لبت بغیر نعم
فتنہ یکبارہ دم فرو بندد — چون کشی از نیام تیغ دو دم
صبح آرے چو میشود طالع — ظلمت شب خزد بکنج عدم
ق داور اور زمانۂ عدلت ہے — منہدم شد چنان بنای ستم
گزرہ اتحاد و یک جہتے ہے — میشود گرگ میزبان غنم
در چنین عہد دارم از دوران — خاطرے زار و حالتے درہم
عمرہا در عدالت عالی — بندہ را سودہ سر بجای قدم
با چنین رسم بندگی راندند — بندۂ بے گنہ ز راہ ستم
وار و امید آنکہ بخششی باز — خدمت بندہ باز راہ کرم
یا بکن حکم دادن تنخواہ — ہمچو معمول بر حکیم حکم
یا بجائے دگر تعین مرمائے — تا کہ باشم بجمع اہل قلم
باش شادان بتخت ملک و مباد — دشمنت را نصیب غیر از غم
عالمت بندہ باد و ملک غلام — تا بود ملک تابع عالم

ہمچو محمود اند ترا صدہا
نیست او را چو تو شہے اکرم

۳۹/۱۵
ہست ذات کریم ابن کریم — اے کریمی کہ در جہان کرم ٤٤
کرمت پر ز گوہر و زر و سیم — کردہ کاسہ بحار و کیسہ خیال
دست جود تو رزق راست قسیم — ہر کہ باشد بقدر قسمت او
ق می برد ذلۃ ہر کسے بے بیم — خوان یغماست بخشش تو چنان
گشتہ آز گرسنہ چشم لئیم — گر نہ بی مبتلا بدرد شکم
ق بر بساط تو ریزہ خوار قدیم — نہ ہمین اند ساکنان زمین
روز و شب میرسد ز خوان نعیم — کاسمان را ز مہر و ماہ دو نان
ق منعکس ز آفتاب عقل سلیم — ایکہ جام جہان نما دلت
از کسے نیست حاجت تفہیم — حال ہر کس بہ لست زان مفہوم
اگر کند باچمن ہبوب نسیم — برمن مستمند کن لطفے ٤٤
کند اعجاز با عظام رمیم — باکہ فیض دم مسیحائی ٤٤
ہستم از سقم احتیاج سقیم — کن مدارا بشربت دینار
وا ایما بر قیاس راے حکیم — تا بہ فیض ہفت و چار رسد
باد خوش چار سوی ہفت اقلیم — از شمیم سر گاہ فیضت

۱۱	صد چو محمود باد حامد تو خاصہ در شکر فیض ہاے عمیم	۳۹

بیٹھے جب اوسکے کوچہ مین جم نقش پاسے ہم — مر گئے ولے نہ او ٹھے اپنی جائے ہم
سنبل سے بال سرو کو یہ گل سے گال ہین — تشبیہ کیونکہ دیوین قد دلربا سے ہم
مدت سے اوسکے بوسۂ لب کی ہے آرزو — پر مونہہ پہ صاف کہہ نہیں سکتے حیا سے ہم

ہیہات دسترس نہو پای نگار تک — کیا سر خرد ہوں بلغ جہاں ہیں حنا سے ہم
آخر کیا ہی اوس بتِ ابرو کماں کو صید — لیتے ہیں کام تیر کا اپنی دعا سے ہم
آنکھوں نہیں اپنے ضعف سے تارے ہیں ٹوٹتے — ہیں جیسے چار چشم کسی مہ لقا سے ہم
ہونگے گناہگار ترے بال بال کے — مشکِ ختن جو زلف کو بولیں خطا سے ہم
پھر عیادت آئے اگر وہ مسیح دم — بیزار کیوں نہوویں پھر اپنی شفا سے ہم
یہہ طرفہ ماجرا ہے کہ خنجر کو دے تو آب — رہجائیں وقتِ ذبح بھی ظالم پیاسے ہم
ہیں استخوان نصیبِ سگِ کوی یار کے — رکھتے ہیں ننگ نقدِ فنا بھی ہما سے ہم

۴۱ — محمود چاک جیب دکھاتا ہے شکل لا
یعنی ہوے ہیں دست و گریبان فنا سے ہم — ۷

اے سہرِ اوجِ دولت و حشمت — آفتاب سپہر جاہ و مقام
از فروغ سعادت بختت — مشتری پرتوے گرفتہ بوام
ہر ہمائے کز آشیانِ فلک — کردہ پرواز تا او فتاد ابدام
از پے نظم بزمِ عشرتِ تو — آسمان شیشہ زہرہ گردد جام
جشن شادی عقدِ میمونت — منعقد گشت چون بحسن نظام
تہنیت را بہ بزم تاریخش — کردہ ہر کس بقدرِ خویش کلام

گفت در بزم آمدہ محمود
باد آباد خانہ تو مدام ۶۶
۱۲۶۲

۱ — ردیف النون — ۱۱

کرد تا طفل سرشکم وطن در آستین — موجۂ طوفان نماید ہر شکن در آستین

لختِ دل می ریزد اکنون چشم من در آستین — از گل خون بین کہ دارم یک چمن در آستین
پنبۂ مرہم بداغ دست خود بنہادہ ام — کین چراغ مردہ میدارد کفن در آستین
کلبۂ تاریک ما روشن نمائے کز صفا — داری از ساعد تو شمع شعلہ زن در آستین
نیست بر آن ساعد سیمینہ گون زرین سوار — آفتابے دارد آن گل پیرہن در آستین
قطرۂ خون نیست این کز کاوشِ ہر غمزۂ چشم — دارم اکنون لختہ لعل یمن در آستین
دوش زلف عنبرینِ او بدستم چون فتاد — بینم امروزم بود مشکِ ختن در آستین
عاشق دیوانہ و زور آزمائے وحشتم — می نہم صد ہمچو قیس و کوہکن در آستین
سیل گلگشتِ گلستان کے کنم فصل بہار — چون ز چشم خون چکان دارم چمن در آستین
ایل از مکر و فریبِ زاہد اکنون کن حذر — رشتۂ تسبیح او دارد رسن در آستین

۲ — نغمہ سازی میکند در عشقت اے مطرب پسر
زخمہ سان محمود میدارد سخن در آستین — ۹

کیست چون من مایہ دار از شورِ بسیار جنون — رونقِ دکان وحشت روی بازار جنون
دل ز دردِ بوی شورے گشتہ بیمار جنون — کاش درمانم کند از لطفِ عطار جنون
ہمچو مجنونم ضعیف و زار و بیمار جنون — الفتِ لیلی وشی کردم گرفتار جنون
میزنندم ہر طرف سنگ ملامت کودکان — شاید آورد است تحمل قامتم بار جنون
لشکر طفلان بود ہمراہ در ہر رہگذر — شوکت و شانِ عجب دارد سپہدار جنون
دیر شد تا جیب جان از دست شورے نیست چاک — شاید افتاد است ایل عقدہ در کار جنون
کوس رسوائی بنام من بلند آوازہ شد — ہستم اندر عالم وحشت جہاندار جنون
سنگ طفلان میکند مجروح سر تا پا مرا — نشگفد زین بگی ہر گز ز گلزار جنون

۳ | بعدِ مجنون در خورِ صد گونه شور و حشتم
کیست ای محمود غیر از من سزاوار جنون | ۱۱

بر رخ تابندهٔ او طرهٔ پرتاب بین
میچکد جای سرشک از دیدهٔ خون ناب بین
عارض او را عرق آلوده و آتشگون نگر
تاب رویت جمع سازد این دلِ صدپاره را
رتبهٔ اهل صفا از عرش دارد برتری
نیست عقدِ ناف در اندام آن سیمین بدن
عکس ابروی تو دارد جلوه در چشم تر
گرد رآبِ منجمد آتش ندیدی گو بیا
چشم مستش را نگر در کف کمان از ابروان
وز لطافت خط بران رخسارهٔ زیبا نگر

سایبان از شاخ سنبل بر گل شاداب بین
لعل را پیدا ز کانِ لولوِ خوش آب بین
بر سرِ آتش قرارِ قطرهٔ سیماب بین
وین کتان را تار و پود از رشتهٔ مهتاب بین
عکسِ گردون را بدان رفعت نگون در آب بین
در میانِ آبجوان حلقهٔ گرداب بین
ماه نو را ای مه بی مهر اندر آب بین
در کفِ ساقی با جام و شراب ناب بین
غمزهٔ او را کمند از طرهٔ پرتاب بین
گرد برگ گل نمود سبزهٔ سیراب بین

۴ | زیر ابرو دید محمود آن دو چشم شوخ و گفت
کین دو ماهی العجب در قیدِ یک قلاب بین | ۹

ز شوق چشم شوخت تازه تر گردید داغ من
ز تاب لعلِ او داغم دمادم تازه تر گردد
ز دودِ آه خود یابم نسیم نکهتِ وصلش
نظر بر آن رخِ زیبا دلِ پرداغ زان دارد
مرا از روحِ گل کی روح خوش گردد که عطر آگین

اگر کز روغن بادام روشن شد چراغ من
که آب از چشمهٔ حیوان خورد پیوسته باغ من
خبر از مقدمِ گل میدهد هر لحظه زاغ من
که رویش آفتاب است و گل خورشید داغ من
بود دایم ز بوی عنبرِ زلفش دماغ من

خیال لعلِ روح افزای او باشد اگر در دل
دل گم گشتهٔ من گفت گر جوئی مرا یابی
هوس پختن ز عشقِ شعله رویانم سزا باشد

لبالب گشته ز آب چشمهٔ حیوان ایاغ من
بچین آن سر زلفِ دوتا روزی سراغ من
که هست از آتشِ عشقِ دلِ سوزان اجاغ من

۵ | بکام دل دمی در خلوتی با یار بنشینم
مهیا گر شود محمود اسباب فراغ من | ۹

گشت آئینهٔ او باعثِ حیرانیِ من
فرقتِ یار بود چنگ اجل عاشق را
داغ هجران ترا از ورقِ سینه نشست
چون کنم آه چه سازم که نسازم بغمت
گفته بودم که بکوی تو نیایم دیگر
نیست جمعیتِ خاطر بوصال و نه بهجر
سر بسر آتشِ دو رخ شود آب خجلت
چونکه شیرین سخنی رشتهٔ پای طوطی است

سنبلش سلسله جنبانِ پریشانیِ من
بس بود جای تعجب بگران جانیِ من
گرچه زد موج لبی دیدهٔ طوفانیِ من
که بود نقشِ فراقت خط پیشانیِ من
باز آورد مرا اشک پشیمانیِ من
طرفه سامان کند این بی سر و سامانیِ من
شعله گردد از سوزشِ پنهانیِ من
باعث قید دلم گشت سخندانیِ من

۶ | مژده ده زود بمحمود حزین از وصلش
یارب از حرمت و قدرِ شه جیلانیِ من | ۷

سوادِ نقطهٔ خط بر رخ منورش است این
مهِ تمام و یا عارض منورش است این
جدا فتاده سرم را ز تن چو دید بیاران
کتابِ حسن تو با آفتاب دیدم و گفتم

و یا ز آئینه ظاهر نمود جوهرش است این
سواد شام و یا گیسوی معنبرش است این
بگفت آنکه خوش کشته‌ام مگر سرش است این
که فرد باطلی از فرد نامی دفترش است این

چرانه بر دل من حکم او نفاذ پذیرد
بچشم مست تو هر کس که دید و آن صف مژگان
که بادشاه جهانگیر اوست کشورش است این
بگفت آن دو سپهبد نگر که لشکرش است این

۷ باشک و چهرهٔ محمود خسته دیدم و گفتم
که آتش است بسی تابناک و مجمرش است این ۹

اے رشک ماه جلوه ز طرف نقاب کن
ساقی دمید صبح طرب می بجام ریز
تا پے بربط ما نبرد دهر مصلحت
ایدیده تا که گنج غمی جا کند درو
یکباره دل ز شور تو دیوانه شد بیا
ای دل بیا و دولت بیدار وصل و
هرگز مجوی کام دل از چرخ آب گون
دام است و دانه سبحه و سجادهٔ فقیه
خورشید را چو آئینه حیران ز تاب کن
یعنی بیا قران مه و آفتاب کن
پیش رقیب بر من مسکین عتاب کن
دل را ز سیل اشک دمادم خراب کن
زنجیرش از دو طرهٔ پر پیچ و تاب کن
یکشب خلاف قاعده سامان خواب کن
وین بحر را خیال سراسر سراب کن
ایدل چو مرغ زیرک از و اجتناب کن

۸ محمود بر گل تو سراید غزل هزار
یک نو تبش تو بلبل گویا خطاب کن ۹

خط گشته بگرد لبان آن شوخ نمایان
دارو ز رخش بلبل و پروانه نزاعی
دارم عجب از خال رخت ای مه بی مهر
در آئینه بین روی خود ای سرو گلندام
مانا که دم صورت تو مانی تقدیر
یا خضر که باشد بلب چشمهٔ حیوان
زان روی که این شمع همیگوید و گل آن
کاختر شده در پرتو خورشید نمایان
پا رنجه مکن بهر تفرج به گلستان
به نموده فراموش دهان تو ز نسیان

نبود بفلک کاهکشان ای مه بی مهر
ز انسان که نماید هلال از سر انگشت
ملک دل و جانش همه در زیر نگین است
گر حسن تو دارد فلک انگشت بدندان
ابروی ترا داده نشان دیده ز مژگان
گویا که بود لعل لبت مهر سلیمان

۹ محمود چو وصف لب لعل تو نویسد
گردد قلم اندر کف او شاخ مرجان ۱۱

هر دل که نشد بستهٔ آن زلف پریشان
پیچان بخود از رشک چو سر گوفته مارم
بر طرف لب لعل تو روئیده خط سبز
خط بر ذقنش گشته عیان تا نشوی غرق
دل از ذقنش رسته و شد بستهٔ زلفش
شد خضر خطش رهبر ولیکن چو سکندر
دلتنگ مشو گر ز لبت بوسه گرفتم
آن رشک پری را نتوانی که ببینی
زنار خم طره بر آن طلعت زیبا
شد غرق هزاران دل عشاق و نیامد
در هم شده شیرازهٔ جمعیتش ایجان
دیدم بکف غیر چو آن طرهٔ پیچان
یا مهر گیا گرد لب چشمهٔ حیوان
زنهار از آن راه مرو ایدل نادان
یوسف چو برآمد ز چه افتاد بزندان
برگشت دلم تشنه از آن چاه زنخدان
خواهی لبتان جان مرا از پے تاوان
گر نیست ترا آئینه سان دیده حیران
گوئی که برآمیخته کفر است با یمان
بیرون یکی از ورطهٔ آن چاه زنخدان

۱۰ محمود چنان شوق تماشای تو دارد
کش دیده برد شکوه ز جنبیدن مژگان ۹

بر غنچهٔ نشگفته چو بینی بگلستان
آتش زده پا تا سر من اشک بیابی
دلتنگی من یاد کن ای نو گل خندان
تا شمع صفت سوختم از دیدهٔ گریان

زان مردمکِ دیدۂ من سوخت کہ اشکم	آہنیست کہ دارد اثرِ آتشِ سوزاں
بے ذائقہ گردیدہ چو مارا دہنِ زخم	ایدیدہ برو ز اشک بیابانی نمک افشاں
وبنالِ دل از دیدۂ من اشک روانست	آرے پئے دیوانہ رود لشکرِ طفلاں
آں طفل کہ جا داشتہ در چشم چو مردم	افسوس کہ با خاکِ مذلت شدہ یکساں
سر سبز نشد مزرعِ امیدِ من افسوس	ہر چند کہ آبش دہد ایں دیدۂ گریاں
مگذار طپانم برہ افتادہ و مگذر	وز زخمِ دگر ساز مرا کشتۂ احساں

۱۱	یکنان بدہ از خوانِ خودش یا اسد اللہ محمودِ تو تا چند برد منتِ دوناں	۹

نسبت ہی کیا تیری رخ پرتاب و روز میں	ظاہر ہے فرق کرمکِ شبتاب و روز میں
دل چھینتے ہی زلف تیری کچھ بل بے چور	چوری کری ہے یہہ شبِ مہتاب و روز میں
رخ سے نکل کے زلف کے سایہ میں پی شراب	ایسا نہیں ہے لطفِ مے ناب و روز میں
روکش ہو تیری رخ سے ہی کیا آئینہ کا منہہ	نسبت ہے گو سفیدیِ سیماب و روز میں
ہے آشنا تیرے شبِ ہجراں کا اسقدر	بیگانگی ہے دیدۂ بے خواب و روز میں
ہجر نبی کی آگ میں جیسے کباب ہوں	ہوتی تمیز نہیں دلِ بیتاب و روز میں
دریا میں اوسکا گر عرقِ رخ گرے کبھو	کچھ امتیاز ہووے نہ پھر آب و روز میں
جیسے خیالِ ناف و رخ آشنا میں ہوں	ڈوبا ہوں فکرِ حلقۂ گرداب و روز میں

۱۲	محمود جب سے یار خط [illegible] یار ہے ہوں محوِ سیرِ سبزۂ سیراب و روز میں	۵

تا پیشِ تو راہ بردہ ام من	خود را باجل سپردہ ام من

کن زندہ ز لعلِ جان فزایت	اے رشکِ مسیح مردہ ام من
ظلمت بحجاب راست ناید	ہر چند ز جیب شمردہ ام من
گشتہ سخنم چو شمع روشن	تا دود چراغ خوردہ ام من

۱۳	محمود چو خضر آبِ حیواں زان جدولِ تیغ خوردہ ام من	۷

ولا بقامت و آن لعل تر تماشا کن	کہ سرو راست ثمر طرفہ تر تماشا کن
بشوقِ قتل شہیدِ تو شمع ساں ہر دم	بر آورد ز تنِ خستہ سر تماشا کن
در آب طرفہ کند جلوہ پرتوِ خورشید	فروغِ حسن دریں چشمِ تر تماشا کن
بیا و در دلِ پر داغِ من دمی بنشیں	بہار لالۂ خونیں جگر تماشا کن
بر آفتاب ندیدی اگر سیہ نورا	بروی و ابروی آن عشوہ گر تماشا کن
باوجِ وصلِ تو خواہد کہ رہ برد دلِ من	ہوای طایرِ بے بال و پر تماشا کن

۱۴	مبیں بعیبِ کساں مثلِ آئینہ محمود بنورِ دیدۂ بینا ہنر تماشا کن	۷

وصفِ رخِ مخطط او شد سرشتِ من	کز خطِ مصحف است مگر سرنوشتِ من
با دوزخ و بہشت مرا بے تو کار نیست	باشی تو ہر کجا بود آنجا بہشتِ من
شد سبز تخمِ شوقِ لبِ نوشِ او بدل	کز جوے سلسبیل خورد آبِ کشتِ من
از فیضِ مہرِ ماہ رخاں روشن است دل	صافی بشکلِ آئینہ گردید خشتِ من
زاہد چگونہ سر کشم از مستیِ مدام	کز لای بادہ گشت نخستیں سرشتِ من
از دستِ من فتادہ قلم چوں پیالہ مست	آمد چو وصفِ چشمِ خوشت در نوشتِ من

۱۵ — محمود داغ عشق بتانست در دلم / روشن چراغ کعبه بود در کنشتِ من — ـ

چون نقش پاست خاک نشینی سرشت من … خط غبار گشت خط سرنوشتِ من
رنگین برنگِ شاخهٔ مرجان شود قلم … آید چو وصف لعل لبت در نوشتِ من
لعل لبش چو کوثر و قدش چو طوبی است … ای دل بس است کوچهٔ جانان بهشت من
غیر از خیال زلف تو نبود مرا بدل … سنبل بجای سبزه بروید ز کشتِ من
گردد بگرد روے بتانم دل ای عجب … سازد حریم کعبه طواف کنشتِ من
زانگونه جا محبت خوبان بدل گرفت … کاید بچشم عالمیان خوب زشت من

۱۶ — محمود شعرم از خطِ ریحان نوشتنی است / زانرو که شد ز خطِ بتان سرنوشتِ من — ـ

دل کند میل بوصفِ لب دلبر بودن … تشنهٔ سوخته سیراب ز کوثر بودن
ابروِ آن چو هلال و رخ چون مهرش کو … تا کند مه برخت دعوے همسر بودن
هر کجا گنج بر آن مار نگهبان باشد … بر رخ اوست بجا زلفِ معنبر بودن
ماه بی‌تاب بود پیشِ رخ یار که نیست … در برِ مهر بهمه تاب منور بودن
تاکه از سحر بیان شهرهٔ آفاق شوم … خواهم از سحرِ لعلِ تو سخنور بودن
همت از خاک نشینانِ در اوست طلب … آرزو داری اگر صاحب افسر بودن

۱۷ — بهتر از خواجگی هر دو جهان محمود است / بندهٔ بارگه آل پیمبر بودن — ـ

چون خضر در طلبِ چشمهٔ حیوان بودن … چیست شرمندهٔ لعلِ لبِ جانان بودن

پیش لعل لب آن غیرت گل نیست ز شرم … غنچه را چاره بجز سر بگریبان بودن
طرفه ناکامی دل بین که بود قسمت او … تشنه لب مردن و در چاهِ زنخدان بودن
باز دارد ز رهِ کعبهٔ مقصود ترا … خایف از سرزنش خار مغیلان بودن
دل دانا نه نهد پاے برون زان سر کو … نیست دیوانه چو مجنون به بیابان بودن
پاس دار آنکه نگردد سرِ مورے پامال … خواهی ار تخت نشین همچو سلیمان بودن

۱۸ — تر زبان باش بوصفِ رخ جانان محمود / بس بود فخر ترا حافظ قرآن بودن — ۱۱

رود حرفی اگر از آتش دل بر زبان من … بشکل شمع میسوزد زبان اندر دهان من
بود از بسکه وصفِ روے او ورد زبانِ من … ازان رو هست چون خورشید خور روشن بیان من
نویسم وصف رویش گر شود دستم ید بیضا … بشکل شاخ نخل طور کلک اندر بنان من
ببیند از سها کم خلق عالم ماه تابان را … برآید گر شبی بر بام ماه مهربانِ من
ز خجلت سرو پا در گل ز عشقش منفعل قمری … شود گر در چمن گردد روان سرو روانِ من
ز سیلاب سرشکِ دیدهٔ تر چشم آن دارم … که تا کویش برد چون کاه جسم ناتوان من
زہے دولت که بعد از مرگ گردیده مرا روزی … سگان کوچهٔ دلدار خورند استخوان من
کشیدم چله‌ها تا بر هدف تیرِ دعا آمد … که آخر گشته صید من بت ابرو کمان من
مکانم لامکان باشد نشانم بی‌نشان باشد … چه پرسی از مکان من چه پرسی از نشان من
بفکر آشیان و آب و دانه هم مسوم ومعدوم … حریم کوچهٔ آنجانِ جان باشد مکانِ من

بشوق روے او محمود گردد تازه داغ دل / نم از سرچشمهٔ خورشید گیرد گلستان من

مراد لیست چو پروانه مار سوختگان … بغمگساری شمع مزار سوختگان

بجوشِ پائے بسوز و چو شمع ہر سرِ خار
بشوقِ زلف و رخی فارغم ز دہر کہ ہست
کسے نایستد اندر مقامِ دلسوزی
بگاہ گریہ بریزد ز تابِ آتشِ دل
زبہرِ دفع گزند جہانیان چو سپند

اگر فتد بہ بیاباں گذارِ سوختگاں
صباح و شام وگرد دیارِ سوختگاں
بغیرِ شمع دمے بر مزارِ سوختگاں
شرر ز قطرہ اشکبارِ سوختگاں
بود بر آتشِ سوزاں نثارِ سوختگاں

٢٠	بہ پیش او سخن سوزِ دل مگو محمود کہ باخبر بود از حالِ زارِ سوختگاں	٧

کہا سکیگا کب ہما اس خستہ تن کے ہڈیاں
پہینکدینگے لاش میری کوچۂ دلدار میں
ہوں سگانِ کوچۂ محبوب کے یارب نصیب
دام میں گر دم نکلجاوے تو اے صیاد تو
آتشِ شوقِ اوسکی ہے تنمیں یہہ میری شعلہ زن
پر ہلکے تیر پر ہیں اوسکے چسپیدہ مگر

آتشِ فرقت سے جلتے ہیں بدن کے ہڈیاں
تا وطنمیں جا پڑیں اس بیوطن کے ہڈیاں
تا نہ طعمہ ہو ہما کا میرے تن کے ہڈیاں
تا چمن پہونچا ئیو مرغ چمن کے ہڈیاں
جلتے ہیں مانند سب شمع لگن کے ہڈیاں
بنگئے ہیں جو ہدف میرے بدن کے ہڈیاں

٢١	دلمیں ہے محمود جو اوسکے لب شیریں کا ذوق بنگئے ہیں نیشکر سب میرے تن کے ہڈیاں	١٣

ہم دل و جان سے وفا کرتے ہیں
سیرِ گلشن جو کیا کرتے ہیں
وہ تو زخموں پہ چھڑکتے ہیں نمک
عارض و زلف کے سودے میں تیرے
دن کو والشمس کا کرتے ہیں حفظ

کیا ہوا اگر وہ جفا کرتے ہیں
گل سے بلبل کو جدا کرتے ہیں
ہم جلے دل کے مزا کرتے ہیں
ہمسے مت پوچھ کہ کیا کرتے ہیں
رات واللیل پڑھا کرتے ہیں

قطعہ

ہیں اسی بات پہ غش ہوں اونکے
ایک بوسہ کے طلب پر وہ ہزار
خاکساروں کا تماشا ہے حال
شاہ کرتے ہیں گدا کو پل میں
کرتے ہیں ذرہ کو مہرِ رخشاں
سب سے عاجز ہیں ولیکن بخدا
آپ محتاج ہیں تیکن ہر دم

قطعہ کچھہ بھی کچھہ لطف کیا کرتے ہیں
گالیاں مجھکو دیا کرتے ہیں
قطعہ کیا کہوں تم سے کہ کیا کرتے ہیں
بادشہ کو وہ گدا کرتے ہیں
ماہِ تاباں کو سہا کرتے ہیں
کام قدرت کے کیا کرتے ہیں
حاجتِ خلق روا کرتے ہیں

٢٢	کام کیا دیر و حرم سے محمود اوسکے کوچہ میں رہا کرتے ہیں	٢٢

ایکہ بود ذات تو فخرِ زمن
شام و سحر زان زمہ و آفتاب
زابرِ کفت آمدہ دستِ نیاز
بحر تر آمد ز کفِ رادِ تو
لال بعہد تو زبانِ سوال
حلقۂ تدریس ترا عقلِ کل
رائے غیرت بزبانِ ضیا
گشتہ ترا ز آتشِ شوقِ نگیں
شانِ رفیع تو ز روئے مقام
مجلسِ گلزارِ تمنائے تو

ذکرِ خوشت رونق ہر انجمن
یافتہ از خوانِ تو چرخِ کہن
ہمچو صدف حاملِ دُرِّ عدن
نالہ کناں آمدہ جفت حزن
گشش بود دے بدلِ تو مہر دہن
ہست بکارِ ادب آموختن
گشتہ بخورشیدِ فلک طعنہ زن
شعلہ نما چہرۂ لعلِ یمن
ہست فراتر ز محلِ سخن
اَنْبَتَہُ اللّٰہُ نَبَاتاً حسن

قطعه

چون بطرب تسمیه خوانی نمود
جلوهٔ این رسم همایون تمام
بادشها او گرا خسروا
بر دل پر نور تو چون آفتاب
بگذرد مدح تو منم تر زبان
بر درت افتاده ام امیدوار
جز درِ تو نیست پناهے مرا
زانکه دعائے تو مرا روز و شب
زیب چمن تا که بود در بهار
گلشن عمر تو تر و تازه باد
خصم تو از جور فلک روز و شب

زهره برقص آمد و شد نغمه زن
بر تو که هستی تو خدیو دکن
کز تو برد بهره زمان و زمن
حالِ من ذره بود مهر حسن
تا که بود رشتهٔ جان در بدن
خانه بدوش است غریب الوطن
کز تو سزد چشمِ ترحم بمن
ورد زبان است بسرّ و علن
سوسن و سوری و گل و یاسمن
تا که بود تازه باردی و چمن
باد گرفتار برنج و محن

۲۳	مدح تو محمود چه گوید شها اینکه بود ذات تو فخر زمن	۱۶

آنکه در انتظامِ دولت و دین
حیدر الدوله کز سر مردی
آن مدبر که سازد از تدبیر
وان مفطن که بخشد از تاثیر
آنکه در پیش رائے او بضیا
وانکه با حکمِ او نمود قضا

رائے او را نموده عقل گزین ہے
بیشهٔ رزم راست شیر عرین ہے
حنظلِ تلخ چوں عسل شیرین ہے
طبع وے را مزاج فرو ردین ہے
منفعل گردد آفتابِ مبین ہے
آنچناں کو بگفت ساز چنین ہے

نه همیں رتبهٔ امارت را
بلکه در خاندانِ او بسپرد
اینکه قدرت نهاده از رفعت
وست جود تو کرده از همت
گرچه محمود پیش تو حاضر
لیک مدح تو غایبانه کند
مومیائی ز لطفِ تو خواهد
جبر کن بر دلِ شکستهٔ او
تا که از دور چرخ اهل جهان

باشد از ذاتِ پاکِ او تمکین
آسماں چتر و تاج و تخت و نگین
پائے خود بر سر سپهر برین
کیسهٔ بحر پر ز دُرِّ ثمین
نیست در محفلِ ارم تزئین
کش بود شاهد خلوص و یقین
کاسمانش شکسته از ره کین
که دعائے ترا کند آمین
گاه شادان بوند و گاه غمین

۲۴	باش پیوسته در جهاں شادان دشمنانت ز رنج و درد حزین	۹

ای ترک مست عربده کم در عتاب کن
تا کے برند از ستمت ظلم بے حساب
وز رشکِ لعل و گردش آن چشم نیم مست
برکش حجاب از مهِ رخسار و مے حجاب
ایدل ترا ز کنج غم آباد کمند
شب تا بروز این همه بیدار تا بچند
جان بر لبت و چشم بره گوش بر صدا
وز جویبار خنجر سیراب قاتلے

وز سوز آهِ سوختگان اجتناب کن
آخر حذر ز پرسشِ روز حساب کن
خون در دلِ صراحی و جام شراب کن
خورشید را ز جلوهٔ بیجا محجاب کن
خود را ز شور مستی عشقے خراب کن
ای چشم خون فشان نفسی میل خواب کن
ایدل تو تیز در طلبش اضطراب کن
ای جان تشنه کام دمے فکر آب کن

۲۵	محمود بهر سرخ روئیش دست خویش را روزے ز خون ناحق خود بس خضاب کن	۱۱

سخن زلف تو گر از دهن آید بیرون — از دهن نکهت مشک ختن آید بیرون
گر سخن زان لب لعلش از دهن آید بیرون — غنچه‌هائے گل سرخ از چمن آید بیرون
گر ثنا زاں لب نوش از سخن آید بیرون — شهد سفت خلد چو لعل از یمن آید بیرون
گردد از مثقب اندوه دل او سوراخ — هر که مانند گهر از وطن آید بیرون
قدر او دست بدست ایسکه و بالا گردد — هر که چون دُر عدن از عدن آید بیرون
خط بر خسار تو پیداست ز نیرنگی حسن — خود تماشاست گر از گل سمن آید بیرون
حسن یوسف همه جا شهرت عالم گشتست — بنگری در چه غور از ذقن آید بیرون
وصف عیسیٰ ید بیضا که شنیدم تا حال — دیده اند در حرمی کز صحن آید بیرون
حسن رتبه ز شهادت چو کرامات جهان — مرده را به بقیع از دفن آید بیرون
پرتو نور تو کونین نداند برداشت — این عجب بیں ز حریم بطن آید بیرون

۲۶	حل شود مشکل محمود ازاں لطف و کرم هیچ عجب نیست که از بوالحسن آید بیرون	۵۰

ز هجر تو شتر جان بشد ز حجرۀ تن — شتر زنار یران و ورا بحجرۀ من
شتر سوار من از پیش حجره ام بگذشت — شد از پی شترش جان روان ز حجرۀ تن
اگر بحجرۀ چشم قدم نهد شترش — کنم نثار شتر حجره حجره در عدن
گر او شتر بدر حجره ام بخواباند ؟؟ — شتر صفت شوم اورا بحجره زانو زن
چو از پی شتر و حجره اش ز چرخ آرد — شتر شتر رسن تا رمه بحجرۀ من

کجا من و شتر و حجره ام کجا که شود ز بسکه اشتر طبعم بحجرۀ سخن است		غریق صد شتر و حجره اش بچاه ذقن ز حجره ام چو شتر تاخت مطلع روشن

	مطلع	

چو یار من شتر آرد شبے بحجرۀ من — دهم بحجره شتر را بجائے آب لبن
چو بار حجرۀ غمهائے من فتد بشتر — شتر چو رشته در آید بحجرۀ سوزن
زدن بحجره درون زان شتر سوار نفس — ببام حجره بود از شتر نشان جستن
درون حجره بود خاطر از شتر جمعت — برون حجره اگر بستۀ شتر برسن
شتر بحجره بخوابان واز تردد رهد — بکش بحجره شتر دار پائے در دامن
بنائے حجره میفگن بنو برائے شتر — شتر مبند بدبنا که حجره الیست کهن
شتر ز حجره بر آں در گذر ز حجرۀ خاک — که خاک بس شتر ایں حجره راست پیرامن
برون رود شتر جان ز حجرۀ بدنت — اگر برائے شتر حجره سازی از آهن
اجل که هست شتربان حجرۀ گیتی — روان برد شتر تن بحجرۀ مدفن
چه سود حجره و رخت شتر دران سفرے — که نیست بر شتر از رخت حجره غیر کفن
بدانکه هست شتر نفس و حجره هستی او — پے شتر بزن و هم بنائے حجره بکن
مده بحجرۀ تن طعمه نفس را خوش شتر — بحجره اش چو شتر بسته دار از آهن
ز بار فاقه شتر را بحجره کن لاغر — که هست ایں شتر مست فیل حجره فگن
شتر ز راه ارادت ببر بحجرۀ پیر — که تا شود چو شتر پیش حجره زانو زن
ولے ز حجره احکمش شتر ولی بکند — شتر رسد ز اطاعت بحجرۀ امین

شتر بحجرهٔ وحدت به بند از کثرت | کہ تا شود شترت گلعذار و حجره چمن
بپ بند حجرهٔ چشم شتر ز دیدن غیر | شتر بحجره شود راز دار سر و علن
بحجره چوں شتر خویش را ضیا بخشی | شتر بحجره نمایان شود چو شمع لگن
رود شتر چو ملک بعد ازان بحجره چرخ | رسد شتر بقیس و رهد ز حجرهٔ ظن
شتر همی کشم آخر ازیں در حجره | شتر بحجرهٔ مقصود کے رسد بسخن
شتر ز حجره برانم سوئی مدینه که هست | در آن زمین شتر و حجرهٔ رسول زمن
شتر سوار حجاز و مقیم حجرهٔ راز | کہ حجرهٔ شترش هر غریب را است وطن
شتر سوار ره حجرهٔ سپهر که هست | ز حجرهٔ شترش آفتاب یک روزن
ز حجره میل شتر کرد صالح از مهرش | شتر بحجره ز مهرش ببست ویس قرن
ز حجره گشت عفش عفو صد شتر عصیان | بحجرهٔ چو شتر شد پی حسین و حسن
بحجره گر شترش حوریان بحجره برند | ز گرد پای شتر حجره شان شود روشن
بطیب خلق بهر حجره گر راند شتر | توان با شتر ازان حجره برد مشک ختن
در آن دیار که تاز و شتر ز حجرهٔ او | شتر شتر دهد و حجره حجره در عدن
بحجره های فلک بیں که از پی شترش | نهاده صد شتر و حجره دانه دار زن
در آن حجرهٔ چشم ببیں سوی شترش | کہ چشم من شترش را است حجرهٔ احسن
فرشتها چو شتربان حجره پاکش | ز حجره و شترش یافتند زیب بدن
بحجرهٔ شترش چون ز شوق جان هم | بحجره ام ز پلاس شتر کنید کفن
خوش آنکه در طلب حجره و شتر بانش | روان شود شتر بیخ باز حجره و تن
بیمن طوف در حجرهٔ وره شترش | ز بند حجره و بار شتر توان رستن

چه معدن است شتر حجره ام که از لطفش | بحجره ها شتران می برند در عدن
ز حجرهٔ و شترم باز بین و غصه مخور که | شتر ز طعنه صران و لکذ بحجره منزن
بیمن احمد و اوصاف حجرهٔ و شترش | هزار بار شتر حجره میتوان گفتن
شتر ز حجره بتحسین زبان خود بکشود | چو عاشق از شتر و حجره اش براند سخن
سخن چه حد تو عاشق ز حجره و شترش | ز حجره و شترش باز کش زمام سخن
ایا سوار شتر باز ده بحجرهٔ خویش | کہ رانده ام شتر دل بحجره ات ز سخن
در آن زمان که شتر وار از در حجره | روان بود شتر تن بحجره هاے کفن
بصدق حجره و مهر شتر که ما راهست | ز حجره بر شتر من شفاعتے میکن

بحجرهٔ و شتر پاک تو شود محمود
باعتقاد لقصدق ز حجرهٔ باطن که

تاریخ شادی میمنت آبادی برخورداری سعادت آثاری محمد ناصر خان عرب مورخه بست و ششم ماه ربیع الاول سنه ۱۲۴۲ هجری نبوی۔

هزاران شکر کز الطاف یزدان | بهار تازه آمد بر گلستان
گل از بار باغ مدعا را | نسیم صبح رحمت کرد خندان
کہ یعنی کتخدائی دو گل رو | شده خورسند زان جمله محبان
چنان گردید محفل جلوه آرا | کہ حسرت برد زان مهر درخشان
باتشبازی و هم روشنیش | شده از بس منور چشم دوران
ز رقص لولیان طرب افزا | دل عالم شده شادان و فرحان
همه عالم شدند از طعم سیراب | بدل گشتند جمهورش ثنا خوان

الهی آن دو گل را دار مسرور — بود تا دیدهٔ خورشید رخشان
زبهر فاطمه پیوسته بادا — بر آن دو گل نگاه لطف رحمان
پی تاریخ سال جشن شادی — نموده فکر محمود سخندان

ازین گونه ندا آمد ز هاتف ؎
مبارک باد شادی رسم شاهان

حروف سرخی که تسطیر شده است از آن هم مصرعهٔ تاریخ می بر آید وهو هذا

زیب باغ امید آن دو گلند
۱۲۴۲

۱	ردیف الواو	۷

شاهی که بود بذل گدایان کرم او — عدل است بما هرچه رود از ستم او
خورشید اگر بستهٔ زنجیر ندیدی — بنگر برخ آن طرهٔ پر پیچ و خم او
هر کسکه نویسد صفت چشم تو زیبد — باشد اگر از شاخهٔ نرگس قلم او
پروانهٔ شمعت نزند گرچه دم اما — ظاهر بود از سوز دل و چشم نم او
گر غیر نشد محرم آن ماه عجب نیست — بیگانه کجا راه برد در حرم او
یکدم پی غمخواریم آن شوخ نیامد — هرچند که جان بر لبم آمد ز غم او

۲	محمود شدم گرچه نزار از ستم هجر بازم بود امید وصال از کرم او	۷

با آنکه بجان است دلم از ستم او — بازم دل و جان لبچه بلطف و کرم او

گویند سخن از دهنت گرچه ولیکن — آگاه نشد کس ز وجود و عدم او
چون آبحیاتش بود اندام و ز صافی — گوئی که بود ماهی سیمین شکم او
دل از سر کویت نرود دور که بینم — دام است بپا حلقهٔ نقش قدم او
جانا عجبی نیست اگر بت بپرستد — آن عاشق بیدل که تو باشی صنم او
از رشک لب لعل شکرخند تو عیسی — بگریست بدانسان که فرو بست دم او

۳	محمود که ملک سخنش گشته مسخر باشد همه از یاری تیغ قلم او	۹

جلوه بحسن میدهد آئینه لقای تو — پردهٔ عشق میدرد حسن جهان نمای تو
ای بت شوخ خوش ادا آمده در خور سزا — عجز و نیاز بهر ما ناز و ادا برای تو
من چو بباغ گلعذار نغمه زنم که صد هزار — بلبل بینوای زار هست غزل سرای تو
آبحیات بیگمان در ظلمات شد نهان — گشت چو خضر خط عیان بر لب جانفزای تو
تا بخرام آشنا گشته ای نکو ادا — کرده قیامتی بپا قامت دلربای تو
از حرکات یک نگه کرده ز غم هزار ره — روز مرا چو شب سیه نرگس سرمه سای تو
داده ام ار چه دل ز دست جان بهم مانده در شکست — جان چه متاع و دل چه هست ایدل و جان فدای تو
گر ز جفای آن صنم کشته شوی دلا چه غم — گفته ترا که میدهم بوسه بخون بهای تو

۴	با دل زار و ناتوان جور تو می برد بجان ترک وفا کند چسان محمود از جفای تو	۹

هاله ز مشکناب زد ماه رخ نکوی او — حلقه بر آفتاب زد طرهٔ مشکبوی او
روز سپید در نظر شد سیهم چو شب اگر — سبزهٔ خط کشید سر گرد رخ نکوی او

ایدل اگر بود هوا پرسش حال او ترا
همچو نسیم هر سحر کوچه بکوچه در بدر
گر بچمن کند خرام از پے میکشی مدام
از سر کوی او کجاره بودم که از وفا
در قدم نخست داد او سر خویش را بباد
کے رود او ز خویشتن از سر کوی تو چو من

نیست کسے بجز صبا تا گذرد بسوئے او
هر طرفی کنم گذر در پے جستجوئے او
گل شود و شکن بجائے جام غنچہ شود سبوئے او
هست بپای دل مرا سلسلها ز موئے او
بوالهوسانه پا نهاد آنکه براه کوئے او
آنکه در افگند رسن زلف تو در گلوئے او

۵ | محمود آنکه شد بجاں عاشق روی دلستاں
چوں من خسته بیکیاں مرد در آرزوئے او | ۹

ای دل بکن دیوانگی فرزانه شو فرزانه شو
خواهی که یابی کام دل زاں لعل نوشیں متصل
گوید که جز مستی مرا هرگز نیابی پس ولا
ای جان جمع حسرت پرور با سوز اگر داری سرے
خواهی که گنج مهر او چوں آیهٔ رحمت فرو
سودا کنم با دلبران گر سود یابم در زیاں
خواهی که ره در آن حرم یابی بکن از سر قدم
تا منفعل سرو نوان گردد ز طعن قمریاں

در یاد زلف آن پری دیوانه شو دیوانه شو
بعد از فنا گشتی چو گل پیمانه شو پیمانه شو
بار هوز روئے راح ما مستانه شو مستانه شو
بر شمع روی دلبرے پروانه شو پروانه شو
آید تو با صد آرزو ویرانه شو ویرانه شو
ای نقد جان ناتوان بیعانه شو بیعانه شو
در بردن ایں بار غم مردانه شو مردانه شو
بارے بسیر بوستاں سیلانه شو سیلانه شو

۶ | محمود با آں بیوفا خواهی که گردی آشنا
از عقل و دیں اے بینوا بیگانه شو بیگانه شو | ۸

کشتهٔ لعل لبش را کرد احیا چشم او
خود فرنگی میکند کار مسیحا چشم او

نوان بحقیقین
بعض ترکان
جنبان دارزن
دخمیده بکن
وآنگاه

عاشقاں را خاص کرده غمزه اش بر قتل عام
چوں نگردم مست از کیفیت حسنش که هست
در میان لب میدارد شکر پنهان لبش
گرچه پنهاں داشتم راز محبت را بدل
من نمیدانم که بر دیبا چه حسنت صاد
حسن شوخش بسته در زنجیر دارد آهواں

بهر قتل مرداں تا کرد ایما چشم او
شیشهٔ می گردن او جام صهبا چشم او
می زباد ام سیه بنمود پیدا چشم او
در میان مژگانش کرد افشا چشم او
یا که عین مدعائے عاشقاں یا چشم او
کے بود پیوسته باز لفش بیک جا چشم او

۷ | شاهها از ابرواں باشد چرا او را ابسر
نیست اے محمود گر آهوئے صحرا چشم او | ۷

نظر آئینه را افتاد شاید بر جمال او
دلم شاد است در هجراں بامید وصال او
بعالم خاطر مجموع الحسن را بود حاصل
ز لعل جان فزایش بیگرفتم بوسه ها هر دم
دل عشاق گیرد چشم او در طرفة العینی
رخ آں مه بود زیر خم ابرو عجب بنگر

که می بینم ز حیرت باز چشمش در خیال او
چو درویشی که باشد گنج دایم در خیال او
که چوں زلف پریشانش بود آشفته حال او
بکام خویش ایدل لیک ترسم از ملال او
شکار شیر در هر لحظه سیازد غزال او
که دایم بر سر خورشید جا دارد هلال او

زوال آرزوے بوسه ات محمود میدارد
جوابے آخر از لعل لبت خواهد سوال او

۸ | نعت | ۷

دعوے سحر میکند چشم فسوں نمائے تو
داد کرشمه میدهد عشوهٔ خوش اداۓ تو

می سزد از برائے من میرسد از برائے تو
گریۂ غم فزائے من خندۂ دلکشائے تو

خواہ بپیش خود بخواں خواہ ز پیش خود براں
ہست رضائے من ہماں آنچہ بود رضائے تو

کشتۂ ز خنجر مژہ کردہ ز غم ہزار رہ
خانۂ مردماں سیہ نرگس سرمہ سائے تو

خواہ بدیدہ کن گذار خواہ بدل بکن قرار
زانکہ تراست اختیار ہر دو مکانست جائے تو

خواہم اگر شوی تو رام ور بخود کشم بکام
راہی من این بود تمام گو کہ چہ ہست رائے تو

محمود این دل نزار بر تو ز جان کند نثار
بازچہ آیدش بکار گر نکند فدائے تو

۸ — در لغت — ۷

اے شب معراج من گیسوئے تو
قاب قوسین منت ابروئے تو

فرش یثرب عرش اعلائے منست
لامکانِ من مکانِ کوئے تو

سورہ والشمس در شانِ رخت
آیۂ واللیل وصف موئے تو

رتبۂ وحی است منطوقِ ترا
مصحفِ ناطق رخ نیکوئے تو

شاہد علم لدنی جلوہ گر
ہست در آئینۂ زانوئے تو

سینۂ تو منبع سرِّ خدا
مطلع نور ہدیٰ مشکوئے تو

بشکند بازار اعجازِ مسیح
غمزہ از نرگسِ جادوئے تو

از نشانِ یک ہلالت مہ دو نیم
در حجابِ ابر مہر از روئے تو

حسن رویت را نگہبانست خال
حافظِ قرآں بود ہندوئے تو

می برد چشمِ تو دل از مردماں
صید شیراں میکند آہوئے تو

کے خورم مانند خضر آبحیات
من کہ ہستم جرعہ نوشِ جوئے تو

میروم از خود چو می آید نسیم
کایدم از نکہتِ گل بوئے تو

خضر را ہم کن تو جذبِ خویش را
تا کشد زینجائے مارا سوئے تو

از تو زاں امیدہا دارم کہ ہست
بخشش امیدواراں خوئے تو

یا محمد ہست محمودِ ترا
پرسش امید از لبِ پرگوئے تو

۱۰ — در نعت — ۱۹

اے گل جنت رخ زیبائے تو
ہست طوبیٰ قامتِ رعنائے تو

خار در دل غنچہ از لعلِ لبت
پائے در گل سرو از بالائے تو

آفتاب از تاب رخسارت بتاب
مہ خجل از پرتوِ سیمائے تو

شد ترا از یک کرشمہ مہ دو نیم
مہر برگردید از ایمائے تو

حرمتِ حج یافتہ بیت الحرام
مکہ شد چوں مولد و منشائے تو

یثرب و بطیب فرشش عرش رشک
طابہ شد تا مسکن و ماوائے تو

سایہات زان در مکانِ لیست نیست
کز بلندی لامکاں شد جائے تو

با احد گشتی چناں یکتا کہ شد
احمدِ بے میم از اسمائے تو

من رانی قد رای الحق ہست بس
شاہد ایں رتبۂ اعلائے تو

حاجب بار تو جبریل امیں
خضر دربانِ در والائے تو

موسی عمراں ترا مشعل فروز
عیسی مریم بود مولائے تو

کیست داؤدؑ و سلیمانؑ خود کدام
تا کند ادریسؑ زانوئے ادب
گشته صالحؑ ناقات را ساربان
اے ہوایت در سر شوریدہ ام
گشته خون دل ہمچو اشک از دیده ریخت
بیتو امروزم گذشتن مشکل است
در من اکنوں نیست تاب انتظار

ایں سپہید ار آں زرہ آرائے تو
از برائے درس پیش پائے تو
تا بہ بند و محمل لیلائے تو
ہر دم افزوں میکند سودائے تو
از غم ہجران جاں فرسائے تو
صبر کو بر وعدۂ فردائے تو
کن نظر بر زاری شیدائے تو

	از خدا در خواه محمود ترا یا محمدؐ از لب گویائے تو	
۱۱	**در لغت**	۱۵

ایکہ با عزّ و علوّ شان تو
لامکاں باشد مکانے مختصر
گشته از نور قدمیت حادثات
گشته جودت بر سر خوان وجود[۵]
ششجهت از کاخ قدرت یکجهت
ہشت جنت یک گل از باغ رخت
بینوایانند صد ہا ریزه خوار
جرعه نوشانند لب تشنه ہزار

عرش باشد کرسی ایوان تو
در بر جاه و جلال شان تو
ممکنات از پرتو امکان تو
میزبان و عالمے مہمان تو
ہفت دریا یک نم از عمان تو
نه فلک یک گوشه از دامان تو
چوں خلیل اللہ گرد خوان تو
چوں خضر بر چشمهٔ حیوان تو

۵- جود تو شد بر سر خوان وجود

از پے سیرابی لب تشنگان
در رہ عشقت بجانبازی خلیل
یوسفی ہر دم بہر دلوے بروں
ہست چوں مورے سلیماں پیش نیست
از طفیلت شد ز طوفانش نجات[۶]
داد سامان شہی آنرا کہ خواست

آب شد جاری ز انگشتان تو
گر وہ اسمٰعیل را قربان تو
می برآید از چہ کنعان تو
پیش جاه و حشمت سلمان تو
نوح غرق لجۂ احسان تو
ہر گدائے بیسر و سامان تو

۱۲	وصف رویت بر زبان محمود راست ہست زاں رو حافظ قران تو	۷

اے باعث حیات جہانست بند تو
دام بلا عیاں ز سر زلف پر خمت
طول امل فسانۂ زلف دراز تست
خورم دلیکہ در غم عشق تو مبتلاست
مجموع خاطریکہ پریشان زلف تست
زیبد ترا مکان دل و دیده ام مقام

باشد مگر ز رشتۂ جانہا کمند تو
آب بقا نہاں بلب نوشخند تو
عمر ابد نثارۂ قد بلند تو
آزاد طایرے کہ در افتد بہ بند تو
آباد خانۂ کہ خراب از گزند تو
بنشیں بہر کجا کہ بیاید پسند تو

۱۳	محمود غیر گل شکر آں لبان نوش نبود دگر علاج دل دردمند تو	۱۵

منکہ ز جان و دل برم جور تو از برائے تو
گر تو بناز بگذری جانب کشتگان خود
از چہ برائے دیگراں کام دلم نمی دہی

نیست سوا کہ مدعی جان دہد از جفائے تو
نیست عجب کہ جملہ را زندہ کند ادائے تو
منکہ بصد ہزار دل جاں دہم از برائے تو

۶- چوں طفیلت شد ز طوفانش نجات

گرچو غبار رہ برد باد فنا وجود من
عشق مدینہ آنقدر مستولی گشت بر دلم
ذرہ نہ جنبد ہیچگاہ تا نشود ز حکم تو
سایۂ جسم اطہرت چوں بزمیں نمی فتاد
اہل زمین و عرشیاں نیز ملک سبوحیاں
پس بطلب غلام را نیز وصف نعال تو
ماہ و مہر بناصیہ داغ غلامیت کشند
ایکہ توئی حبیب حق خالق خلق عاشقت
جملۂ خلق مفتخر زروئے غلامیت حضور
خلق خدا بروز حشر سوی بہشت چمل روند
بادشہے ملک کن تخت تو عرش اعظم است

باز نمیرود بردل از سر من ہوائے تو
کیستم گر نہند بر و نیست ممد سوائے تو
خالق خلق دو جہاں جوید از خود رضائے تو
نور فزائے چشم ہست مردم خلق جائے تو
پست گشتہ اند ہماں پیش قدر ولائے تو
تا بشوم بجاں فدا بر آں قبر سمائے تو
قامت طوبی منفعل پیش قد رسائے تو
جملہ خدائی بہر تو کفر محو صدائے تو
پیش تو حاتم ہم خجل رزق رساں صلائے تو
من ہم بوم بسوئے تو گردہ چشم رہائے تو
لطف بکن شہا شہا ذا کہ منم گدائے تو

سلطان و سرا توئی بار گہ تو لامکاں
محمود و شاہ غزنوی ایاز با وفائے تو

۱	ردیف الہاء ہوز ہ	۱۰

اے از فروغ نور رخت انور آئینہ
افتاد اگر عکس لب جانفزائے تو
خط سیاہ حسن رخت را کند اداد
یکبار من ندیدہ ام اے بخت بد چرا

بازیب طلعت تو صفا پرور آئینہ
گردید کامیاب لب کوثر آئینہ
گردد جلا پذیر ز خاکستر آئینہ
بیند ہزار بار رخ دلبر آئینہ

بیند اگر بروئے تو گستاخ میخورد
از شوق بوسہ ور بر آن لعل بادہ نوش
گر انتظار دیدن او نیست از چہ رو
بنگر خدائے را کہ بصد گونہ اشتیاق
شد غنچہ لب تو زیک بوسہ سوسنی

از غمزہ دو چشم تو صد خنجر آئینہ
گردد گہے چو جام و گہی ساغر آئینہ
برہم نزد مژہ چو گل عبہر آئینہ
دارد ترا بہ پیش دل مضطر آئینہ
باور اگر ترا نبود بنگر آئینہ

۲	محمود را ز آتش غیرت بسوخت جاں تا دید روبروئے رخ دلبر آئینہ	۹

سنی جو ذکر دہن تیرا باغ میں غنچہ
پئے جو تو می گلرنگ عکس لب سے تیرے
سیہ میرے ہی دل پر داغ کی خجالت ہے
کشادہ دل ہے مگر باعث پریشانی
نکیوں ہو غیرت پروانہ عندلیب کرے
ریاض دہر میں ہے سرخرو اسی خاطر
دہن پہ خال سیہ دیکھکر کہی بلبل
مدینہ پہونچا خدا ہے یہی دعا ہر دم

رکھو نہ تعجب کی بو بہر دماغ میں غنچہ
یکسطرح سے ہو پیدا ایاغ میں غنچہ
کبھی پیچ کھائی ہے لالہ کا داغ میں غنچہ
کہ ہیگا تنگدلی سے فراغ میں غنچہ
بہار سوختگی سے چراغ میں غنچہ
رہی ہے تیرے دہن کے سراغ میں غنچہ
ہزار حیف کہ منقار زاغ میں غنچہ
کہ ہو شگفتہ دلم اوس بلاغ میں غنچہ

۳	جو آئی وہ گل خنداں چمن میں ای محمود تو گل ہو رشک سے پھر صحن باغ میں غنچہ	۷

بچاہ افتد اگر عکس عارض آن ماہ
ہجوم خط نبود گرد عارض آں ماہ

بر آورند بہر دلو یوسفی از چاہ
کہ دور چشمۂ خورشید رستہ مہر گیاہ

بہ پیش طلعت اے مہ چناں بود خورشید ۔ کہ در برابر خورشید تاب طلعت ماہ
جہان حسن مسخر ازاں شدت کہ ترا ۔ ادا و غمزہ و ناز و کرشمہ است سپاہ
بود ز گردش دوران بشاد بش شب و روز ۔ اگرچہ روز من از غم چو شب نمودہ سیاہ
دلیل حسن تو دیوانگی من کافیست ۔ کہ بہر خوبی گل شور بلبل ست گواہ

	گدائے خیل تو محمود شد ازانکہ ندید بملک حسن و ملاحت باحتشام تو شاہ	
۴	در نعت	۹

خطا است اینکہ بر لب جاناں برآمدہ ۔ یا سبزہ گرد چشمہ حیواں برآمدہ
با اشک دل ز دیدہ گریاں برآمدہ ۔ مجنوں مگر بہ لشکر طفلاں برآمدہ
تو آفتاب حسنی و یوسف بہ پیش تو ۔ چوں ماہ نخشب از چہ کنعاں برآمدہ
از قامت و رخ تو قیامت بود بپائے ۔ بالائے نیزہ مہر درخشاں برآمدہ
خورشید بے حجاب نیامد بروئے او ۔ در ہر کجا کہ آں مہ تاباں برآمدہ
در بند گیش گشتہ عیاں قدرت خدا ۔ واجب مگر بصورت امکاں برآمدہ
بے سایہ ہست آں قد معجز نمائے او ۔ کز نور پاک ایزد سبحاں برآمدہ
در بند گیسوے تو فتادہ دل عزیز ۔ چوں یوسف از زچاہ زنخداں برآمدہ

۵	پیوستہ وصف روے تو دارد سر زباں محمود طرفہ حافظ قرآں برآمدہ	۱۹

در وفائے تو یا رسول اللہ		دل فدائے تو یا رسول اللہ	

میکشایم زباں بامر جلیل ۔ در ثنائے تو یا رسول اللہ
گرد حق جملہ کاینات ظہور ۔ از برائے تو یا رسول اللہ
حق تعالیست راضی و خوشنود ۔ بر رضائے تو یا رسول اللہ
شد مسلماں ہزارہا کافر ۔ بر صدائے تو یا رسول اللہ
مہ و خور صبح و شام قربانند ۔ بر صفائے تو یا رسول اللہ
جز خدا از کسے نخواہد شد ۔ وصفہائے تو یا رسول اللہ
شاہد ایں دلیل قرآنست ۔ در ثنائے تو یا رسول اللہ
کے میسر شود خدا دانی ۔ جز ولائے تو یا رسول اللہ
ہمچو سرمہ کشم بدیدۂ خود ۔ گرد پائے تو یا رسول اللہ
چہ عجب گر غنی شوم یکبار ۔ از سخائے تو یا رسول اللہ
شمع ایمان من بگن روشن ۔ بضیائے تو یا رسول اللہ
در قیامت شفیع و حامی من ۔ نے سوائے تو یا رسول اللہ
رستگاری بحشر خواہم یافت ۔ بدعائے تو یا رسول اللہ
وارم امید دید در محشر ۔ از لقائے تو یا رسول اللہ
تاب خورشید حشر را بسرم ۔ بس لوائے تو یا رسول اللہ
خلد و کوثر ضرور خواہم یافت ۔ از عطائے تو یا رسول اللہ
مستظل باد بر سرم در حشر ۔ نعل ہائے تو یا رسول اللہ

	باد نافذ مدام بر محمود لطف ہائے تو یا رسول اللہ	

میں ہوں مجروح ماجرا ہے یہہ — وہ نمک چھڑکے ہے مزا ہے یہہ
میں اوسے دیکھوں اور وہ آئینہ کو — دیکھنا طرفہ ماجرا ہے یہہ
میں تو ہوں اوسپہ جان و دل سے فدا — وہ بھی البتہ جانتا ہے یہہ
پر رقیبوں کے پاس خاطر سے — دلکو میرے ستا رہا ہے یہہ
سمجھے ہیں وہ جفا کو اپنے وفا — بول اوٹھے زہر کو دوا ہے یہہ
آب خنجر کو صاف کہتے ہیں — غیرت چشمۂ بقا ہے یہہ
اپنے کشتہ کو دیکھ کر وہ کہے — کیا ہوا اسکو کیوں پڑا ہے یہہ
قتل کرنا وہہ مگر جانا — طرفہ تر رنگ خوں بہا ہے یہہ
کہہ اوٹھے دیکھ کر مریض کو سب — کچھ تمارض عجب بنا ہے یہہ
ہوگئے دوست دشمن جانی — کچھ عجب قدرت خدا ہے یہہ
کیا خبر اوسکی ہے نہیں معلوم — جملۂ حال مبتدا ہے یہہ
دیکھ نیرنگیاں یہہ سب اونکے — کوئی کہتا نہیں کہ کیا ہے یہہ
اے رقیبو کرو جو ہو منظور — دل تو دلدار پر فدا ہے یہہ
تمپر اور یار پر بھی حرف نہیں — میری قسمت کا سب لکھا ہے یہہ
اے تغافل شعار تو ہی کہہ — کہ وفا ہے و یا جفا ہے یہہ
طعن اغیار سے ہے زخم اوسپر — تو جو چھڑکے نمک مزا ہے یہہ
حال تجھکو بھی یہہ نہ ہوگا پسند — مگر اغوا کوئی دیا ہے یہہ
جو ہیں بیگانہ اون سے کیا شکوہ — دوستو حال آشنا ہے یہہ
واے بر حال دردمند شاہد باز — زاہد و حال پارسا ہے یہہ

ی ۲۷

خواب غفلت سے اب بھی ہو بیدار — کھولکر آنکھ دیکھ کیا ہے یہہ
تا نہ غفلت سے ہو پشیماں تو — خوب اب سوچنے کی جا ہے یہہ
جسمیں ہو اپنی مصلحت وہ کر — پس میرا قول انتہا ہے یہہ
میں تو کہتا تھا بارہا تجکو — دیکھ آفت ہے وہ بلا ہے یہہ
تو نمانا پہنسا جو دام میں جا — دل ناداں تیری سزا ہے یہہ
مجکو محمود غم نہیں اپنا — وہ رہے خوش میری دعا ہے یہہ
باغ دنیا میں سبز رکھ یارب — نخل پھولا ہے اور پھلا ہے یہہ
آل و اولاد سے تو رکھ دلشاد — کہ میرا عین مدعا ہے یہہ

ی ۶۱

اے از فروغ نور رخت انور آئینہ — با حسن طلعت تو پری پیکر آئینہ
خاک افکند بدیدۂ او روزگار اگر — رو تو بیند از نظر دیگر آئینہ
شد سد میانۂ من و آن ہالۂ حیات — اے کاشکے نساختے اسکندر آئینہ
در پیش آفتاب نشاید کشاد چشم — آید چگونہ پیش رخ دلبر آئینہ
دیدم ز رخ لب تو درون خط سیاہ — گشتم بآب خضر بلے رہبر آئینہ
بینم اگر تبسم و دندان نمائے تو — پیدا کند بشکل صدف گوہر آئینہ
رشک تتار چون نشود خط حلب — گز عکس زلف تست پر از عنبر آئینہ
گر بنگری بدین رخ زیبا و روشنو — از پاے تا بسر چو گل احمر آئینہ
از عکس خال و تاب رخت ہر چشم بد — تا سوزدی سپند شود مجمر آئینہ
یابد فروغ دیدہ ام از روے آنچنان — گز خاک پاے زیب دہ افسر آئینہ

خورشید ملک پرور و بدر سپهر دین — کش چهره آیتی است شرف را بهر آئینه
فخر جهان معظم دولت که شبه او — نادیده روزگار بجز اندر آئینه
گردد بعکس حلم قضا توامش اگر — معکوس عکس شخص نماید در آئینه
از روی خشم چشم نمائی اگر کند — سیماب وار دل شود ش مضطر آئینه
جائیکه شرح نطق و بیانش رقم کنند — یک فرد باطل است از آن دفتر آئینه
وز عکس نقش شعر خوش آبدار او — چون آب خضر موج زند یکسر آئینه
آرم بمدح حاضر او مطلعی چنانکه — گردد به پیش از خوی خجلت تر آئینه

مطلع

ای عقل راز رای تو اندر هر آئینه — روی ترا ادام ثنا گستر آئینه
تا روشنش ز روی نکوی تو گشت دل — آمد قبول خاطر هر دلبر آئینه
وز عکس تاب طلعت رایت عجب مدار — با آفتاب گردد اگر همسر آئینه
بارای روشن تو چسان همسری کند — ای آفتاب ای تو و شپر آئینه
بخشد اگر بنامیه رایت صفا و مد — از شاخ هر نهال چو برگ و بر آئینه
یابد اگر ز رای تو روزی نظر ز شوق — چون کرم شب فروز برآرد پر آئینه
در روز جشن باده بجام بلور نیست — ای آفتاب راح تو و ساغر آئینه
گر با جمال شاهد لطفت شود قرین — گردد چو شاهدان پری پیکر آئینه
گردد چو چهره بغضب سرخ گون و تاب — چون مه و دو چون غبار شود اغبر آئینه
گر بانغ سکون شود حکم بهر سیر — چون نسر آفتاب برآرد پر آئینه

در رای صایب تو شود مایهٔ سکون — سیاره گردد ی چو ثوابت بر آئینه
افتد چو عکس جوهر شمشیر تو درو — چون تیغ آفتاب شود صفدر آئینه
دست تو هست یاید بیضای موسوی — تیغ تو هست پاکر جلا پرور آئینه
از عکس خنجر تو که منصور گوهریست — گردد بشکل تیغ پر از جوهر آئینه
تیغت غبار ظلم ز روی جهان سترد — زانسان کم پاک میکند صیقل گر آئینه
آرایش عروس امارت بود ازو — تیغ ترا که ساخته آهنگر آئینه
با عکس تاب اسپر خورشید شکل تو — گردد سپر ز تاب چو نیلوفر آئینه
کحل الجواهر است مگر گرد پی جلا — جا سازدش بمردم چشم سر آئینه
با نور چار آئینهٔ پر جلای تو — افتد ز تاب حیرت در ششدر آئینه
در قبضهٔ تو عالم صورت بود تمام — گویم بمعنی است ترا کشور آئینه
عدل تو ناظمیست که بهر نظام ملک — بگرفته پیش شیوهٔ هفت اختر آئینه
اندر زمانهٔ تو بجد نیست پاس عدل — کز استلای نم نشود ابتر آئینه
در عکس پنجهٔ کرمت اندر وفتد — مانند آفتاب فشاند زر آئینه
جودت کند خیال گرای نخل باردار — از عکس شاخسار ستاند بر آئینه
با وحدت کمال وجودت عجب مدار — کثرت نما اگر نشود دیگر آئینه
در هر صفت مثال تو نبود بعالمی — باشد اگر ز عکس تو باشد در آئینه
در مدح اشهب تو کنم مطلعی رقم — کز عکس او گرفته پری در بر آئینه

مطلع

گر بگذرد مثال سمندت در آئینه — گردد بشکل برق یمان مضطر آئینه

بینند گر سرین و سمش باز بشکنند — جام جهان نما جم و اسکندر آئینه
شبو و سپر بتارک فیل تو جلوه ساز — کش ز آفتاب بسته فلک بر سر آئینه
خورشید منظر النظر خاطر تراست — گوئی باعتبار صفا ور بر آئینه
اسکندر زمانی و در مدح تو مراست — این شعرهای تازه و نظم تر آئینه
اکنون بچشم قدر ببین این قصیده را — همسر بود بقرصهٔ بیضا هر آئینه
دل سوختم که شعر ترم یافت آب و تاب — آری دهد فروغ ز خاکستر آئینه
طرز کلام من نبود طرز دیگران — خود تا بدیگر است و بود دیگر آئینه
از جوهر کمال من این نظم آبدار — ز انسان نشان دهد که ز پیکر آئینه
روشن بود اگر بتو حالم غریب نیست — آری تراست ای هنر پرور آئینه
حیرانم از تلون وضع جهان که هست — از بنده زین معامله حیران تر آئینه
فرمانگاه مهر که بینم رخ مراد — کردم عزیز خلق چو از جوهر آئینه
محمود در دعای تو ختم سخن کند — ای ذات بی نظیر ترا مظهر آئینه
تا بهر زیب شاهد گیتی بهر صباح — هر روز آورد فلک از خاور آئینه
بهر عروس دولت و اقبال و جاه تو — از مهر آورد فلک اخضر آئینه
بر رشتهٔ بقا گره سال عمر تو — ثابت چنانکه آب و صفا اندر آئینه

۸	باد انیام تیغ ترا سینهٔ عدو اندر سند چنانکه بود مضمر آئینه	۱۴

در روزگار نام و نشان وفا مخواه — اندر دهر بجز تو بیان جفا مخواه
گرچه امید راحت و آرام در زمان — لیکن بملک هند قران صفا مخواه

در نزع فکر رهزن ملعون لبر بود — کان وقت زو فروغ ایمان ها مخواه
با وصف عشق طیبه در آنجا نمیروی — زین رو ولا بغیر سنان سزا مخواه
از روی روشن تو جهان لیس منور است — مانند مهر هستی گمان ضیا مخواه
بیمار طیبه هستی ز میثاق گر ولا — جز رفتنت بطیبه زمان شفا مخواه
احمد اگر مدینه رساند مرا بزود — این سفر سعد غیر حنان خدا مخواه
بهر مدینه مرغ دلم نیم بسمل است — باشی اگر به هند تو سان بقا مخواه
مقدور من کجا که ز خود وصف تو کنند — مدح حسان را چو قرآن ثنا مخواه
هرگاه در مدینه رسم فکر قوت نیست — کانجا همیشه غیر ضمان صلا مخواه
در پیش روی سید کونین با جلیل — از صدق دل ضیای جنان صبا مخواه
سلطان تختگاه شفاعت چو احمد است — از ذات پاک او تو زبان گدا مخواه
رفتی چو در مدینه ولا بر در رسول — درگاه او سوای ستان عطا مخواه

	محمود را که خوف حشر نیست در دلش زو جز ثنای احمد و شان عبا مخواه	
۱	**ردیف الهمزه**	۱۱

ای رشک ماه شب بکنار که بوده — تا روز همدم که دیار که بوده
دلها چو گوی در خم چوگان زلف تست — ای مست ناز شاه سوار که بوده
داری مثال صورت تصویر حیرتی — ای دیده گو که آئینه دار که بوده
کردی اگرچه روز مرا همچو شب سیاه — بر گو که شمع در شب تار که بوده

ایان بکسر مخفف ایمان
حنان بفتحتین [illegible]
سان بمعنی طرز و روش
صلا [illegible] آواز دادن برای خورانیدن طعام و دادن چیزی [illegible]
جنان بالفتح بمعنی دل و بکسر جمع جنت که بهشت است
ستان بکسر بمعنی جا و استان

سفتی جگر چو گوهر گوش بتان مرا	ایدل بشوق وصل عذار که بوده
بردی مژا ز جان و دل بی سکون قرار	آخر بگو بفکر قرار که بوده
هرگز نکردی ایدل رم خورده رام من	صید غزال شیر شکار که بوده
داری ز طرز های نگه عشوه ساز و باز	ای چشم شوخ درپے کار که بوده
تاب تپیدنت نبود ایدل ضعیف	نخچیر زار و صید نزار که بوده
دارم بدل ز خار غمت زخمها مدام	اے گل گل همیشه بهار که بوده

۲	محمود بنمت ز خودی بیخبر بگو کاندر خیال چشم خمار که بوده	۹

تا پریشان آن دو زلف مشک افشان کرده	یک جهان شوریده را خاطر پریشان کرده
خال بر روی مخطط باشد از اعجاز حسن	هندوئی را حافظ آیات قرآن کرده
گر دل من نیست یوسف ای عزیز مصر حسن	پس چرا محبوس در چاه زنخدان کرده
از ته گر بر سر رود ایدل نه پیچی شانه را	خویش را گر بسته آن زلف پیچان کرده
بر سر سرو سهی شور قیامت را بپا	از خرام قامت ای سرو خرامان کرده
از هجوم داغها و رزم خود اے شمع رو	قامتم را صورت سرو چراغان کرده
گشت خط آغاز بر رویتو حیرانم چرا	ملک جم را پایمال فوج موران کرده
تا دل عاشق کنی صد پاره مانند کتان	زان مه خود را ز تاب باده تابان کرده

۳	بسته زان محمود زنار از کمند زلف تو کش بملک کافرے تاراج ایمان کرده	۷

تا خدنگ غمزه را پیکان ز مژگان کرده	سینهٔ عشاق را پر زخم پیکان کرده

داده تا تیغ ابرو را ز تاب وسمه آب	عاشقان خسته را قصد دل و جان کرده
بهر بهبود دل بیمار فکر چاره اش	از دو عناب لب و سیب زنخدان کرده
طرهٔ طرار بر رویتو میدانی ز چیست	مار را بر گنج حسن خود نگهبان کرده
شادمان زانم که شد معمور از گنج غمت	خانهٔ آباد دل را گرچه ویران کرده
بے گل آنچهره از خون دل ای چشم پر آب	فرصتت باد اکه دامن را گلستان کرده

۴	کردهٔ محمود را بے دانه قید دام غم تا بگرد روی خود خط را نمایان کرده	۷

چنیں که در چمن اے سرو پا بگل شده	مگر ز سرو خرامان من خجل شده
بعشق بلبل و گل بے سبب خلل افتاد	در آن میانه تو اے گل مگر مخل شده
ز آتش تو بدل راحتے رسید اے هجر	مگر هوای وصالی که معتدل شده
ز تاب طرهٔ مشکین و سرو سرکش قد	بلای خط چنین آفت چگل شده
ترا نشسته عرق بر رخ از تموج نور	مگر ز ماه من اے مهر منفعل شده
اثر نمیکند اے سیم تن ترا افغان	بحیرتم که چنین از چه سنگدل شده

۵	مگر شرارهٔ خویش بدل زدت محمود که همچو شعله جوالا مشتعل شده	۹

از رخ و لعل ته آتش بدل ما زده	طعنه ها بلکه بخورشید و مسیحا زده
تا بهم زلف بران طلعت زیبا زده	شور وحشت بدل عاشق شیدا زده
برهم از حسن تهٔ تنها زدی این عالم و بس	بلکه در عالم بالا تهه و بالا زده
شش جهت را نبود وسعت گنجایش تو	بے جهت خیمه نه بر عرش معلا زده

۱۰- از رخ و لعل ته آتش بدل ما زده

فقر را رتبهٔ اعلاست کرشد فخر تو زان ... افسر و تخت سلیمان بسر پا زدهٔ
عقدهٔ سر دهانت نتوانیم کشاد ... قفل وسواس مگر بر دهن ما زدهٔ
من ز چشم تو سیه مست مدامم گویند ... مردمانم تو مگر ساغر صهبا زدهٔ
از وطن ساختهٔ آواره دل عالم را ... شانه را تا بسر زلف چلیپا زدهٔ

۶ | سخنت سحر حلال است تو گوئی محمود / حرفی از معجزهٔ آن لب گویا زدهٔ | ے

خال مشکین چو بر آن روی دل آرا زدهٔ ... داغ خجلت بدل لالهٔ حمرا زدهٔ
نیست خط سیه اطراف رخ روشن تو ... هاله بر گرد مه از عنبر سارا زدهٔ
هست در زیر نگین تو دو عالم یکسر ... حرف بر مهر جم از خاتم گویا زدهٔ
سوخت پروانه چو دید اینکه تو از پرتو حسن ... شمع را آتش خجلت بسراپا زدهٔ
سر زند از بن هر موی مرا بهر نگار ... راه عشاق تو از لحن مسیحا زدهٔ
هر چه گوئی سخن از زلف پریشان گوئی ... ای دل شیفته شوریده و سودا زدهٔ

شیخ از کعبه بدیر آمده همچون محمود / بخدا تو مگر ای بت ره تقوی زدهٔ

۱ | ردیف الیاء التحتانیه | ۹

ای رشک مه کنعان گر صبح ببام آئی ... خورشید فلک سازد آئین زلیخائی
من وامق شیدایم تو غیرت عذرائی ... بردیم بیغما دل ای دلبر یغمائی
سرو چمنی بنشست ارپا ز سر خجلت ... چون قامت موزونش برخاست برعنائی

مشکل که رها گردد جانم ز کمند او ... کان طرهٔ پیچان را دستی است بگیرائی
در زمرهٔ عشاقم یکتا من دیوانه ... ز انسان که تو در خوبان مشهور بیکتائی
با خویش مقابل نه جانا دل عاشق را ... آئینه چرا گیری هنگام خود آرائی
ای رشک پری تا من چشمان ترا دیدم ... رم کرد دل از پهلو چون آهوی صحرائی
تا چند خورم زین غم خون جگر و شادان تو ... شب تا بسحر ساغر با غیر بپیمائی

۲ | محمود بهجر انش بس بی سر و سامانم / نی چشم وصال او نی صبر و شکیبائی | ے

تاثیر چو کرد اکنون زیر غم تنهائی ... لعل لب جان بخشش فرمود مسیحائی
خشک است لبم بی تو ای کافر ترسائی ... شاید بلب خشکم روزی لب ترسائی
لعل شکر افشانت در خنده اگر بیند ... مانند مگس مفتون گردد دل طوطائی
دارم علم و لشکر از آه و سرشک اکنون ... من شاه جهانگیرم در کشور رسوائی
خال و خط و زلف و رخ با چشم سیه بردند ... دین و دل و دانش را هم تاب و توانائی
تا باده شبی نوشم از ساغر وصل او ... چشم از تو همین دارم ای گنبد مینائی

۳ | محمود رخ او را هر دیده نه بیند تا / ای کاش نهان ماند از چشم تماشائی | ۹

باز دارد دل مشتاق هوا سوئی کسی ... جان تمنای وصال رخ نیکوئی کسی
زان مرا دیده فشاند عوض اشک شرار ... کاتشی هست نهان در دلم از خوئی کسی
تا قیامت گهی از خواب نگردم بیدار ... گر بود زیر سرم بالش زانوئی کسی
پای محراب پی سجده چسان سایم سر ... گر بود قبلهٔ من گوشهٔ ابروئی کسی

نکهتِ گل نکند جا بمشامم اے دل / زانکه من سرخوشم از زلفِ سمن بوئی کے
سرو سرکش بچمن مانده زغم پا در گل / دیده تا طرزِ خرامِ قدِ دلجوئی کے
غیر نرگس گلی از خاکِ مزارم ندمد / که منم کشتهٔ چشمِ خوش جادوئی کے
طوق و زنجیر مجو اے دلِ دیوانهٔ من / که بگردن بودت حلقهٔ گیسوئی کے

۴ شرحِ حالِ دلِ محمود بگوشش پرسان / اے صبا چون گذری در چمنِ کوئی کے ۷

دیده ام لطفِ بهارِ چمنِ روئی کے / حیف باشد که فتد دیدهٔ من سوئی کے
شبے ای بختِ تمنا ز تو دارم تا روز / که سرِ خستهٔ من باشد و زانوئی کے
سینه را سوخته از آتشِ جانکاهِ فراق / تا جدا گشته دلِ خسته ز پهلوئی کے
از خطا نامِ ختن کے بزبان می راند / آنکه بوئی برد از غالیه موئی کے
کرد تاراج متاعِ دل و دین و صبرم / زاهد از زلفِ مسلمان کشِ هندوئی کے
واعظ از حشر مترسان که شد از حلقهٔ زلف / وزنِ اعمالِ سیاهم به ترازوئی کے

۵ کے شمیمِ گل شنو بمشامِ محمود / خوش بود زانکه رسیدست به شب بوئی کے ۹

کنون بملکِ ملاحت بشکر آنکه تو شاهی / ترا بحالِ گدایان سزد ز لطف نگاهی
مراست یکدلِ وابستهٔ دو زلفِ سیاهی / که نیست دور ز پابوسِ آن دو سلسله گاهی
اگرچه شد بدلم رخنه لیک شاد از انم / که تیرِ غمزهٔ او را درونِ دل شده راهی
گهِ تفرجِ بستان بیادِ آن قدِ دلجوی / چو سرو آیدم اندر نظر ز دل کشم آهی
کنون ز عشقِ تو شرمنده ام که هیچ ندارم / که صبر و هوش و خرد برده بطرزِ نگاهی

بعشقِ شعله رخان کی دلم بود بسلامت / که تابِ آتشِ سوزان کجا و طاقتِ کاهی
دلم بقیدِ زنخدانِ یار دیدم و گفتم / مگر کبوترِ پرکندهٔ فتاده به چاهی
ز بهرِ قتلِ من ای نازنین کمر ز چه بندی / که غیرِ عشق ندارم درین میانه گناهی

۶ بروی یارِ تو محمود خط بدیدم و گفتم / که گردِ آتشِ سوزان دمیده تازه گیاهی ۱۱

نالهٔ من گر اثرے داشتے / یار ز حالم خبرے داشتے
گر اثرے داشت مرا آهِ دل / در دلِ جانان اثرے داشتے
سر نکشیدے ز من آن سرو اگر / نخلِ محبت ثمرے داشتے
تیرِ نگه را نشدے دل هدف / از گلِ داغ ار سپرے داشتے
کشته شدت زنده ز تیغ اے صنم / خوش دمِ معجز اثرے داشتے
گاه پریشان نشدے از نسیم / غنچه نه گر مشتِ زرے داشتے
منتِ قاصد نکشیدے دلم / اشکم اگر بال و پرے داشتے
بودی اگر جذبهٔ الفت دلا / یار ببویم گذرے داشتے
آه تو اے دل نکند هیچ اثر / کاش که سوزِ جگرے داشتے
خاک بسر بهر چه گشتی اگر / طفلِ سرشکم هنرے داشتے

۷ فکرتِ محمود شدی موشگاف / گر که خیالِ کمرے داشتے ۹

اے ناوکِ نگاهِ تو در صید افگنی / بر صیدِ خسته بسته ره دست و پا زنی
چشمِ تو ریخت خونِ دلم زیرِ ابروان / در کعبه هم نماند کنون جاے ایمنی

پیش رخ تو شبرو زلفت برد دلم
در نیم روز میکند این دزد رهزنی

هردم ز شور آن لب شیرین چو کوهکن
باشد مرا ز تیشهٔ غم پیشه جان کنی

زاعجاز حسن اوست که یکجاست زلف و خط
طاؤس و مار راست بهم گرچه دشمنی

چون سوزنے که گم شود از لاغری مرا
دارد نشان ز تار نفس جسم منحنی

در محفل زمانه منم زنده همچو شمع
بخشند زبان ز نور سخن تا کر روشنی

گر عاشقی بکعبه و بتخانه ات چکار
بگذار رسم شیخی و کیش برهمنی

۹	محمود سرکشی مکن و نقش پا ببین شد رهنمای خلق چو خضر از فروتنی	۸

گره ای شوخ ازان زلف معنبر بگشائی
عقدهٔ بستهٔ ما را ز وفا سر بگشائی

پرده ای ماه ازان عارض انور بگشائی
بر دل بستهٔ ام از روی وفا در بگشائی

تا شود تلخی کام دلم ایجان شیرین
در تکلم لب نوشین چو شکر بگشائی

نامهٔ شوق مرا تا برسانے بر دوست
باز اے طایر جان پر سوی کبوتر بگشائی

تا کند عشوهٔ آن چشم ادا سنج نگاه
اے صبا چشم فرو بستهٔ عبهر بگشائی

نیست گر سر مهر من بیدل باری
تیغ کین از کمر اے شوخ ستمگر بگشائی

بستهٔ رشتهٔ مهر تو دل است اے صیاد
بار این بند گران زین تن لاغر بگشائی

روح از رایحهٔ مشک برآساید گر
برفشان زلف و سر طبلهٔ عنبر بگشائی

۱۱	فر و رنگین اگرت هست چو شعر محمود اے گل تازه بیا دسر دفتر بگشائی	۹

کو تاب دیده تا بر خش وا کند کسے
یا طاقتی که ترک تماشا کند کسے

با تیغ غمزه تش ببرم جمله بند بند
بند قبای شوخ من ار وا کند کسے

مانند نقش پای شود پایمال خلق
بیجا اگر در آن سر کو جا کند کسے

از بسکه کرده جاے بدلها سر دا اگر
خال ترا خیال سویدا کند کسے

در دل خیال روی بتان را چه ره دهم
چون کعبه را نظیر کلیسا کند کسے

نبود بجز جمال تو کز تاب حسن خویش
آئینه را تو ان ید بیضا کند کسے

با گلشن جمال تو اے گلبن مراد
دیگر چه سیر لالهٔ حمرا کند کسے

از تیغ هجر دوست خدایا روا مدار
در خون طپد کسے و تماشا کند کسے

در دور چشم مست تو آید عجب مرا
گر آرزوی ساغر صهبا کند کسے

نبود بگوش دل سخن سرو خوشنما
جائیکه وصف آن قد رعنا کند کسے

۹	محمود پیش لعل لب نوش یار باد شرمش اگر کر ذکر مسیحا کند کسے	۱۰

دارم از عشق گلے در دل خونین خاری
نیستم میل تماشای گل و گلزاری

چشم مست تو بغربید دل عشاق بکار
برد آن عشوه که هرگز نبرد هشیاری

از خطا زلف تو ام شک نگویم که دهد
حاصل کشور تاتار از و هر تاری

آنچنانم بتو مشغول که بالله شب و روز
از جهان غیر خیال تو ندارم کاری

بهر تعمیر دل عاشق مسکین خراب
بهتر از گنج غم او نبود معماری

جان من آمده برلب ز فراقت بخدا
دیده بر راه تو دارد بنما دیداری

گفتمش نیست مرا غیر محبت جرمی
زین گنه میکشی ایجان جهان گفت آری

طعن غفلت مزن ای شیخ بخواب مستان
زانکه این طایفه راست دل بیداری

۱۱	بہر تحقیق عیار گہر کامل مرد نیست محمود بجز ساغر مے معیاری	۹

آئینہ کو تم دیکھو مجکو بڑی حیرت ہے — دل ہاتھ میں لو میرا بس یہی کفایت ہے
ہر چاک جگر میرا کرتا ہے شکر خندہ — ہیں وہ عیان میرے جسکو وہ کان ملاحت ہے
نظارۂ گلشن کا مایل نہو دل کیونکر — غنچہ ہے دہن اوسکا رخ گل کی شباہت ہے
آغوش نظر میں وہ کیوں آکر اوڑتا ہے — رنگ اپنی تصور سے یہہ اوسکی نزاکت ہے
کیوں حشر نہو برپا جب نکلے وہ کوٹھے پر — خورشید کا نیزہ پر آنا ہی قیامت ہے
ہمسر ہو تیرے لب سے کیا لعل بدخشانی — پتھر ہے وہ آخر کو یہہ گل کی سی رنگت ہے
کیوں شمع کی الفت میں پروانہ نہ جاندیوے — یہ بھی تو جلے آخر کیا جذبۂ الفت ہے
اوس عارض تابان کو دیکھا ہے کہیں شاید — جیون آئینہ اس دلکو اسواسطے حیرت ہے

۱۲	اوس تیغ دو ابرو کے ہاں وہیا نہیں رہتا ہے محمود کو یکدم کی یارو نہیں فرصت ہے	۷

بچشم دل چو ترا نیست نور بینائی — بہ بیدلاں مزن ایخواجہ طعن رسوائی
کشد بحلقۂ زلف کجش دمادم دست — گر کرشانہ بیاموخت مار افسائی
ہزار جان و دل بستہ وار ہد از بند — ازان دو زلف اگر یک گرہ تو بکشائی
توئی کہ رشک برد بر تو حور با ہمہ حسن — مثال تست خطا با بتان یغمائی
ہزار بندہ چو یوسف تراست حلقہ بگوش — بہ مصر حسن مسلم تراست دارائی
برنگ سوسن آزادہ شد مرا از کار — بوصف غنچۂ لعلت زبان گویائی

	ز رفتن تو توان رفت از دل محمود	

۱۳	بیا کہ نیست کنوں طاقت شکیبائی	۷

تو شعلہ خوی اگر شمع محفل آرائی — مرا ز سوز چو پروانہ نیست پروائی
چہ غم کہ دیدہ ز شوق تو گشتہ نابینا — کہ ہست عکس خطت توتیائی بینائی
بہجر ایکہ مرا گفتۂ شکیبا باش — تو خود بگوئے کہ ہجر تو و شکیبائی
قرار و صبر تو از من مجو کہ صبر و قرار — کجا بود بدل بیدلان سودائی
روا مدار کہ میرد در انتظار امروز — کسیکہ بی تو ندارد امید فردائی
بگو بیا ز سفر رفتہ کایدم از شوق — روان رفتہ بتن باز گر تو باز آئی

۱۴	دریغ و درد کہ محمود را ز حسرت گشت بتی کہ سکند از لعل خود مسیحائی	۷

بشہر چوں نشود شہرہ شور شیدائی — مرا ز بام کہ افتادہ طشت رسوائی
توئی کہ چشم و لب و خال و طرہ ات بردند — مرا ز دست دل و دین و عقل و دانائی
بسرو و ماہ ترا اگر مثل زنند رواست — کہ سرو ماہ رخی ماہ سرو بالائی
بغیر قامت آن نونہال گلشن ناز — ندیدہ سرو کسے در قبای دارائی
چو نیستش رخ چون ماہ و ابروی چو ہلال — بپیش او چہ زند سرو لاف رعنائی
چہ جائے مہر بر طلعتت کہ می بینم — تو ماہ پردہ نشینی و مہر ہرجائی

۱۵	صفا ز طبع تو محمود یافت چہرۂ نظم کہ ختم بر سخن تست نکتہ آرائی	۱۱

وہ قامت بالا ہے تیرا یا کہ بلا ہے — اے سرو خرامان تو بتا مجکو کہ کیا ہے
تیرا ہے دہن یا کہ جز لا یتجزی ہے — گر جھوٹ ہے یہہ آپ ہی فرمائے کیا ہے

دل کیوں نکرے تیری لب لعل کی تعریف
غم سے تری ابروکے یہہ لاغر ہوں کہ میرا
شیرازۂ جمعیت دل کیوں نہ ہو برہم
لٹ زلف کی آنکھوں پہ تیری کب ہو پریشان
کب ہو وہ تیرا خال تہ ابروئے خمدار
دے بوسہ مجھے تا دل بیمار ہو اچھا
دولت ہی تیری خاک نشینوں کو میسر
جوں نقش قدم ای دل گمراہ جو کوئی ہو

یہہ مخزن اسرار کو سو بار پڑھا ہے
انگشت نما جوں مہ تو قد دوتا ہے
مدت یہ تیرے زلف کی سایہ میں رہا ہے
زنجیر سے یہ آہوئے تاتار بندھا ہے
محراب حرم میں یہ سیہ مست پڑا ہے
کہتے ہیں کہ لب میں تیرے قانون شفا ہے
یہ سایۂ دیوار تیرا ظل ہما ہے
پامال خلایق ہے وہی راہ نما ہے

١٦	محمود مجھے خضر کے چشمہ سے ہی کیا کام ہونٹوں میں بتوں کے مزۂ آب بقا ہے	١٥

ناتوان ایسا نقاہت سی تیرا بیمار ہے
زلف و خط باہم تیرے رخ پر عیان ای یار ہے
خط نہیں ہو جو پیدا اگر و روی یار ہے
دیکھکر آغوش میں میری تجھے کہتی ہے خلق
کب نظر کرتا ہے وہ حیرت زدہ کے حال پر
ایمل اون آنکھوں سی ہرگز تو نہ رکھ چشم علاج
حسن کا جلوہ نہیں ممکن بغیر از عشق ہے
دیکھیاں کیا اوڑگیئں دست جنوں سی جیب کے
قتل گر منظور ہی آنکھوں میں سرمہ مت لگا

آہ کا سینہ سے آنا لب تلک دشوار ہے
مجھکو حیرت ہے کہ کیسا ربط مور و مار ہے
ہے وہ مصحف گرد اوسکے جدول زنگار ہے
مرکز پرکار وہ یہہ حلقۂ پرکار ہے
جسکو آئینہ کی صورت دیکھنے سی عار ہے
فکر درمان کیا کرے جو آپ ہی بیمار ہے
شمع کی پروانہ سے یہاں گرمی بازار ہے
رہگئے دس تار ہیں باقی کہاں دستار ہے
کیا چلے وہ تیغ جو آلودۂ زنگار ہے

او میاں تیری کمر لچکی ہے شاخ گل کی طرح
حسن و عشق آپسمیں ہیں محتاج یکدیگر مدام
پرورش کرتی ہیں موذی کو بھی جو خوش خلق ہیں
ہے سدا چکر میں وہ جسکو ہوس رفعت کی ہے
خاک سی بھی منہہ نہیں بھرتا ہی ظالم کا کبھو

زلف کا سایہ مگر اوسپر نہایت بار ہے
گل کو بلبل بلبلوں کو گل دلاور کار ہے
سایۂ داماں گل میں دیکھہ جائے خار ہے
دیکھہ گردش میں سدا یہہ چرخ ناہنجار ہے
دیکھہ لے پیوستہ منہہ کھولا ہوا سوفار ہے

١٧	کب مجھ خواہش ہوائے محمود سیر باغ کی سینۂ گلخوردہ میرا غیرت گلزار ہے	٧

گرویدہ جہانگیر کمند دیگہ تو داری
بر روی تو ای مہ نبود زلف کہ افتاد
کے قامت پستم شود از کوہتی تحت
فتراک ترا کے رسد دم دست تمنا
صد عقدہ زتلخی بدل نیشکر افتاد
کو خال بروت کہ زنیر نگی حسن است

دل کے شود آزاد زبندی کہ تو داری
در گردن خورشید کمندے کہ تو داری
ہمدوش زبالائے بلندی کہ تو داری
توشوخی و تنداست سمندی کہ تو داری
از حسرت شیرینئ قندی کہ تو داری
بر آتش سوزندہ سپندی کہ تو داری

١٨	محمود شدہ ہمچو صدف گوش جہاں پر از گوہر گنجینۂ پندی کہ تو داری	٧

غنچہ دہان من بگو سرو روان کیستی
غنچہ ز لعل تو خجل گل ز رخ تو منفعل
جان و تنم از آن تو دیدہ و دل مکان تو
زلف کج تو دام دل لعل لب تو کام دل

سرو روان من بگو غنچہ دہان کیستی
در چمن مراد دل سرو چمان کیستی
ہست قسم بآن تو گو کہ از آن کیستی
چون نشوی تو رام دل در پی جان کیستی

صورتِ رشتۂ نظر شکل تو هست جلوه گر
در شبِ تیره من زغم ناله و آه میکنم

ایدلِ زار گو گر در فکرِ میانِ کیستی
تو برخ چو صبحدم شمع مکانِ کیستی

١٩ — محمود وازومت عیاں گرد و معجز بیاں
فاش بگو مکن نہاں محوِ دہانِ کیستی — ٧

شور دلِ شیرین است دہانے کہ تو داری
ایدل بہ یقیں جائے سخن در دہنش نیست
شیرازۂ جمعیتِ دلہائے پریشان
خوباں ہمہ با حسن و جمالند ہزاران
از جوی مژہ میدہدش چشم ترم آب
تا پیرِ مغان گر رسی از جذبۂ توفیق

چون شاخِ نباتست زبانے کہ تو داری
باز آی زبیہودہ گمانے کہ تو داری
نبود بجز از موی میانے کہ تو داری
نبود بیکی عشوہ و آنے کہ تو داری
زان سبز بود سرو روانے کہ تو داری
جا دارد و از ان بختِ جوانی کہ تو داری

٢٠ — محمود اگر در سخن اعجاز نمائی
نبود عجب از سحر بیانی کہ تو داری — ١١

عاشقِ زار باش تا باشی
زان لبِ نوش گرد و اطلبی
بگذر از دیر و کعبہ رابگذار
وا ایں زلف گرہ نقطۂ خال
من وفادار ہستیم تا ہست
گرچہ سروے ولے بداون کام
بر نماند زبند گرچہ ترا

بر سرِ کار باش تا باشی
ہمچو بیمار باش تا باشی
بر در یار باش تا باشی
شکل پر کار باش تا باشی
تو جفا کار باش تا باشی
نخل پر بار باش تا باشی
تو گرفتار باش تا باشی

خلقِ خوش خوی کن بخلقِ جہاں
چوں من تشنہ کام ز آبحیات
طالب لطف زندگی اے خضر

قطعہ

گلِ دستار باش تا باشی
ہم تو بیزار باش تا باشی
از لبِ یار باش تا باشی

٢١ — بسکہ محمود صبح و شام بود در
فکرِ اشعار باش تا باشی — ٩

اے رشکِ مہر جا بکنارے نمیکنی
چوں حکم غمزہ راپے کارے نمیکنی
امید بوسہ از تو چہ دارم کہ سوال
اے عندلیبِ وصلِ گلت کی شود حصول
کو طالعی کہ بستۂ فتراک تو شوم
عشقِ مدینہ در دل تو جا گرفتہ است
ایدل ترا سکونتِ طیبہ شود مدام
شوقِ بقیع در سرِ تو پر شدہ بلے

چوں مہرِ چرا بہالہ قرارے نمیکنی
تاراجِ نقدِ صبر و قرارے نمیکنی
پیش کسان دروغ ہم آرے نمیکنی
در ہجر اگر تحملِ خارے نمیکنی
عزمِ شکارِ صیدِ نزارے نمیکنی
بہرِ بتانِ ہند شرارے نمیکنی
کز عشقِ احمدی تو فرارے نمیکنی
زیں وجہ تو بہند مزارے نمیکنی

٢٢ — محمود را چرا ندہی بوسہ از لبت
ممنونِ منتش ز چہ بارے نمیکنی — ٧

نمودی رخ دل عشاق حیران ساختی رفتی
دل من چوں تنور از سوزِ ہجران ساختی رفتی
ربودی صیدِ دلِ عشاق از یک جنبشِ مژگان
زمردم بردہ چشمانِ تو دل در طرفۃ العینی

فشاندی زلف خاطرہا پریشان ساختی رفتی
رواں از چشمِ نم سیلابِ طوفاں ساختی رفتی
ز کہربا جذب نمایاں ساختی رفتی
بجادو شیر را صیدِ غزالان ساختی رفتی

زدی تیر مژه راپے بہ پے ایمن قربانت — دل مجروح راشیر نیستاں ساختی رفتی
تو گنج حسنی وکردی مکاں اندر دل مردم — ہزاران خانۂ آباد ویراں ساختی رفتی

۲۳	دلِ محمود بے ساماں پسندیدی زہی قسمت زمور سے ہدیہ پذیرفتی سلیماں ساختی رفتی	۷

ایدل اگر از کوچۂ جاناں شدہ باشی — از زندگی خویش پشیماں شدہ باشی
ای مہر بہ پیش رخ آں ماہِ دل افروز — چوں کرمکِ شبتاب نمایاں شدہ باشی
شیخ حرم از کعبہ رخ آورد سوئے دیر — شاید کہ تو غارتگرِ ایماں شدہ باشی
چوں ابر بہاری کنی ار گریہ عجب نیست — تا شیفتۂ آں گلِ خنداں شدہ باشی
زاہد کہ کنی منع من از بوسۂ رویش — منکر مگر از حرمتِ قرآں شدہ باشی
در کلبۂ تاریک مرا آتش غم سوخت — تو بہر کساں شمع شبستاں شدہ باشی

۲۴	محمود اگر خواستیش بوسہ عجب نیست بیماری وخود طالب درماں شدہ باشی	۷

نباشد حاجتِ آرایش آں سر را بزیبائی — کجا حسن خداداد است محتاج خود آرائی
نگردد شہرہ چوں در شہر ما را شور شیدائی — کہ در عشق تو خود افتاد طشت از بام رسوائی
نگردد سرو و مہ ہرگز بہ بالا ورخت ہمسر — کہ سرو ماہ رخساری و ماہ سرو بالائی
بخوبی نیست با خوبان یغما نسبت ہرگز — کہ یغما می بری دل را تو از خوبان یغمائی
بغارت بردہ از من عارض و بالا و چشمانش — ز سر ہوش و ز دل صبر و ز جان تاب و توانائی
ظہور پرتو حسنت عجب نیرنگہا دارد — گہے در دل تو پنہانی وگہ در دیدہ پیدائی

	زفیض آں لبِ جاں بخش ای محمود در عالم	

۲۵	بہ اعجاز سحر بیانت راست اعجاز مسیحائی	۷

نگویمت کہ طریق وفا نمیدانی — ولیک در حق من جز جفا نمیدانی
ندانم اینکہ جفای تو یا بجای وفاست — طریق مہر و وفا را تو یا نمیدانی
ہوای صحبتِ بیگانگاں ازاں داری — کہ قدر و منزلتِ آشنا نمیدانی
ترا ز لوثِ تعلق چو آب سازد پاک — تو فیض صحبتِ اہلِ صفا نمیدانی
چو ذرہ سوی خودت آفتابِ عشق کشد — مگر تو خاصیتِ کہربا نمیدانی
ازاں چو مار نشستی زنجل بر سرِ گنج — کہ رسمِ خطِ طلسمِ سخا نمیدانی

۲۶	زمکرِ زاہد پرکار کن حذر محمود تو سادہ وضعی اہل ریا نمیدانی	۹

گرتے ہیں میری لختِ جگر دیدۂ تر سے — ہے قہر مینہ انگاروں کا گر ابر سے برسے
عاجز ہے مصور تیری تصویر کمر سے — لاویگا قلم وہ پر عنقا کا کدھر سے
یاقوت ہو کیسا لبِ جاناں کے مقابل — پتھر ہے وہ نازک ہے یہ برگ گل تر سے
رہبر ہو اگر جذبۂ شوق اوسکی گلی کا — پانوں کی جگہ میں چلوں اوس راہ میں سر سے
ہے کعبۂ دل کعبۂ گل سے بہت افضل — آئی یہ صدا مکہ کے دیوار سے در سے
خنجر کو دیا آب دم ذبح تو پھر کیا — افسوس جو بسمل ہے تیرا پانی کو ترسے
ہے ناموری گر تجھے منظور جہاں میں — باہر نہ نکل مثل نگیں اپنے تو گھر سے
کیا خاک نشینوں کو تیری حاجتِ اکسیر — کرتے ہیں وہ پتھر کو طلا فیض نظر سے

	محمود ہوں میں محو رخ و زلف کسیکا کیا کام زمانے کی مجھے شام و سحر سے	

۲۷/۹

تو ادھر ہاکر ایدھر دیکھ میں دیکھونگا تجھے دل جدھر چاہے ادھر دیکھ میں دیکھونگا تجھے
تیغ حلقوم پہ دھر دیکھ میں دیکھونگا تجھے ذبح بھی چاہے تو کر دیکھ میں دیکھونگا تجھے
دیکھنا غیر کا بہتر نہیں ہو کر بیدار تو مجھے وقتِ سحر دیکھ میں دیکھونگا تجھے
تو ہے خورشید اگر تو گل خورشید ہوں میں پھیر کر رخ تو جدہر دیکھ میں دیکھونگا تجھے
تیری دیدار سے مشکل ہے مجھے قطع نظر جب تلک تن پہ ہے سر دیکھ میں دیکھونگا تجھے
سیرِ گلشن ہو مبارک تجھے اے غنچہ دہن تو بہارِ گلِ تر دیکھ میں دیکھونگا تجھے

قطعہ

اے ستمگار اگر ہے تجھے دعوئے وفا دیکھئے منع نکر دیکھ میں دیکھونگا تجھے
ترک کر غیروں سے گھر میں میری [illegible] تو مجھے آٹھ پہر دیکھ میں دیکھونگا تجھے

۲۸ خوفِ جاں مانعِ دیدار نہیں جوں محمود
تیغ حلقوم پہ دھر دیکھ میں دیکھونگا تجھے ۷

ہمسر چگونہ با تو شود حور اے پری دارد نہ ناز و عشوہ نہ انداز دلبری
روی تو است معجزۂ دست موسوی چشم تراست شعبدۂ سحر سامری
دارد نہ رخ چو مہر و نہ ابرو چو ماہِ نو با قامتِ تو سرو چہ سازد برابری
آمد بروں ز حلقۂ زنجیر ہمچو موی آزاد شد ز بندِ تنِ من ز لاغری
در سیلِ اشک از غمِ آن گوہر مراد سازد چو کاہ این تنِ لاغر شناوری
اے ماہ روی زہرہ جبیں کز فروغِ حسن باشد ترا ہزار چو خورشید مشتری

محمود بر تو سحر بیاں ختم شد مگر
آموختی ز معجزِ لعلش سخنوری

۲۹ | ## مناجات | ۱۵

یا غفور الرحیم سبحانی عالمِ سر و جہر یزدانی
من نکردم بعمرِ خود چیزے جز گناہاں و فعلِ شیطانی
ہر چہ فرمودۂ تو امر و نہی کردم آنرا ذہول سیدانی
آنچہ کردم بعمرِ خود عصیاں بخش بہرِ رسول غفرانی
حسنِ اعمال دہ مرا یا رب دار از کارِ شر بآمانی
سازِ حاصل مرا الٰہی علم فقہ و اخبار و حفظ و عرفانی
در عبادت بکن مدد تو مرا از دلم محو کن تو نسیانی
آنچہ آید بلا بہ پیشِ من از عنایاتِ خود بگردانی
دار در حفظِ خود مرا یا رب از سخن ہائے شرک و کفرانی
آخرِ دم شہادتِ وحدت از زبانم بر آر ز آسانی
بر تنم کن حرام نارِ سقر سہل راہِ صراط گردانی
کن نصیبم فواکہاتِ جنان از کرم دہ تو قصرِ نورانی
آبِ کوثر ز دستِ آں سرورؐ یا الٰہی مرا بنوشانی
بخش عصیانِ والدین مرا یا رب از بہرِ شاہ جیلانی

۳۰ کن ز محمود این دعا مقبول
یا مجیب الدعا و رحمانی ۱۴

رسولِ خدا یا حیات النبیؐ نبی الورا یا حیات النبیؐ

طفیلِ تو پیدا نمود خدا	زمین و سما یا حیات النبی
ز نورِ جمالت جہان روشن است	سراج الہدا یا حیات النبی
شفیع دو عالم توئی از کرم	بروزِ جزا یا حیات النبی
کسے نیست مقبول تر ہمچو تو	بنزدِ خدا یا حیات النبی
جہان است در زیرِ فرمانِ تو	شہِ دوسرا یا حیات النبی
کہ ہستم غلامت ز روزِ ازل	بصدق و صفا یا حیات النبی
کہ بے بال و پر بندۂ عاجزم	بحرص و ہوا یا حیات النبی
بحالم بکن نظرِ لطف و کرم	کہ ہستم گدا یا حیات النبی
شوم غرق در چاہِ جرم و بدی	بگیر دستِ ما یا حیات النبی
عطا کن مرا روزیِ بے حساب	بجود و سخا یا حیات النبی
نمائی و زِ محشر مرا از کرم	جمالِ ترا یا حیات النبی
بدہ زادِ ایمان تو ہمراہِ من	بلطف و عطا یا حیات النبی

۳۱	بکن سہل محمود را پلصراط تقبل دعا یا حیات النبی	۱۷

بسے جاہلم یا حیات النبی	تو کن عاقلم یا حیات النبی
ز پیوندِ جان رشتۂ وہم غیر	رواں بگسلم یا حیات النبی
بیادِ تو مشغول و ز خویشتن	بکن غافلم یا حیات النبی
بانوارِ مہرِ تو ہموارہ دار	منور دلم یا حیات النبی
من از ناقصم از کمالِ کرم	تو کن کاملم یا حیات النبی

شوم خاصِ حق فیضِ عامت اگر	شود شاملم یا حیات النبی

ق

بشغلِ ثنائے تو از صدقِ دل	کہ من شاغلم یا حیات النبی
تو نیز از سرِ رحمتِ خویش کن	بجود واصلم یا حیات النبی
ازیں پس خدا را بتیغِ فراق	مکن بسملم یا حیات النبی
بسے چشم دارم کہ دیدارِ تو	شود حاصلم یا حیات النبی
از آں بس فتادم ز کوہِ تو دور	کہ پا در گلم یا حیات النبی
بدریائے عصیاں غریقم برآر	سوئے ساحلم یا حیات النبی
بطاعت مرا چست و چالاک کن	کہ بس کاہلم یا حیات النبی
بیاموز از علمِ دین و بساز	بر آں عاملم یا حیات النبی
باموالِ املاکِ دنیا و دوں	مکن مائلم یا حیات النبی
تو ہستی کشایندۂ مشکلات	کشا مشکلم یا حیات النبی

۳۲	ز لغت و ثنائے تو محمود را بکن فاضلم یا حیات النبی	۱۵

داروی دہ دردمندم یا نبی	چارہ کن مستمندم یا نبی
بس گرفتارم بہ بندِ ریو و دیو	رستگاری دہ ز بندم یا نبی
نفسِ سرکش خوار و زارش سازدا	در دو عالم ارجمندم یا نبی
کن ز اخلاقِ پسندیدہ بدل	فعلہائے ناپسندم یا نبی
بادۂ وحدت بکامِ من بریز	بیخبر از چون و چندم یا نبی

غیرِ نقشِ مہرِ تو بر مہرِ دل — نقشی و حرفی نکندم یا نبیؐ
در گلستانِ ثنا خوانیِ تو — عندلیبِ شوقمندم یا نبیؐ
ز آتشِ درد و غمِ ہجرانِ تو — سینہ سوزاں چوں سپندم یا نبیؐ
ہمچو بلبل گاہ گریم زار زار — ہمچو گل گاہے بخندم یا نبیؐ
یثرب آمد مسکنِ جان و دلم — ز آب و گل گر خود بہ بندم یا نبیؐ
چترِ نعلینت بسر دارم چو عرش — ہست این رفعت پسندم یا نبیؐ
تا کہ باشد در زبان امکانِ نطق — از حدیثت لب نہ بندم یا نبیؐ
در ریاضِ قول و فعل از راستی — چون سہی کن سربلندم یا نبیؐ
پر ز نقصانیم کن صاحب کمال — بیہوشم کن ہوشمندم یا نبیؐ

۳۳ — ده زبان محمود را شکر شکن / کن سخن شیرین ز قندم یا نبیؐ — ۵

خیالِ آن رخِ روشن ز دل بدر نکنی — دگر بجانبِ خورشید و مہ نظر نکنی
چو خضر زندگیِ جاودان اگر خواہی — خیالِ آں لبِ نوشین ز دل بدر نکنی
اگرچہ بر جگرے دستِ خود نیالائی — چو میہمانِ منی ردِّ ما حضر نکنی
صفای شستِ کمانِ ابروان چہ دریابی — بہ پیشِ ناوکِ شاں سینہ تا سپر نکنی

۳۴ — کنی ز جور و جفا گرچہ نالہا محمود / مگر ز روئے وفا خواہشِ اثر نکنی — ۹

اگر بودی بمنِ دل شده راہے گاہے — باز کن سوی من از لطف نگاہے گاہے
چشم دارم ز تو با گوشۂ چشمی اکرم — افگنی بر منِ ہجران زده گاہے گاہے

بے تو ای شمعِ شب افروز بینا و چو من — ہیچ سرگشتہ چنیں روزِ سیاہے گاہے
از پے غارتِ عشاق ستم دیدہ ندید — جز صفِ آں مژہ کس چہرہ سپاہے گاہے
آنکہ بخشاد بہ پیشِ تو زبان در بدِ من — روی بہبود نبیند و آلاہے گاہے
نامراد از منظرِ حسنے چو تو خورشید جمال — عاشقان را بنظر جلوۂ ماہے گاہے
غیرِ آں ماہ کہ پوشیدہ کلہ کس نشنید — کہ نہد بر سرِ خود ماہ کلاہے گاہے
شوقِ ایمان بسرم حسرت و افسوس بلب — دور گردان تو خدا از دلم آہے گاہے

۳۵ — آنچہ ما را از کرم کرد عطا اے محمود / با گدائے نکند ہمسرِ شاہے گاہے — ۹

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغِ ناز کشی — مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی
اگرچہ مطرباں از ہند و دف نواز انند — ولی تو از ورع و تقوی نام ساز کشی
بغیرِ ذاتِ تو کس نیست ہادیم زنہار — ہوا و خواہشِ نفسی و حرص و آز کشی
بعشقِ احمدِ مختار ہیچ پروا نیست — کہ یار باز من اگر عز و اعتزاز کشی
کنند ماہ رخان طوفِ روضہ ات کہ بلے — ز تیغِ ابروِ خود حسن جملہ تا ز کشی
اگرچہ مرشد خود راہ حق نماید حق — مگر بہ تیغِ جہالت تمامی راز کشی
عجیب نقشۂ نعلین تو کہ مرآتِ مل — گرفتہ عکسِ آن از من تو احتراز کشی
چو یافتی ہمہ انوارِ حق شبِ معراج — بخواہشِ مرا از باطن و مجاز کشی

۳۶ — دعا بصدقِ دل از رب ہمیں کند محمود / کہ در مدینہ رسانی و در نماز کشی — ۱۲

بے کرم کہ تو عاشق نواز می آئی — بناز گشتی و بہر نماز می آئی

مگر متاع دل و دین تو میکنی تاراج
ز زلف و چشم که با برگ و ساز می آئی

ز سینہ جان و دلم بردی از کرشمۂ ناز
بگو ز بہر خدا از چہ باز می آئی

زدی تو آتش شوقیکہ سوخت خانۂ دل
کہ بہر افزودن حرص و آز می آئی

بتب حرارت عشقِ کہ شعلہ زدہ اشک
کہ ہمچو شمع بسوز و گداز می آئی

فدای عقل تو عیاش بہر بردن دل
تو یار بر صفتِ اہل راز می آئی

بر خیل ماہ رخاں بس لغو دیدہ شد
ازان ہمہ بخدا سرفراز می آئی

بجملہ انبیا از پیش خالقِ کونین ہے
حبیبِ حق شدہ با اعتزاز می آئی

بہ بحرِ ستر نبی ہا اکابران غرق اند
کنار طیبہ تو با امتیاز می آئی

حریم قست فزوں از بہار جملہ جہاں
صبائے لطف تو در اہتزاز می آئی

بباغ قدرت قادر کہ گلبن نور است
نہال قد تو چوں سرو ناز می آئی

۳۷	ولاست آمدنِ تو بہ بزم شہ محمود اگر بپاسِ ادب چوں ایاز می آئی	۷

چو طالع شد ز افضال الٰهی
مہ امید ز اوج بادشاہی

بریدِ اختران تہنیت سنج ہے
بعہدِ دولتِ او گشتہ راہی

خوشا ماہے کہ از بہرِ شرف کرد
غلامیش آفتاب و زہرہ داہی

زہے اختر کہ چوں خورشید او را
سزد بر ملکِ عالم کج کلاہی

چو سرحت خنگ را فرزند پیدا
شدہ با شوکتِ شاہی مباہی

ز فرِ طلعتِ آن ماہ چوں شد
منور عالم از مہ تا بماہی

رقم سال طلوعش کرد محمود
برآمد آفتاب از برج شاہی
۱ ۲ ۶ ۰

	المتفرقات	
۲۱	مناجات فراق نامہ	۱

کمال حمد باشد بہر داور
کہ بخشیدہ بما دینِ پیمبر

بزرگی داد ما را براہمہا
ز راہِ لطف و اشفاق و کرمہا

درود بیحد و برآں کدام است
کہ جز یادِ خدا خوابش حرام است

نہادہ بر سرش حق تاج لولاک
برایش کردہ پیدا ارض و افلاک

شفیع محشر و ختم النبیین
قسیمِ جنت و ہادی عاصیین

برآل و صحبِ او ہم تابعِ شان
بہ تبع شان کریم الخلق و احسان

خدایا غنچۂ مقصودِ ما را
شگفتہ کن حصولِ مدعا را

عجب این گردشِ چرخِ ستمگار
کہ دور افتادہ ام از یار دلدار

برنگ لالہ بر دل داغ دارم
نہاں در سینۂ خود باغ دارم

طپم از سوزشِ زخمِ جدائی
عطا کن مرہم وصلش الٰهی

خدایا آنکہ مقصود دلم ہست
ز صہبائے محبت باشدم مست

بسویم از ترحم یک نظر کن
ز دیدِ روی یارم بہرہ ور کن

ز یادش آمدہ جانم بلب ہا
طپم در آتشِ غم روز و شب ہا

بزودی کن حصولم وصلتِ او
کہ حیرانم ز بس از فرقتِ او

میان یار و ما افزا محبت ... طفیلِ حضرتِ ختمِ رسالت
مرا با دلبرِ من شاد گردان ... دلِ ویرانہ ام آباد گردان
مرا با دلبرم باہم نگہدار ... بحفظِ خود ز چرخ کاخ و دوار
مہ و خورشید تا باشد منور ... بود تا گردشِ چرخِ ستمگر
دوان تا ابلقِ ایام باشد ... پر از صہبائے غم تا جامِ باشد
کنارم گرم باشد زان پریزاد ... بحقِ سورۂ والنور والصاد

کرم کن بہرِ محمود اے الٰہم
بداری سرخ رویم در دو عالم

۲	مناجات	۱۱

الٰہی توئی پاک پروردگار ... منم بندۂ مجرم و خوار و زار
زامرِ تو یک ذرہ از من نشد ... گہے مہرِ مقصود روشن نشد
خورم غوطہ در بحرِ فسق و فجور ... خدایا مرا دستگیری ضرور
کہ ذاتِ تو برحق غفور الرحیم ... مرا بیں ز عصیاں چہ خوف است و بیم
بسوی گناہم مکن تو نگاہ ... بکن نظر بر رحمِ خود یا الٰہ
توئی ہادی دو جہانی کریم ... نمائی مرا جادۂ مستقیم
مدد کن براہ عبادت مرا ... زمن دفع کن کاہلی و خطا
ببویم بکن از کرم یک نگاہ ... دلم تا منور شود ہمچو ماہ

مرادہ تو عرفانِ خود یا غفور ... بکن جامِ دل را لبالب زنور
الٰہی طفیلِ محمد رسول ... زبہرِ علیؓ و بحقِ بتولؓ

۳	بقائے تو کن روزِ محشر حصول بمحمود کن ایں دعا را قبول	۱۵

یا محمد توئی رسولِ خدا ... شافعِ مذنبیں بروزِ جزا
ہست نازل بشانِ تو قرآں ... کرد مدح و ثنائے تو سبحاں
مہبطِ جبرئیل و ختمِ نبی ... حامیِ من بروزِ حشر توئی
من ندارم خبر ز علم و عمل ... لیک ہستم غلامِ تو ز ازل
بر درت آمدم کرم فرما ... بندۂ خستہ ام و بے سر و پا
بس ہلاکم ز گردشِ گردوں ... کن تفضل ز بہرِ سورۂ نون
ہست جائے پناہ در درِ تو ... آمدم زان امید بر درِ تو
یک نگاہِ کرم بمن فرما ... آمدم بر درِ تو ہمچو گدا
آنچہ مقصود ہست در دلِ من ... دہ مرا یا شہِ زمان و زمن
از طوافت و حجِ بیت اللہ ... کن مشرف مرا رسول اللہ
زنگِ آئینۂ دلم کن صاف ... ہمچو خورشید تا شود شفاف
کن عطایم تو گوہرِ ایمان ... ہم نصیبم نعیم ہائے جناں
خاکِ پایت کنم چو کحلِ بصر ... کوثرم کن عطا بروزِ حشر
از جمالِ خودم بکن احسان ... بسکہ مشتاق ہستم از دل و جان

بہرِ زہراؓ بتول یا محمود

کن بمن فضل و لطفِ نامعدود

نثر

چوں آفتاب عالم تابِ تمنا از مطلع مراد طالع شد و ماہ خیر آرزو از مشرقستان امید ساطع اعنی فرزند دلبند سعادتمند جگر پیوند نور چشم آمال نور حدیقۂ اقبال سکندر رجاہ سلیمان دستگاہ فریدون حشمت منوچہر طلعت خسرو کام جمشید نام بر آسمانِ مرادِ صاحبزادۂ بلند اقبال بصدر جاہ و جلال آفتابِ آسمانِ سلطنت و شہریاری - نورس نہال حدیقۂ حشمت و کامگاری قطب فلک جلال مرکز محیط اقبال گوہر درج خلافت شمع شبستان سلطنت زینت افزائے تاج و اورنگ معز زجنگ ادام اللہ اقبالہ چون ماہ چہاردہم از افق میلاد بہ جہت الشرف استسعاد نزول اجلال فرمود طبع بلند آسماں پیوند محمود در شان آن ماہ چہاردہم آسمان نیکوئی - چہاردہ فقرۂ موزون کہ ہر یکش مانند مصرعۂ ہلال انگشت نمائی اہل کلام - و در تاریخ سال تولدش بحساب جمل مانند بدر تمام از مشرقستانِ خیال پرتو افگن ساخت بیان نمود -

آفتاب بلند فطرت - امیر کشور از دیاد جاہ و دولت - مرآت چہرۂ شادمانی

١٢٥٩ھ ١٢٥٩ھ ١٢٦٠ھ

بے تکلف یوسفِ ثانی - گل ریاض امید مالامال - نیر آسمانِ دولت و اقبال

١٢٥٩ھ ١٢٥٩ ١٢٦٠

آفتابِ لاجباب اوج شاہنشاہی - گل گلستان دولت و اقبال نامتناہی

١٢٦٠ھ ١٢٥٩ھ

مرجع شرف شاد کام - نیک بخت بلند نام - سزاوار

١٢٥٩ھ ١٢٥٩ھ

والامراتب عالے مناقب - بہار صبح اقبال میر جمشید علی صاحب

١٢٦٠ ١٢٦٠ھ

خسرو دہر دوام اقبالہ - عالی نژاد ضاعف اللہ جلالہ -

١٢٥٩ھ ١٢٥٩ھ

دریں ایام مسرت انجام و ہنگام میمنت انتظام چوں از ہبوب نسایم فیض شمایم افضال الٰہی گلی کر استشمام روایح عنبر شمایمش مشام جاں را معطر ساز د در گلستان امید دمید و ثمری کر لذت چاشنی شکرش مذاق دل را ذائقہ حلاوت زندگی بخشد از نخلستان مراد سر کشید اعنی فرزند دلبند سعادتمند جگر پیوند نور ناصیہ صبح سعادت و کامگاری - نور حدیقۂ شہامت و نامداری - خلاصۂ خاندان مجد و اعتلا - زبدۂ دودمان عز و علا - عالی مرتبت معالی منقبت - فروزندۂ چراغ خانی - فرازندۂ لوائے سلطانی - سعادتمند جاوداں الموسوم بمیر مکرم علیخاں لازال کاسمہ مکرماً و بہ تشریف الکرامتہ مشرفاً در چمنستان ارم نشانِ آرزوے صاحبزادۂ کامگار والاتبار گوہر بحر خلافت کبرے شمع شبستان مملکت عظمیٰ - سلطنت و شوکت پناہ چراغ خاندان آصف جاہ - فارس مضمار شہامت و ایالت مرتقی مدارج امارت و بسالت - مطرح اشعۂ بوارق الٰہی - مطلع انوار شوارق آگاہی - مشید ارکان شجاعت - موسس بنیان شہامت مسند نشین محفل سعادت صدر

آرائے انجمن ارادت خدیو کشور سخاگستری - آفتاب آسمان ذرہ پروری - کیوان
رفعت برجیس طلعت بہرام حشم - خورشید خدم - ناہید عشیرت سہیل برکت
عطارد دبیر ماہ سفیر قطب فلک عز و اقبال مرکز محیط جاہ و اجلال - والا جناب
ہلال رکاب آسمان اورنگ الملقب بآفتاب جنگ آلہی تا انجمن آسمان از مشعل
مہر و ماہ روشن است چراغ عمرش روشنی بخش انجمن وجود - وتا گلشن فلک از
گلہائے انجم مطر است گل وجودش بہار افزائے گلشن شہود باد مانند
خسرو گل تخت نشین گلشن ولادت گردید طبع بہار آفرین مینو تزئین محمود کہ
رنگینی ریاض سخن از دست برنگ عندلیب ہزار داستان در وصف آن نوگل
بوستان افروز آر زو بست و دو فقرۂ رنگیں کہ الفاظش برنگ گلہائے
بہشت مطرا ولایح - و شمیم تاریخ تولدش از روایح معانیش فایح است
بدینگونہ سرائید -

نور چشم آفتاب ماہ لقا - جوہر صمصام حشمت لوا - مہر ستارہ حشم -
۱۲۶۰ ۱۲۶۰ ۱۲۵۹

برجیس قمر خدم - شہنشاہ نامدار سلیمان مکان - سلطان سکندر شکوہ جم نشان
۱۲۵۹ ۱۲۵۹ ۱۲۵۹

خداوند مملکت جاودان - فلک بارگاہ دارا شکوہ شاہ جہان - نواب سمار خشش
۱۲۶۰ ۱۲۶۰ ۱۲۶۰

اورنگ زیب کام بخش - ولد بخت بیدار - سرمایۂ سخا کامگار -
۱۲۵۹ ۱۲۵۹ ۱۲۵۹

خوش افعال نیکنام - ہمایون بخت گل اندام - فرخ فال والا گوہر
۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۰

ابو المظفر - زیب دولت عالیجاہ والا مراتب - گیتی پناہ میر کرم علیصاحب
۱۲۶۰ ۱۲۶۰ ۱۲۵۹

بادشاہ نیکنام ملک کرم مد اللہ عمرہ - فیاض عالم حسن اللہ حالہ
۱۲۵۹ ۱۲۵۹

رکن السلطنت اجل اللہ قدرہ - آفتاب صبح جلوۂ نشاط حصل اللہ امالہ
۱۲۵۹ ۱۲۵۹

دریں ایام میمنت انتظام و زمان بشاشت تو امان لولوی لالا یکہ و اسطۂ العقد
سلسلۂ بادشاہی و گوہر افزائے افسر ظل الٰہی است از بطن صدف امید
جلوہ گر گردید و لعل بے بہا یکہ زیب آرائے طوق و کمر جہانبانی و زینت پیرائی
اکلیل گیتی ستانی است از درون کان ہر او سر بیرون کشید اعنی فرزند
دلبند سعادت مند جگر پیوند گوہر بحر سروری - یاقوت کان اسکندر حجی جوہر
صمصام سعادت ازلی میر حسام الدین علی مد اللہ عمرہ و زاد قدرہ در حرم محترم
صاحبزادۂ سکندر جاہ دارا دستگاہ کیوان رفعت سلیمان مرتبت طرہ دستار
بختیاری جیغۂ عمامۂ کامگاری نگین خاتم سلیمان گستری - نوار ساعد جہانگیری
کہ انوار سعادت از سیمایش مانند رنگ از یاقوت روشن - و آثار جلادت
از تقالیش بسان صلابت از الماس مبرہن - برق صولت رعد الحنگ سرعت
جنگ دام اقبالہ تولد گشتہ برنگ شب چراغ بزم وجود را پر انوار ساخت قلم جواہر

رقم محمود از معدن سخن چهارده جواهر فقرات رنگین که هر یک مانند آئینه بکمال صفای فصاحت و جلای بلاغت چهره نمائی شاهد تاریخ سال ولادت است در سلک تحریر کشیده آویزهٔ گوش روزگار ساخت ـ الٰهی تا خاتم فلک فیروزه فام از نگین یاقوتِ آفتاب و فصّ الماسِ ماه مرصع است باید خشان بدخشان لعل آرزو در دامان سکهٔ سلطنت بنام نامیش زیب گیر و زینت پذیر ـ و حاسدان بد گوهرش را با معدن معدن سودهٔ الماس در جان مانند خاتم سرنگون بختی در زیر باد آمین بحرمتِ خاتم المرسلین ؐ تاجدار ملک عافیت ـ نور آفتاب لطافت

۱۲۶۰ ۱۲۶۰

نور چشم سلطنت همایون ـ گلِ حدیقهٔ شوکت روزافزون ـ رفیع القدر والامنزلت

۱۲۶۰ ۱۲۶۰ ۱۲۶۰

نور بصر سلمه الله تعالی ـ چشمهٔ نور مایهٔ روشندلی ـ عالیشان نیک سیرت ازلی

۱۲۶۰ ۱۲۶۰ ۱۲۶۰

نور البصر والا مراتب ـ فلک اقتدار مد الله عمره ـ گرامی تبار زاد الله قدره

۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۱

برجیس فرخ سیر ـ ماه رو و روشن طالع عالی گهر ـ توام جاه و اقبال میر حسام الدین علیخان صاحب

۱۲۶۰ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱

صبح طرب از شرق امید بر آمد ـ نمک خوان نزاکت و جاه

۱۲۶۱ ۱۲۶۰

تاریخ

ای ملک زادهٔ ستاره حشم	ماهِ منجوق آفتاب علم
فلکت بارگاه و پر تنویر	زهره ساقیِ بزم و تیر وجیر
حاجبِ بار بر ورت بهرام	هست کیوان برفعتِ تو غلام
مشتری با میامن گهرت	کرده کسب سعادت از نظرت
گروشِ آسمان ترا با کام	رام رانِ تو ابلقِ ایام
از عنایاتِ ایزد متعال	با هزاران تزایدِ اقبال
منعقد شد ترا چو بزم نکاح	شد جهان مست از نزوح راح
شاهدِ عیش در کنار آمد	نخل امیدِ تو ببار آمد
بهرِ تاریخ سال این شادی	کت از و خانه راست آبادی
کرد محمودِ نکته سنج چو فکر	تا بدست آورد معانی بکر
دید هر چیز را که ناموراست	در جهان خواه ماه خواه نراست
بسخن چون بگافته او را	سال تاریخ یافته او را
پس اصولی برای آن تحریر	کرد تا روشنت شود بضمیر
هر جا باشد ز ماه تا ماهی	فرض کن نام هر چه می خواهی
پس در آن کن ز روی علم عمل	گیر اعداد وش از حسابِ جمل
کن یکجای جمله اعداد وش	در ده و چار بزن از پا وش
بعد ضربش عدد ز روی وفاق	یابو جفت یا که باشد طاق

گر بود طاقِ آن ز روی شمار
بے تکلف بحالِ او بگذار

ور بود جفت یک باو ضم کن
یک عدد را از میان کم کن

باز ترتیبِ آن بشنو از من
دو دو از حاصلش بطرح فگن

بعد طرحش ہر آنچہ خواہد بود
در صد و پنج باز برزن بود

حاصلش در دوازدہ برزن
سالِ تاریخ گردد روشن

بسکہ زینگونہ صد اصول نہاد
کہ مبشر بود بسالِ مراد

لیک بس زان بیک اصول نمود
کہ زیادت ملال خواہد بود

تا بود حاصلِ عدد بحساب
طاق یا جفت از ہمہ ابواب

زیرِ طاقِ سپہرِ مینا فام
باش جفتِ عروسِ عیش مدام

٨	ببیند از چشمِ بد کسیکہ ترا ؎ چشم او پر ز خردہ مینا	٦٣

قصیدۂ تعریف نواب صمصام الدولہ صمصام الملک بہادر چکیدۂ
طبعِ شاعر مسعود مولوی حافظ غلام محمود غفر اللہ لہٗ

گرچہ مشہورم بنظمِ شاعری
شاعری نے کز فسونِ ساحری

خود غلط گفتم کہ در نظم وری
می نمایم معجزِ پیغمبری

کز سخن صد مردہ احیا میکنم
حشر را یک بارہ برپا میکنم

گر بسنگ از دم فسونی بر زنم
سنگ را از اندوہ دل پر خون کنم

حسن و عشق از من پذیرد زیب و فر
کز سخن مر ہر دو را بخشم اثر

حسن را گلگونۂ رخسارہ ام
عشق را شور دلِ صد پارہ ام

رنگ افروز عذارِ ہر گلم ؎
نالہ آموزِ دلِ ہر بلبلم ؎

تابِ روی شمع کاشانہ منم
انجمن افروز پروانہ منم

ق

گرد می از بہرِ تسخیرِ بتان
کار بندم شیوۂ سحر بیان

از فسونی جانِ شان آخوش کنم
نعل شان را سرخ در آتش کنم

گرچہ باشد شانِ دل چون پارہ سنگ
می توانم موم کردن خارہ سنگ

گر کسے گریان بود چون ابر من
چون گلش خندان کنم در یک سخن

ور کسے خندان بود ہمرنگ گل
میکنم گریانش چون شبنم بگل

خسرو ملک سخندانی منم
گوہر تاجِ جہانبانی منم

ملک معنی را گرفتم از قلم
کلکِ من گوئی بود تیغِ دو دم

شاہبازِ فکرتم را بے گمان
کنگرِ ایوانِ عرش است آشیان

در غزل گر کوک سازم ساز را
دم کشم مر سعدیٔ شیراز را

ور دہم در مدح دادِ شاعری
روشنی بخشم بنامِ انوری

مثلِ من جز آنکہ در مرآتِ آب
آسمان ہرگز نمی بیند بخواب

ق

نو بتی با دل ز روے استشار
گفتم اے آگہ مرا از حالِ زار

باوجود آنکه دارم این کمال
همچو گوی رفته از چوگان بدر
نان زداغ دل کند روزی مرا
آفتاب آسا سری دارم بپا
دارم از خوبی برنگ گل تنی
گفت مل نالان مشو خود زین حرج
روزی آخر شاد گردد جان تو
شبنم آسا گرچه گریانی تو بس
گو بمیت از قول مولانای روم
در پس هر گریه آخر خنده ایست
زانکه در آخر فتد روزیت کار
گفتمش ای مصلحت اندیش من
من بمیدانم مرا خود رهنما
گفت ذات او بعالم آشکار
بادشاه کامران صمصام ملک
آن کریم ابن الکریم ابن الکریم
در عطایش بسکه شوق کامل است
بسکه داند رسم و آئین عطا
آورد پیشش کسی گر برگ کاه

چون کند گردون زجور رم پایمال
سر زنان هر سو دوم بی پا و سر
میدهد گر آب زاشک چشم ما
نیست بادستار هرگز آشنا
کش میسر نیست خود پیراهنی
صبر کن کالصبر مفتاح الفرج
باش تا در روغن افتد نان تو
همچو گل خندان شوی خوش زین سپس
نکته گو گفته در گنج علوم
مرد آخر بین مبارک بنده ایست
با کریم قدر دان حق گذار
مرهم جان و دل هر ریش من
کیست او نامش چه و باشد کجا
همچو خورشید است در نصف النهار
مالک هر این و آن صمصام ملک
پیش چو داوست یکسان خاک و سیم
دایم او را جستجوی سایل است
وعده را پس میکند اول وفا
بخشدش صد کوه زر خواه و نخواه

چونکه صرف گنج گوهر میکند	ابر گوهر بار را تر میکند
گشت بر رسم عطا نا دستیاب	بحر و کان گردیده ویران و خراب

ق

نکهت خلق خوششش با صبا	در ختن تا برده از راه خطا
رشک او از بس غبار انگیخته	نافه را آهو ز نافش ریخته
آنکه تیغش گر بر آید از غلاف	بگسلد تار توان کوه قاف
آید ار بجه کمان او بجوش	زهره گردون بریزد از خروش
ماه نو شمشیر و قوس او را کمان	کهکشانش ناوک و محور سنان

ق

آفتاب تیغ او گر سر زند	حاسدان را حمله بر لشکر زند
آن کند در دم بر آنها از شتاب	بر سر سیاره سازد آفتاب
بر تو افگن گر شود شمشیر او	چاک گردد چون کتان جان عدو
تیر او را کیش از چشم لیام	تیغ او را سینهٔ اعدا نیام

ق

لوحش الله زان سمند بادپا	کو پرد مانند مرغ اندر هوا
سبز و رنگی سرخ روی مه جمال	از سمش سرهای خصمان پایمال

برسر آتش سمندرساں رود　　درمیان آب چوں حیتاں رود
خیزران دُم آہنن سم برق نعل　　پاپش از خوں سر خصمان چو لعل
ہر کسے بیند برآں اورا سوار　　بی تصنع برلب آرد بار بار
یا کہ ہر شد شیر بر پشت عقاب　　یا نشستہ بر سر برق آفتاب
اے سپہر خلق را ماہ منیر　　در ہنر بینی ترا چشم بصیر
گفتم ایں مدح تو برایائے دل　　پیشت آوردم بحسب رای دل
از شمار رنگیں قبائی دوختم　　زاں طراز قامتت افروختم
تار و پود ہستی از ہم بگسلد　　پود و تار ایں قبا کم بگسلد
تا کہ باشد آسماں را روز و شب　　جامۂ زربفت و گہر آگیں قصب
بر قدت زیبا قبای سلطنت　　باد و بر فرق تو تاج مملکت
تو شہ محمود و من ہستم ایاز　　مدح من گردد قبولت را طراز

شجرۂ قادریہ مصنفۂ محمودیہ

الا اے ساقی خمخانۂ غیب　　بدہ جامم بروں ز آلایش عیب
الا اے ساقی صہبائے منصور　　بدم از شورمی درجانِ من صور
الا اے ساقی مستانِ مطلق　　بدہ جامے کہ تا گویم انا الحق
خوشا جام مے اسرار مستی　　خوشا کیفیتِ اسرار مستی
چو نوشیدش محمد شور بر زد　　کہ اے یاراں منم بے میم احمد
ز بیہوشی شدہ چوں محو مطلق　　بگفتا مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الحَقّ
دو عالم جلوہ گاہ آں نگاراست　　چرا جویم کہ یارم در کنار است

ز بہر ش نے بجیب و در عرب رو　　عرب را سر ببر خود عین رب شو
چناں در عشق برتر گشت جایش　　کہ شد عرشِ بریں کرسیِ پایش
وزاں پس شاہِ صدرِ عزت و جاہ　　عَلِیٌّ وَالِیْ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ
چناں از خم وحدت شد صفاکش　　کہ ہمنامِ خدا شد نام پاکش
چو مستِ جامِ وحدت آں ولی شد　　علی اللہ شد اللہ علی شد
حسن بصری ازاں شہ چوں بصر یافت　　ہمہ بصرہ از و نور نظر یافت
ز بصرہ در عجم شد شور پیدا　　حبیب از جام عشقش گشت شیدا
چو شد داؤد طائی مست قیوم　　حدید نفس شد در دست او موم
وزاں پس شیخ دیں سلطانِ معروف　　باوصافِ الٰہی گشت موصوف
قدم زد در حریم راز سری　　فہیم راز اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ
جنید از جند عرفان یافت تائید　　برو مفتوح شد ابواب توحید
شہِ دارین ابو بکر محمد　　ولقا ابن مجد بن مجد
شد عبد اللہ واحد دُرِ یکتا　　بہ بحر معرفت زد دست خود را
پس ایں شاہ عبد اللہ طرطوس　　زدہ بر اوج بام معرفت کوس
چو شیخ بو الحسن ہنکار آمد　　ز دور جام حق سرشار آمد
چو زد کوس ولایت شیخ مخرم　　علم افراشت شاہ غوث اعظم
محی الدین کہ دیں شد زندہ از وے　　مہ اسلام شد تابندہ از وے
روایت یاد دارم ز اہل عرفاں　　کہ فرمودہ نبیِ انس و الجان
کہ گر بعدم شدے در دیں پیمبر　　شدے بی ریب محی الدین پیمبر

چو عبد الله کشید آں جام از وی / بعبد الله بن یوسف شد آں می

از و شد شیخ احمد مست سرمد / وزو شیخ محمد ابن احمد

وزو شد فخر دین ابن ابو بکر / بدنیا داد قدر دین را بفخر

چو محی الدین احمد بن محمد / از و شد واقف اسرار سرمد

سراج الدین که از وی معتقد گشت / سراج آستان مصطفیٰ گشت

شد اسمعیل زیر خنجر عشق / قتیل بسمل غارتگر عشق

شه صدر ولایت شیخ مزجاج / شده بر افسر دین دُرّة التاج

بجایش شیخ اسمعیل بنشست / وزو ابن سلامی دست بر دست

وزاں پس گشت احمد ابن موسیٰ / بکوه طور عرفاں جلوه فرما

جنید ابن شیخ احمد یمانی / شده در راه باقی جمله فانی

چو زو هر شه نوبت کوس اقبال / لعبد القادر آمد قرعهٔ فال

سراج الدین عمر زو شد مسلم / چراغ دودمان بزم عالم

ازاں پس شیخ امین الدین مرواح / تن او گشت نورانی چو ارواح

چو یوسف شد شه اقلیم عرفاں / بمصر معرفت زد کوس ایقاں

چو آں بے چوں در بیچوں کرد آرام / پے روپوش آمد یوسفش نام

وزاں پس سید احمد قشاشی / بجنبش دین و دنیا گشت لاشی

پس انگه سید عبد الله آمد / زر از حق ببیتے آگاه آمد

چو عبد الله بر وی چنگ دیں زد / از و علوی در عین الیقین زد

شه کونین حاجی رحمت الله / حریمش کعبهٔ مقصود دلخواه

هم از علوی زبیعت دید تعظیم / هم از شاه رضا دریافت تکریم

رفیع الدین که وین رفعت از و یافت / طریق معرفت عزت از و یافت

کنون کز وی جهان را زیب و زین است / درین عالم شجاع الدین حسین است

شریعت راه پے فرسودهٔ اوست / بیان معرفت فرمودهٔ اوست

زگلزار طریقت گل برچیند / حقیقت را بچشم خویش بیند

بدید از چشم خود آن دُر یکتا / جهان و حق مثال موج و دریا

بکثرت رنگ یک وحدت به بیند / بوحدت صد گل کثرت بچیند

همه را گم کند در کثرت او / برآرد از زبان خود چو یا هو

هو الاول هو الآخر بخواند / هو الظاهر هو الباطن بداند

چنان زد در جهان از معرفت شور / که گوئی خاست خود از گور منصور

دوئی کرده ز لوح قلب خود حک / که دو در قلب باشد و هو بیشک

نشان عارف بالله این است / بیان ثم وجه الله این است

دل او مهبط نور الٰهی / وزو روشن شد از مه تا بماهی

مریدان را براه شرع رهبر / چنان باشد که امت را پیمبر

خداوندا بآب روی پاکان / باشک چشم و داغ سینه چاکان

بچشم سرخ عشاق و رخ زرد / بآه گرم مشتاق و دم سرد

بمژگان تر و آن خشک لب ها / برنج روز و محنت هائے شب ها

بسوز و ساز جان دردمندان / بسختی هائے حال غم پسندان

که داری در جهانش تا دم صور / دلش از وحدت خود دار معمور

خلایق راز فیضش وہ فزون بہر
بجن از ار جمندیش ارجمندم
زجامِ وحدت خود ساز مدہوش
زمن حرص و ہوا مفقود گردان

مریدش ساز عالم شہر در شہر
رہان از بندِ نفسِ خودپسندم
درآور شاہدِ عشقم در آغوش
مرا در دو جہان محمود گردان

زکحلِ خاکِ درگاہ پیمبر
بجن چشمِ تمنایم منور ہے

مصرعہ ہای طرحی مصنفہ مولوی حافظ محمود صاحب مغفور القادری

این خضر را بآب بقا نیست احتیاج
زلفِ او ہست لیلۃ المعراج
در دفتر حسنت نبود حرفِ وفا ہیچ
بلبل نشود شیفتہ گلشن کاغذ
کبوتر برد سوی دلستاں کاغذ
دارم ازین درخت امید ثمر ہنوز
دگر نظر نکند سوی بوستاں ہرگز
خوف گرد دل دیوانہ نگردد ہرگز
نشانِ صبحِ قیامت شد آشکار امروز

لیک شادم کہ رہ شوق دراز است ہنوز
چو گرد باد بہر جا روم وطن بردوش
خود کشند و طلب کنند قصاص
نالہ ہائے شب و آہ سحری بود غرض
نبود از لعلِ لبش دعوی اعجاز غلط
ز لشت لعل لبش سر کشید سبزہ خط
آمد بہار و یار نیامد ہزار حیف
آئینہ را بجن گرفتار ساختہ

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ غیبی

بندۂ مولف کتاب ہذا مسمی ابو القدر عبد القادر محی الدین القادری غفر اللہ لہ منصبدار علاقۂ دیوانی نظام ہمام خورشید مقام خلد اللہ ملکہ و ظلہ الکرام حقیقی ہمشیرہ زادۂ جناب ابو المعین مولوی شاہ حافظ غلام محمود صاحب قادری المبرور رحمۃ اللہ و المغفور مصنف دیوان ہذا حلفاً میگوید کہ چوں بتاریخ پنجم ماہ رجب المرجب ۱۳۲۸ نبوی صلعم روز چہار شنبہ مژدۂ اہتمام طبع کتاب ہذا شنیدہ بوقت دوپہر بخفتم در خواب دیدم کہ بزرگے بلباس عربی و عمامۂ سبز تشریف ارزانی فرمودہ یک بیت آخر قطعۂ ہذا ارشاد فرمود بندۂ مؤلف معاً بیدار شدہ معہ یک بیت اولی تحریر نمود۔

وھو ھذا

چوں بگروید طبع ہذا کتاب مسعود	اندرون خواب بزرگے کہ بمن این فرمود
دور کردہ سہ صد اعداد ز سالِ طبعش	صاف گوئی کہ گلے ہست بباغ محمود

۱۶۲۸ ۳۰۰ ۱۳۲۸ھ

تقریظ معہ تاریخ طبع کتاب ہذا از طبع زاد مولف کتاب مسطور

قطعہ

چو آفتابِ فضیلت کہ بود ما موہم	جنابِ حافظ محمود شد بدار جناں

وعالمِ بعمل معدنِ فضایل وجود — بحق احمد و آلش خدا کند غفراں
زیادگاری شانش نبود ہیچ نشان — ولیک بود ز طبعش بر آمده دیوان
بیافتم کہ بود آں ہمہ پراگندہ — بساں خاطرِ عشاق و کاکلِ خوباں
بسعی خود ہمہ آں را فراہم آوردم — مثالِ دستۂ گلہا و سبزہ و ریحاں
پس از زہمت خاطر طبع کنانیدم — کہ بے طبع نشود شہرتش جہاں بجہاں
کلامِ حافظِ محمود مثنوی رومی — در آں مطالب اسرارِ حضرتِ رحماں
نہ من ز فرط عقیدت باین صفت گویم — بلے کہ سایر شعرا شدند رطبِ لساں
خدا کناد کہ ایں کوششم چناں گردد — کہ بہر آں ہمہ گردند شایق و خواہاں
چناں بخاطرِ قادر ہمی ہمیں آمد — کہ سالِ طبع نگار و زخامہ و زباں

سروشِ غیب ندا اینچنیں باو در داد
کلامِ حافظِ محمود - امجد از دل وجاں
۸ ۲ ۳ ۱ ۱

۳
عجب اشعار - محمودم کہ فرمود — ولہ — پریشاں و پراگندہ شدہ بود
چو ام ہمشیرہ زادش عبدِ قادر — فراہم کردمش آں را ز مفقود
و ہم مطبوع گردانیدم آں را — کہ نامِ خالِ خود باشد بمشہود
چو سالِ طبع آں را فکر کردم — سروشم گفت در آوانِ مسعود

کہ از روئے الہی صاف گوئی
پسند دل کلامِ حفظ محمود

۴
عجب ملفوظِ خوش اسلوب مودود — ولہ — کہ حضرت حافظِ محمود فرمود
شدہ چشمم ضیا دار از کلامش — دماغم گشتہ ہمچوں مخزنِ عود

نسیمِ باغ دیوانش رسیدہ — شگفتہ غنچۂ دل نیک بنمود
لوحش اللہ اے محمودِ مغفور — چناں کاریکہ کردی ہست بہبود
توئی خالِ حقیقی مرا بود — کزیں نامِ تو ساز و زندہ معبود
کہ بعدِ تو شدہ ایں طبعِ دیوان — درا حیانِ مبارک سالِ مسعود

زسالِ آں - ہمہ جا - گوئی قادر -
کلام الاحسن آمد فیضِ محمود
۸ ۲ ۳ ۱ ۱

نسخہ بیت تاریخ مذکور

بگوئی قادرا تاریخِ طبعش — کلام الاحسن اصوب فیضِ محمود
۸ ۲ ۳ ۱ ۱

ولہ (۵)

لعل یکتائے معدنِ ہرفن — قلزمِ جملہ علومِ جہاں
ذاتِ او بود مصدرِ ابرار — فیضِ او بود فیض بخش زماں
مولویِ علومِ دہ وچہار — واقفِ رازِ وحدتِ سبحاں
خالِ من - داں تو حافظِ محمود — ہست اوشاں مصنفِ دیواں

گفت قادر بسالِ مطبوعش
خوب کنید گوہرِ عرفاں
۸ ۲ ۳ ۱ ۱

ولہ (۶)

ہست گفتارِ خالوِ مسعود — مثل کردار احسنش موجود
سالِ تاریخ گفت ایں قادر — کانِ معنیِ حافظِ محمود
۸ ۲ ۳ ۱ ۱

(۷) قطعۂ دیگر

چو مہر اوجِ کمالات خالِ این مسکین	جنابِ مولوی محمود رفت سوئے جنان
نبود چیزیکه از یادگار او ماند	لگر نمونۂ فضل و کمال - یک دیوان
نیافتم ورقے زاں که منتشر نبود	مثال خاطر عشاق و زلفِ محبوباں
بجد وکد ہمہ اوراق جمع آوردم	چنانکه گل زور قہام تب و خنداں
سپس زکوششِ ناچیزِ من شدہ مطبوع	که غیر طبع کتا بیست قالبِ بے جاں
کلامِ مولوی محمود ثانیِ حافظ	رموز اند سراسر - که درج اند دراں
نہ اینکه من ز وفورِ خلوص میگویم	بل اینکه اہل کمالات اندر طب لساں
خدا کنا د که سیعم چناں شود مشکور	که حرزِ جاں کند ایں را بشوق ہر انساں
چو فکر شد من بیچارہ عبدِ قادر را	که سالِ طبع نگارم برائے ایں دیواں

ندا ز ہاتفِ غیبی رسید در گوشم
کلامِ حافظِ محمود کوکبِ ایماں
۱۳۲۸ ہ

(۸) تقریظ

تقریظ و تاریخ نوکر یز خامۂ فضیلت شمامہ جنابِ مشیخت مآب - کرامت ایاب شاہ عرفاں و راز دان صوفیاں - عالم علوم صوری و معنوی و عامل تمامی سر خفی و جلی - زیبِ ورشک دہندۂ رموزاتِ مرشدین مولویصاحب حاجی شاہ محمد قطب الدین قادری المتین - نبیرۂ حقیقی جنابِ مصنف صاحب رح منصبدار علاقۂ دیوانی نظام خلد اللہ ملکہ و ظلہ الکرام -

حمد خدائے سخن آفریں و نعت رسول ختم المرسلین - و منقبت آل اطہار و مدحت اصحاب کبار - وادی بے پایاں است که دراں ہمچو خضر رہبر راہ گم میکند من ہیچمداں را چه یارا که جادۂ مقصود را بر سائی عقل بیابم - الحق درینجا قلم بالکل عاریست و بر زباں ایں جاریست که از لافِ حمد و ثنا بر خاک ادب خفتن اولی است سجدۂ تواں کردن و درودے تواں گفتن - اما بعد - یکتائے روزگار و شاعر نامدار - علامۂ زمانہ و استادِ یگانہ - عالم علوم چہاردہ و دانندۂ نجوم و تکسیر و قیافہ - جد امجدم مولانا مولوی شاہ حافظ غلام محمود صاحب قبلہ قادری النقشبندی و در ہمہ سلاسل صوفیاں دارندۂ رتبۂ خلفائی است که دیوانش اوج سپہر نکته دانی و موج بحر خوش بیانی - مفتاح گنج بلاغت و مصباح بزم فصاحت - شمع شبستان ضیائے راز خداوند بدر سمائے تجلیاتِ سر صفا - اشعارش دل ربا و معنیش عقدہ کشا - مضامین تصوف آگیں چوں درشہوار و ہر غزل و ہر قصیدہ اش خیلے آبدار - کلام بلاغت نظامش دلپذیر و ہر شعرش در لغز و لغز بے نظیر - کلام دافع آلامش پراگندہ افتادہ بود والد بزرگوارم مولانا مولوی الحاج ابو القدر جناب عبد القادر محی الدین صاحب قبلہ قادری بدقت تمام و سعی مالا کلام و حسن کوشش بلا انجام و تجسس ہائے بے قیام - مجتمع نمودہ جہت نور افزائی چشم نظارگیاں - و جلا فزای دیدۂ مبصراں حلۂ طبع پوشانیدہ القابی نام نامی و اسم سامی جد ممدوح کردند چونکه من ہیچمداں با حافظ صاحب موصوف نسبت نبسگی میدارد تاریخ طبعش چنان از طبع خود می برآرد -

---

قطعہ

کلام جد عسینِ من ہمچو سعدی
پیٔ سالِ طبعش حسینؔ گفت قطبی

بر افلاک افضال مہرِ منور
مضامین محمود اللہ اکبر
۱۳۲۶

(۹)

تقریظ و تاریخ نوکریز قلمِ الفت شیم۔ شاعرِ بے مثل سخن گوئے بے بدل۔ دقیقہ رسِ ہر یک فن غموض دانِ کتب زمن۔ شعر گوئے فصیح کلام شگفتہ طبع بلاغت نظام یکہ شہسوار میدان سخن دانی و یکہ تاز مضمار نظم لاثانی۔ شیرین مقال فلک خیال سخنور یگانہ و یکتائے زمانہ۔ فرد الفرید نیک آئین مولوی محمد شمس الدین بہیر ہر خویش و بیگانہ ساعی المتخلص شمسؔ و شمسی منشی فاضل۔ سررشتہ دار عدالت فوجداری ضلع گلبرگہ شریف من اضلاع منیف فرخندہ بنیاد حیدرآباد سرکار نظام مدظلہ الکرام نبیرۂ حقیقی مولف کتاب ہذا۔

قطعہ

زہے کتاب کہ مثلش بدہر و نیا
زہے کتاب کہ از عاشقاں خرد بردہ
زہے کتاب کہ اندر کتاب خانۂ عشق
زہے کتاب کہ از نعت احمدی مملو
اگر بچشم خرد چوں نظر کنی دانی

ندیدہ چشم محقق برشتۂ تحریر
چرا کہ نعتِ محمدؐ درو شدہ تسطیر
ندیدہ دیدۂ عاشق بہ ہیچ جائے نظیر
بصدق ہست کہ از چشم عشق بردہ قریر
کہ نیست شاعری بل قدرت خدائے قدیر

کلام حافظ محمود منشیٔ دستور
شہنشہِ فضلا و ادیبِ نامورے
زمانہ پیدا نہ کردہ مگہے در یں دنیا
بسے کتاب بدنیا اگرچہ شد تصنیف
پس از ہزار و سہ صد و بست و ہشتم سال

کہ درمیانِ علوم است لازم التوقیر
کہ از کلام خودش حاصل است نفع کثیر
چو او معلم و عالم بزیر چرخ مدیر
اگرچو نامۂ محمود نیست پر تنویر
طبع شدہ ز کرم ہائے قادرِ تقدیر

طبع کنندۂ دیوان جد من شمسیؔ ہا
بماند حاجیِ قادر بطیبہ التعطیر

(۱۰)

تقریظ بیتا تاریخ چکیدۂ خامۂ دو زبان شاعر اعجاز بیان فصیح اللسان بلاغت نشان عالم فاضل و فاضل کامل۔ المعی اللوذعی مولوی خفی و جلی۔ یکتائے طبع رسا کاشف ہر یک معما۔ حلال مشکلات عربی نکتہ رس رموزات فارسی مورد عنایات و الطاف ہائے معبود ابو المحامد مولوی محی الدین محمود۔ منشی فاضل مولوی عالم۔ مددگار فارسی گورنمنٹ ہائے اسکول چادر گھاٹ سرکار عالی خلد اللہ ملکہ و ظلہ المتعالی نبیرۂ حقیقی مولف دیوان ہذا۔

فی لسان العربیہ

کِتَابٌ فِی التَّصَوُّفِ لِلْمُرِیْدِ | کِتَابُ جَدِّنَا اَلْفَرِیْدِ الْفَرَائِدِ

یگانۂ یگاں ہمارے نانا (مصنف علیہ الرحمہ) کا دیوان مسمی بہ حدیقۂ آخرت بلحاظ اپنے مضامین صوفیانہ کے سچے ارادتمند اور مرید خالص کے لئے گویا ایک علم تصوف سے بھری ہوئی کتاب ہے۔

ولہ (۱۱) قطعۂ فارسی

حضرتِ حافظِ محمود زاجداد من ... بود علامۂ و فہامہ۔ فریدِ دوران
مصدرِ فضل و کمالات و خیر و برکات ... مورِ رحمت درگاہِ خدائے دوجہان
کاشفِ سرِ خفی واقفِ اسرارِ جلی ... حامیِ دینِ نبیؐ عشوۂ فضلائے زمان
چون بسوئے خلدِ برین رخت اقامت بست ... یادگارش بجہاں ماند از و یک دیوان
شدہ مطبوع چو آں مخزنِ اسرار و رموز ... دیدۂ اہلِ بصیرت شدہ پر نور ازان

گفت محمود برائے مصرعہ سالِ تاریخ
طبع شد زینتِ کونین و مبارک دیوان
۱۳۲۸ھ

ولہ (۱۲) قطعۂ فارسی

للّٰہ الحمد کہ آں خالقِ ذاتِ یکتا ... از ازل ذات و صفاتش شدہ بیچون و چرا
بطفیلِ نبوی داد بجدم توفیق ... کہ بصد حسن سعی۔ طبع کنند دیواں را
آں کتابیست ملخص ز حدیث و قرآں ... ہادیِ اہلِ طریقت۔ ہمہ را راہ نما
فقہ و دین منطق و تفسیر دراں موجود است ... شد ہمہ شہرۂ آفاق بافضالِ خدا
حاصلِ ہندسہ و طب و مساحت ہیئت ... درج ہستند ہمانا ز علومِ دنیا
ثانیِ جامی و سعدی و نظامی آمد ... حضرتِ حافظ محمود۔ بہ یمن شہدا
ہست مملو ز گلِ ہند گلستانِ کتاب ... کہ برآں بلبل شیدا بشود نغمہ سرا
نے سطور است دراں بل قدِ سرو آزاد ... کہ بران قمری دلدادہ کند شور و بکا

كِتَابٌ فِيهِ لِلنَّاسِ بَيَانٌ ... لِمَنْ يَرْغَبُ اِلَى النَّفْعِ الْمَزِيْدِ

کتاب موصوف ہر اوس شخص کے لئے جو اوس کے منافع کثیرہ کے حصول کی خواہش کرے وہ لوگوں کے حق میں ایک ناصح مشفق اور واعظ صادق کا کام دیتی ہے۔

كِتَابٌ فَيْضُهُ لِلنَّاسِ عَمَّ ... كَامْطَارٍ عَلَى الزَّرْعِ الْمَدِيْدِ

دنیا کے تمام کھیتیوں اور زراعتوں پر جیسا کہ بارش کا فیض عام جاری ہے ایسے ہی دیوان موصوف کے فیوضات لامعہ اور فواید ساطعہ ہر فرد بشر کے لئے عام ہیں۔

مَضَامِيْنُ الْمَعَانِيْ طَائِعَاتٌ ... لِمَوْلَانَا الْمُصَنِّفِ كَالْعَبِيْدِ

ہر قسم کی معانی اور مضامین وغیرہ مصنف علیہ الرحمۃ کے زبان اور قلم کے سامنے ایسے مطیع و فرمانبردار ہیں کہ گویا وہ ہمارے مولیٰ (مصنف علیہ الرحمۃ) کے آگے غلاموں کے مانند سر جھکائے ہوئے دست بستہ اور تابعدار مودب ہو کر کھڑے ہوئے ہیں۔

وَشِعْرٌ كَانَ كَالدُّرِّ النَّثِيْرِ ... نَظَمْنَا الْكُلَّ مِنْ فَضْلِ الْحَمِيْدِ

آپ کے تمام اشعار کے کاغذ و مسودات عمدہ موتیوں کے مانند پریشان و پراگندہ پڑے ہوئے تھے جنکو بندہ اور مولف دیوان ہذا نے خداوند کریم کے فضل و کرم سے ایکجا باقاعدہ جوڑ کر کتاب کی شکل بنادی۔

وَعَبْدُ الْقَادِرِ لِلدِّيْنِ مُحْيٍ ... وَاَحْيىٰ اِسْمَ مَحْمُوْدِ الرَّشِيْدِ

اور جسکو حضرت نا مولوی عبدالقادر محی الدین صاحب قبلہ مدظلہ مولف دیوان ہذا نے اپنے صرف کثیر سے طبع فرما کر گویا فاضل مصنف (مولوی حافظ غلام محمود صاحب قبلہ قادری علیہ الرحمۃ) کے نام کو ہمیشہ کیلئے زندہ اور روشن فرمادیا۔

وَلَفْظُ الْفُيُوْضَاتِ تَارِيْخُ طَبْعٍ ... اَفَادَ اللّٰهُ لِلْعَبْدِ السَّعِيْدِ
۱۳۲۸

اور یہی دیوان اسکے طبع ہونیکی تاریخ بلحاظ اسکے فیضان جاریہ کے (الفیوضات) کے لفظ میں نکالی ہے سب اللہ جلشانہ سے التجا ہے کہ سعادتمند دل اور خوش نصیبوں کو اسکے ملاحظے سے فواید کثیرہ اور منافع خطیرہ عطا فرماوے آمین آمین

سلسبیل است بیاضے کہ بود بین سطور
نے دوائر کہ رقم شد درین گلزار کتاب
سکنات و حرکت نقطہ۔ میانِ دیوان
بخیابانِ مضامین شدہ گلگشت خرد
الغرض خامہ بسجدہ کند اظہار قصور
ہاتفے گفت مرا ذکرِ محامد بس کن

یا بگوییم کہ رواں کوثر و تسنیم بقا
بل زریحان و گلِ رنگ برنگ شدہ زیبا
گو یا بر شاہد الفاظِ غزل دُر و طلا
ہوش گم کردہ و نفہمید باآں طبعِ رسا
بادای صفتش ہم بادای رعنا
سالِ تاریخ بگو۔ بندۂ کمتر! حالا

حسبِ فرماں۔ زروی ایزد سبحاں آمد
جوہر نافعِ افضال۔ بہ محمود۔ ہذا
۱۳۲۸ھ

ولہ (۱۳) قطعہ ہندی

مرے جد یعنی تھے ہر فن کے مشہود
ہے محمود نام اون کا موصوف عالم
صفت اوسکی مانندِ دیوانِ حافظ
معانیِ حقانی سے وہ بھرا ہے
رموز و نکات اوسمیں معمور ایسے
نصایح ہیں اس کے صراطِ حقیقی
دلوں کو ضیا اور کھلتے ہیں اس کے
ہوا جبکہ تیار چھپ کر یہ دیوان
لکھا سالِ تاریخ محمودؔ نے یوں

دلایل و قرآں کے بھی تھے وہ مودود
ز طبع بلند پایہ دیواں۔ فرمود
مضامینِ ظاہر و باطن ہیں موجود
نظر میں ہے صوفی کے ہر لفظ بہبود
دکھاتے ہیں راہ حقیقی معبود
کہ جن سے ہے ناصح کو جنت کی موعود
چراغ ہدایت سے راہ ہائے مسدود
بہ آوانِ فرخ و ساعاتِ مسعود
ہے تعبیرِ اسرار۔ دیوان محمود
۱۳۲۸ھ

یعنی مصنف علیہ الرحمۃ

(۱۴)

تقریظ و تاریخ عجیب و ملفوظ غریب۔ طبعزاد جناب معدن رموزات حقیقت فہمی و مخزنِ غموضاتِ معرفت اندیشی۔ سرآمد شعرائے نامور معلم کل صاحبان سخنور۔ شاعر باوقار عالی تبار سحر بیان نیک لسان۔ جناب مولانا منتخب العلمای زمن۔ مولوی سید عبدالخالق صاحب احسنؔ۔ مصنفِ چہل بند جشن خسروی و بہاگونتی سلمہ اللہ العالی۔ مددگار فارسی ہائے اسکول چادر گھاٹ حیدر آباد نظام خلد اللہ ملکہ و ظلہ الاحترام۔ فقط

قطعہ

چو ملفوظات بابرکات دیدم
منور گشت چشم از کلامش
بہار گلشنِ دیوان دمیدہ
جزاک اللہ اے محمودِ مرحوم
چو بعد از رحلتت شد طبع دیوان

ز حضرت مولوی محمودِ باجود
مشامِ من شدہ چوں طبلۂ عود
سرور معنوی در ہستی و بود
چہ کارے کردہ کان بود نابود
آوانِ خوش و ساعاتِ مسعود

ز باغ طبع احسنؔ بہرِ تاریخ
شگفتہ شد گلِ دیوان محمود
۱۳۲۸ھ

(۱۵)

تقریظ فرمودہ منبع تعلیماتِ کہین و مہین۔ سرچشمہ علوم فقہ و عقاید مبین۔

عالم باعمل - وفاضل بے مثل - معجز رقم جمیل الشیم - جناب مولانا مولوی سید زین العابدین صاحب مددگار عربی مدرسۂ فوقانیہ چادر گھاٹ سرکار عالی خلد اللہ ملکہ وظلہٗ - فقط

من ہیچمداں ایں دیوان را از جا بجا بغور خوانده - کتابے خوش نوشتہ - جزاه اللہ خیرا - چنانکہ ہندیاں را از کتب پارسیاں خیالات ایشاں معلوم میشود ہمچناں پارسیاں را از کتب ہندیاں کہ بہ پارس زبان نوشتہ اند خیالات ایشاں ہویدا میشود - دریں کتاب استعارات نوادر ہم دیدہ خواہد شد بالجملہ کتابے است یادگار مصنف یکتائے روزگار وہم فخر ابنائے دیار است وبس - فقط -

(۱۶)

تقریظ طبع فرمودہ مصدر علوم گوناگوں مجمع فضایل بوقلموں فیض بخش معانی رنگا رنگ با مولوی معنوی ہمسنگ - سرکردۂ علمائے زماں نکتہ سنج فصیح اللساں برآرندۂ رموزات خفی ودانندۂ اسرارات جلی - در ہمہ علوم متداولہ فاضل - جناب مولوی حبیب الرحمن صاحب بیدل - مددگار مہتمم صاحب مدرسۂ دار العلوم سرکار عالی خلد اللہ ملکہ وظلالہ - فقط -

دیوان جناب مولوی حافظ محمود صاحب قادری المغفور از آغاز تا انجام دیدم از گلشن فکر او گل ہائے معانی چیدم - در پردہ ہائے سیاہی الفاظ پری خانِ معانی پنہاں - خیال او نغز مضامین عنقانشان را آشیاں - ہر نقطۂ او چوں نقطۂ سویدائے دل بدل آید - حلقہ حروفہا چوں مردمک بحدقہ ہا نشستن شاید -

نظم

حیرت آید عاشق جاں باز را	جلوۂ دادہ شاہدانِ راز را
معنیش اندر سیاہی کتاب	جلوۂ صد برق گوئی در سحاب
دودہ کان مضمون نگاراں می بود	سرمۂ چشم غزالاں می بود
دیدہا پُر نور از دیدار او	دل رباید معنی گفتار او

الحق انچہ نگاشتہ خوب است - نزدیک مبصرانِ سخن مرغوب - از دیدنش بیدلاں را دل آید - وصاحبدلاں را دل برفتن گراید - بر راز جاں لباس سخن پوشانیدہ تشنگاں سخن را می شیریں زبانی نوشانیدہ -

اِفْتَرَعَ عَنْ سَرَاءِ الْمَعَانِیْ	اِبْتَدَعَ مُبْتَدِعَاتُ الْمَبَانِیْ
معانی کی باکرہ لڑکی کا بکر توڑا ہے	نادر ظاہر باتوں کو ایجاد کیا ہے

قطعہ

فَکَلَامُہٗ فِیْ حُسْنِہٖ عَیْنَاءُ	وَبَیَانُہٗ فِیْ بِدْعَۃٍ عَذْرَاءُ

مولانا کا کلام حسن وخوبی اور دلبری میں اوس عورت کے جیسا ہے جس کے آنکھیں بڑے اور سیاہ ہوں کہ ایک ہی نظر میں دل لبھالے - اور آپکا بیان اس لحاظ سے کہ نیا اور نادر ہے باکرہ لڑکی ہے یعنے مثل در ناسفتہ کے ہے کہ آجتک کسی کے ذہن رسا نے اوسے چھیدا نہیں -

تَبْدُوْ مِنَ الْاَشْعَارِ جَوْدَۃُ طَبْعِہٖ	فَکَاَنَّہٗ فِیْ نَظْمِہِ الْجَوْزَاءُ

آپکے اشعار سے جودت طبع ٹپک رہی ہے گویا آپ گویائی میں سراپا جوزا ہیں - سنا جاتا ہے کہ جس آدمی کا طالع بوقت پیدایش جوزا کا ہو وہ بڑا شاعر نکلتا ہے - عرب اپنے زعم میں صدر شاعری

جوزا کو سمجھتے تھے اسی طرح شعرا بھی جوزا کو چشمۂ شیریں مقالی مانتے ہیں۔

غَیثُ المَقَالِ عَلَی الصَّحِیفَۃِ اِنْ مِنْ ❊ عَذْبُ الْبَیَانِ سُطُوْرُھَا اَنْوَاءُ

آپ شاعری کے ابر ہیں (دیکھو کہ) صحیفۂ کتاب پر سطریں شیریں بیانی کے کارتیاں ہیں۔

مَضَتِ الدُّھُوْرُ وَفَاتَ اِلَّا اَنْ مِنْ ❊ یُبْقِ اسْمَہٗ فَلَعَیْنِہٖ اِبْقَاءُ

زمانے گذر گئے اور مولانا بھی دار البقا تشریف لے گئے مگر دنیا میں اپنا یادگار چھوڑ گئے جس کے وجہ وہ خود باقی ہیں۔ سچ ہے جو شخص زمانہ میں اپنا یادگار چھوڑ جاتا ہے گویا وہ خود باقی رہتا ہے۔

فَادِمْ اِلٰھِی نُوْرَہٗ مَادَامَ فِی الْاَ ❊ قْمَارِ نُوْرٌ وَالشُّمُوْسِ ضِیَاءُ

اے اللہ تو مولانا کے دیوان کو جسکو ہم بوجہ مخزن اسرار ہونے کے نور کہ سکتے ہیں ہمیشہ کے لئے باقی رکھ جبتک چاند میں نور اور آفتاب میں ضیا رہے۔

(۱۷)

تقریظ و تاریخ مترشح قلم اعجاز رقم۔ سخن گوی سحر نگار مضامین فرمائے گوہر نثار شیریں مقال آسمان خیال۔ مہر سپہر خوش بیانی ماہ سمائے عمدہ کلامی۔ سر آمد سخنوراں سلف زندہ کن نام شاعران خلف۔ یادگار و رشک افزای سخن گویان مافوق۔ مولوی غلام محمد صاحب عرب المتخلص بہ شوق۔ حیدر آبادی آغائی ابو العلائی۔ سلمہ اللہ العالی۔ صیغہ دار محکمۂ عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی۔ خلد اللہ ملکہ و ظلالہ المتعالی۔ فقط

جنون زدگان شوریدہ سر بادیہ پیمائے نظم کلام بلا مد نظر اندیشہ گزند خار و خارا برہنمونی طبع وحشت فزا گام برگام می زنند۔ نمی دانند کہ منزل مقصود تا کجاست۔ و سر فرو بردگان ورطۂ دریائے ناپید اکنار طوفان خیز شعر و سخن بلا تلاش ناخدائی

بمقتضائے غلبۂ فکر نا آشنا آشنائی می گزینند۔ نمی شناسند کہ ساحل مطلب از انشائے بکدام رو رواست۔ زیراکہ از ازل مبدا فیاض نواہر و جواہر ہمچو تخیلات و قوت افکار بدل و دماغ این طایفہ ودیعت نہادہ است تا گزیر برین مسلک افتان و خیزان ہر گز راشد نیست۔ اگرچہ نقد سخن چون جنس گل مطلق است مگر برنگ و بو کہ بوقلمون است ہمرنگ طبایع گوناگون است آفرین بر روان آن دلدادۂ این شاہد دلفریب کہ نام مسعودش مولوی حافظ غلام محمود معتمد علیہ و مشار الیہ و محب نواب مختار الملک اولی دستور اعظم ریاست نظام دکن خلد اللہ ملکہ بود۔ و در شیریں کلامی فارسی و اردو مذاقی داشت مگر توسن سخن بزبان فارسی بمقابلہ اردو از بس گرم جولان بود و بیاضے کہ بتسویہ ہر دو کلام سرمایہ زندگی داشت بقید حیات خود شرف طبع و شیوع آن بہرہ نبرداشت الحمد للہ ایدون مولوی محمد عبد القادر محی الدین صاحب قادری کہ فرزانہ خویش و ہمشیرزادۂ آن یگانہ زمانہ ہست دامن سعادت خود بدر ہائے مقصود آمودہ گردانید۔ و این در غرر را بسلک طبع در آورد و بہر تقریظ و تاریخ طبع این نسخہ سحیہ بمن کو رسوا و کہ نام ننگ نامش غلام محمد عرب المتخلص بہ شوق است اشارتے فرمود لہذا بندہ بمصداق "الامر فوق الادب" بہ تعمیلش گرائیدم و سرودہ این تقریظ۔ و تاریخ طبع۔ در ذیل سرائیدم۔

وہو ہذا

حافظ قرآن محمود متین ❊ عاقبت اندیش بود و نیک چست

از نسیم طبع او در باغ نظم ❊ بسکہ رنگا رنگ گلہا در شگفت

زین ہمہ قادر محی الدین ما ❊ تازہ یک گلدستہ کردہ درست

شکر حق این نسخہ را مطبوع کرد ❊ یعنی درہائے سخن در سلک سفت

شوق از روی بشارت سال طبع ❊ بس کلام خوب و محمود است گفت

۱۳۲۸ھ

ولہ (۱۸)

کلام نیک محمود یکہ فرمود
پریشان بود و شیرازہ شکن بود

مگر ہمشیرہ زادوش نامِ قادر
بدست آور و بعض از حکمِ معبود

زبہرِ یادگارش طبع کردہ
کہ تا باشد نشانِ نامِ محمود

سنِ طبعش ز روی اسمِ ذاتی
بیاد صافِ حافظ بود محمود
۱۳۲۸ھ

ولہ (۱۹)

شکرِ خالق کا ہی قادر نے بڑی کوشش سے
پا لیا جو کہ پریشاں تھا کلام محمود

پھر کیا طبع اوسے جسکا سنِ طبع یہ ہے
لو یہ اب چھپ چکا دیوان غلام محمود
۱۳۲۸ھ

(۲۰)

تقریظ و تاریخ طبع نوکریز خامۂ فصاحت ضمیمہ۔ مشک شمیمۂ زبان آور یگانہ۔ منتخبۂ شعرائے زمانہ۔ سرِ دفتر فصیحاں۔ و سرآمد بلیغاں۔ در ہمہ دانشوراں ماجد۔ ابوطیب محمد یحیٰی صاحب متخلص بقاصد۔ منشی فاضل۔ مولوی فاضل۔ فرزند ارجمند ابوطاہر مولوی محمد عبد القادر صاحب مرحوم ساکن محلۂ مغلپورۂ حیدر آبادِ نظام با احترام خلد اللہ ملکہ و ظلہ الکرام۔ فقط

رباعی

عالیست مقامِ پاکِ حافظ محمود
زندہ شدہ نامِ پاکِ حافظ محمود

قاصد تاریخ طبع دیوانش گفت
مطبوع کلامِ پاکِ حافظ محمود
۱۳۲۸ھ

(۲۱)

تقریظ و تاریخ مترشح زبان الہام ترجمان فیض بخش و فیض رسان تعلیم فرمای سخنوران والا تبار مشیخت آثار شہسوار میدان ازدوانی۔ یکہ تاز مضمار وعظ خوانی۔ فاضل الکامل

عالم العامل۔ حاجی الحرمین اولاد الحسنین۔ مہر فلک فصاحت بدر برج بلاغت۔ سید العلما مؤید الشعرا۔ واقف سر خفی و جلی رشک سحبان وائل و انوری۔ از شرک و بدعت بے لوث حافظ صاحب مولوی غلام غوث۔ طریق الشطاری سلمہ اللہ الباری

قطعہ

جناب حافظِ محمود جنکا نام نامی تھا
یہ دیوان اونکا ہی صد آفریں کیا خوب ہی لکھا

جو میں نے فکرِ سال طبع کی دل نے کہا فوراً
ہوا مطبوع دیوان حافظ محمود کا اچھا
۱۳۲۹ھ

(۲۲)

تقریظ و تاریخ رقم زدہ کلک جواہر سلک۔ شاعر یگانہ یکتائے زمانہ۔ سخن گوی عالی نژاد روشن طبع ضیا بنیاد۔ فاضل ذی کمال کامل بلند خیال۔ رشک و زیبندۂ سایر شعرا و سرآمد جمیع فصحا و بلغا۔ مولوی صاحب مرزا غلام مصطفےٰ المتخلص بلفظ تخلص رسا۔ سلمہ اللہ تعالی مددگار عالیجناب فضیلت مآب۔ فلک رکاب مہر سمائے تاب و ماہ فلک انتخاب حکیم الحکما نواب محی الدولہ بہادر دام اقبالہ صدر الصدور صدارت صوبجات دکن۔ و ناظم محکمۂ نظامت امور مذہبی ممالک محروسۂ سرکار عالی خلد اللہ ملکہ و ظلہ المتعالی۔ فقط

قطعہ

محمود کا دیوان نظر سے میرے گذرا
بے عیب ہیں سب شعر تنافر[1] ہے نہ تعقید[2]

تاریخ کہی میں نے رسا طبع کی اسکے
محمود کا دیوان ہے یادِ فرِ توحید
۱۳۲۸ھ

[1] تنافر نفرت نمودن و گریختن و باصطلاح علم معانی اجتماع الفاظے چند کہ از تلفظ آں طبع نفرت گیرد

(۲۳)

تقریظ و تاریخ چکیدۂ خامۂ مشک و عنبر شمامۂ شاعر بدیہہ گوئی معروف مداح رسول رحیم و رؤف ۔ مصدر رموزات حقیقت معدن غموضات معرفت ۔ مخزن عالی صفات مجمع والادرجات ۔ اشعارش جہانگیر گفتارش عالمگیر ۔ مہر سپہر شگفتہ خیالی ماہ سمای عذب المقالی ۔ منتجہ سرپداں آغائی و ابو العلائی ۔ ہر یک فن شاعری ظاہری و باطنی رامزیب حاجی حکیم مولوی عاشق حسین خاں نصا صاحب عامل اذکار و وظایف المتخلص بہ ہاتف ۔ سلمہ اللہ تعالی من الآفات الزمان فی کل الاحیان ملازم سرکار عالی المتعالی لازال اللہ جاہ معالی علاقۂ صرف خاص فیض اساس ۔ فقط

۵ شاعری جزویست از پیغمبری ‖ جاہلانش کفر خوانند از خری ۔

سچ ہے کہ جن شعرا کے کلام سے معرفت الہی کی خوشبو مشام جان کو معطر بنا دیتی ہے اور وجد و حال کا رنگ دکھا دیتی ہے وہ ایسے ہی خوبی کے لوگ ہیں ان کے ہر سخن کے دیکھنے سے چشم ظاہر بیں کو روشنی اور دیدۂ بصیرت کو

(بقیہ صفحہ ۲۰۳) چنانچہ صدق قول دعمارت توران دخواجہ وتوجہ تجارت میکنی ۔
۳ ۔ تعقید پوشیدہ سخن گفتن چنانکہ نیک نتواں دریافت و باصطلاح علم معانی تقدیم و تاخیر کردن الفاظ بجہت رعایت وزن و در مصطلحات تعقید معنوی و لفظی دوانند ۔ معنوی آں کلام کہ غیر ظاہر الدلالات بر معنی مقصود باشد ۔ و لفظی آں کلام کہ دلالت ظاہر ندارد بر معنی مقصود کہ موجب دشواری فہم معنی شود و ایں ہر دو قسم از معایب فصاحت و بلاغت است ۔
مثال تعقید لفظی (مصرعہ) چوں برانی بیکنم افغاں و زاری زیں ورم ۔ مثال تعقید معنوی ۔ ۵
ازاں سوہزار دوازیں سو ہزار ٭ چو باہم زدہ گشتہ دو صد ہزار ٭

ضیا حاصل ہو جاتی ہے ۔ میں نے حدیقۂ آخرت یعنے باغ محمود کی سیر کی یہ دیوان معلے جناب مولوی شاہ حافظ غلام محمود صاحب قادری مغفور کا ہے ہر غزل اسکی معشوقانہ جلوہ دکھا رہی ہے ہر بیت اسکی دلکو مست بنا رہی ہے مصنف کے کامل ہونے میں شک نہیں ۔ اپنے کلام میں کہیں صوفیانہ رنگ جمایا ہے کہیں عاشقانہ ڈھنگ دکھایا ہے کہیں فصاحت کے میدان میں قدم رکھدیا ہے کہیں بلاغت کے مضامین سے کام لیا ہے کہیں ناز ہے کہیں نیاز ہے متقدمین کے کلام کا انداز ہے سفینۂ اسرار گنجینۂ راز ہے کلام فارسی ہے خدا ہیں آرسی ہے ۔ فقط

قطعہ

کلامِ فارسی مرغوب ہر دل ‖ زباں داں کیوں نہوں قربان محمود
سنایا میں نے ہاتف طبع کا سال ‖ خدنگ عشق ہے دیوانِ محمود
۱۳۲۹ھ

(۲۴)

تقریظ و تاریخ من طبغراد شاعر کم سن ذیشان ۔ جوانِ صالح عالی خاندان بلند فکر نازک خیال شعر گوی عدیم المثال ۔ دقیقہ رس سخن و سخنور زمن ۔ سر آمد فصحا سر کردۂ بلغا ۔ عالم علوم جلی و کاشف معمای خفی ۔ شہسوار میدان سخن سنجی و یکہ تاز مضمار بدیہہ گوئی ۔ یادگار و نبیرۂ مرحوم الذکا مسمی محمد حبیب اللہ صاحب سلمہ و فاحفظہ اللہ من کل الافات والبلاء ۔ فقط

ہنرمنداں را مژدہ سخنداناں را نوید ۔ کہ ایں معشوقۂ سراپا غنج و دلال حجاب

خفا و نقاب اختفا کہ بر چہرۂ رعنا فرو ہشتہ بود از رخ بر گرفت۔ و بصد ادای دلربایانہ از جمال عالم آرا دل عالمیاں از جا ربود۔ و مشام مستنشقاں روایح شعر و سخن بداں گلدستۂ رنگ و بو معطر و معنبر گردید۔ و جگر تشنگاں ذوق معنی یابی ازاں سرچشمۂ آب زلال سیراب۔ و از طیب نسیم عنبر بیزش دل و دماغ گلچینانِ سخن شاداب۔ **مصرعہ**۔ پردہ گری تا کجا صاف نگویم چرا ؛ اعنی کلام فصاحت التیام۔ و نظم بلاغت نظام شاعر عدیم المثال ناظم بلند خیال۔ فردوس مکان فردوسی نشان۔ سنائی لمعان۔ جامی بیان۔ جناب مولوی حافظ غلام محمود قادری المتخلص بہ محمود زاد اللہ فی حسناتہ و اسکنہ بحبوحۃ جناتہ پس از جد و جہد کافی و سعی و کد وافی حلیۂ اشاعت و کسوت الطباع در بر پوشید۔ خوشا کتاب لاجواب کہ حرف حرفش بجائے خود انتخاب۔ و در استقصای مناقبش زبان ناطقہ لال۔ و در استیعاب محامدش خامۂ تبیاں در صدد اقتصار است۔ گنجینہ ایست کہ از جواہر خوشاب مضامینِ نایاب مالامال سرچشمہ ایست کہ از ما معین معانی شگرف لبالب۔ و تفسیدہ لباں وادی استفاضہ و استفادہ را آبشخور۔ خرم گلستانیست کہ از طراوت سخنش گلزار ابراہیمی را پیرایہ ایست۔ و بہار عنبر افشانِ گلہایش از دست تطاول خزاں مامون و مصئون۔ **مصرعہ**۔ ہر بہار را خزاں و ایں بہار بے خزاں ؛ تابندہ خرشید بیست کہ خسرو انجم ذرہ ایست۔ و بحر ناپیدا کناریست کہ ہفت قلزم قطرہ ایست۔ **ع** شجر گردد اگر خامہ شود دریا مرکب گر۔ رقم گردد نہ یک شمہ ز اوصاف فراوانش و برہر صفحہ اش نقشہائے دلفریب انگیختہ۔ و بنوک کلک بیاں درہائے معانی گراں

تاکراں فرو ریختہ۔ **ع** ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگری ؛ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست۔ و با ایں ہمہ براعت ترتیب و براعت ترکیب و سلاست تلفیق و رشاقت ترقیق و استعارات رائعہ و تشبیہات نادرہ و عذوبت بیان و نفاست زبان در کتب ہائے دیگر جستہ جستہ اند و دریں مجموعۂ گرانمایہ دستہ دستہ و برہر شعرش شعری نثار۔ و ہر بیت بیت الغزل بل مصداق " ان من الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا۔" اما سزائے صد آفریں و در خور تحسین آنست کہ ورقہائے پراگندۂ ایں کتاب نایاب از گوشہ و کنار فراز آوردہ بشیرازۂ جمعیت کشید۔ و گلہائے پریشاں را دستہ دستہ چیدہ صورت گلدستہ بخشید۔ و در رغیر منضود و لآلی منثور در عقد نظام و سلک انتظام کشید۔ تا ہنگامۂ افادہ و افاضہ گرمی پذیرد و کسانیکہ بسیر ایں جہان معنی بہرہ برگیرند و چشم تماشا سوی ایں گلستاں کشایند بروح پر فتوح مصنف علیہ الرحمہ ہزار آفریں گویند و تحسیں کنند **ع** مشام جاں معطر ہست ازاں اوراق عنبر بو ؛ کہ ہر ایک نافۂ از مشکِ اذفر ہست بے آہو ؛

قطعہ

جس کی ہر اک آنکھ تھی مشتاقِ دید ... چھپ گیا اب وہ کلامِ دل ربا
حرف حرف اعجاز اس میں کیا کلام ... نقطہ نقطہ رشکِ درِ بے بہا
صاف صاف اسکی زباں شستہ بیاں ... آبِ کوثر سے کسی نے دھو دیا
حور کا گیسو سخن کا سلسلہ ... رشکِ جنت ہر ورق دیوان کا
جٹ پٹے معنی تڑپتے لفظ ہیں ... اور مضموں بھی پھڑکتے جا بجا

جس کا طرزِ صوفیانہ لاجواب
یہہ کلام منتخب ہے لاجواب
ہوگیا مثلِ ایاز اس کا غلام
آجتک تھا غیب کے پردہ میں یہ
مشک چھپتا ہے چھپائے سے کہیں
جس نے کوشش کی اشاعت کیلئے
دیدہ و دل میں جگہ دیں شوق سے

جس کا رنگِ عاشقانہ واہ وا
حوصلہ ہے کسکو اس کے وصف کا
شعر جس نے پڑہ لیا محمود کا
اب ظہور الحمد للّٰہ ہوگیا
جلوہ چھپتا ہے کہیں۔ خورشید کا
قدر دانوں پر بڑا احساں کیا
شاعرانِ خوش مقال و باصفا

اے وفا تاریخ لکھدے طبع کی
کیا سخن ہے دلنشیں محمود کا
۱۳۱۹ ف

(۲۵)

تقریظ نتیجۂ فکر شاعر ذی وقار والاتبار۔ دقیقہ رس ہر یک فن معانی سنج ہر سخن فصیح اللسان بلیغ البیان۔ تلمیذ مستند علامۂ دوران ثانی طوسی و سحبان۔ ملک الشعرا شیخ ابراہیم خاقانی ہند المتخلص بہ ذوق مسمی محمد ظہیر الدین صاحب الملقب بہ راقم الدولہ ظہیر دہلوی۔ حال ساکن مینو سواد حیدر آباد و ملازم خاص یمین السلطنۃ راجۂ راجایان مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر متخلص بہ شاد۔ کے۔ سی۔ یس۔ آئی۔ مدار المہام سرکار نظام مدظلہ الکرام فقط

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم بعد گونہ گون حمد و سپاس حضرت آفریدگار تعالےٰ شانہ۔ و دامن دامن گلہائے نعت ختم المرسلین۔ شفیع المذنبین۔ حضرت محمد مصطفےٰ

احمد مجتبیٰ رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ و درود نا محدود بر آل پنجتن الطاہرین واصحاب الراشدین اجمعین واضح کہ مشفقی مکرمی مولانا مرزا غلام مصطفےٰ المتخلص حضرت رسوا نے ایک دیوان مشتمل فارسی وار دو واسطے معاینہ کے میرے پاس بھیجا۔ میں نے جستہ جستہ اوسے کہیں کہیں سے دیکھا واقعی کلام فارسی قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین عارف کامل۔ عالم باعمل۔ شاعر بے بدل مولانا مولوی حافظ غلام محمود صاحب قادری مرحوم مغفور لایق تحسین و آفریں ہے۔

فقیر ظہیر دہلوی

شاہزادگان بلند اقبال اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

(۲۶)

تاریخ چکیدۂ خامۂ بہار آئین سخن گوئے شیریں۔ زبان آور جادو تزئین شاعر فصاحت و بلاغت آگین۔ عالی خیال بلند مقال۔ اعجاز نگار عالی وقار مسیحائے زماں۔ جالینوس دوران۔ روشن طبع ظلمت قمع۔ معالج بے نظیر مانند بدر منیر۔ مہر سپہر حضور باشی سرکار و ماہ فلک راز دانی اسرار حکیم آبائی فیض بخش جہاں ابو العلائی فیض رسان غریباں۔ جناب حکیم امتیاز حسین صاحب سلمہ الواہب۔ رشک شعرائے سالف المتخلص بہ واقف طبیب خاص نظام فرخندہ بنیاد حیدر آباد دکن محفوظ الشر والفتن۔

این ہمہ یادگار محمود است
گفت تاریخ طبع او واقف

بود محمود کامل و عاقل
سخنِ عاشقانۂ کامل
۱۳۲۸ ھ

۲۷۔ ولہ

شہرت افزا ہے کلام رنگین ۔
باغ محمود ہے کیسا کیسا شاداب

طبع کا سال کہا واقف نے — چھپ گئی خلق پسندیدہ کتاب
۱۳۲۸ھ

۲۸ ولہٗ بقاعدۂ تخرجہ

خوش طبع چو شد بفضل یزداں — محمود بود کلام محمود
واقف ز محو یکصد سالش — معروف کلام فیض آمود
۱۳۲۸ھ

۲۹ - تاریخ سال کتاب مستطاب از نتایج فکر ضیا انتساب - عالم باعمل مولوی بے مثل فاضل الکامل کامل الحال سخن شناس علوم خفی واقف اسرار رموز جلی - رشک ہمعصراں قدر جلیل جناب مولانا شیخ محمد اسمعیل صدیقی سلمہ اللہ العالی من جمیع صدمات الزماں فی کل الاحیان و الاوان ملازم سرفخاص نظام مدظلہ الکرام -

یَا غَفُوْرُ یَا ھَادِیْ
۱۳۲۸ھ

۳۰ - ارادۂ عبد القادر محی الدین مولف حقیر شد کہ یک قطعۂ تاریخ سال طبع کتاب ہذا باختتامی تقاریظ نوشتہ شود معًا بخاطر فاتر کہ گذشت حوالۂ زبان قلم گردید -

وَھُوَ ھٰذِہٖ
قطعہ

میرے دل کا ہی تھا عین مقصود — کہ ہو ویں طبع یہ اشعار مسعود
طبع کا سال یوں کہتا ہے قادرؔ — کلام حسن ظن دیوان محمود
۱۳۲۸ھ

نسخۂ بیت تاریخ بقاعدہ مدخلہ

محمدؐ کے وجہ سے کہدے قادرؔ — کلام ذکر حق دیوان محمود

(بقلم محمد یعقوب شریف علی عنہ)



عبد القادر محي الدين عفو الله له

